Postal Reg.No.GDP/001/2016-18

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ وَعَلٰی عَبۡدِہِ الۡمَسِیۡحِ الۡمَوۡعُوۡدِ

وَلَقَدۡ نَصَرَکُمُ اللّٰہُ بِبَدۡرٍ وَّاَنۡتُمۡ اَذِلَّۃٌ

جلد 65

ایڈیٹر
منصور احمد

نائبین
قریشی محمد فضل اللہ
تنویر احمد ناصر ایم اے

ہفت روزہ بدر قادیان
The Weekly BADAR Qadian

www.akhbarbadrqadian.in

شمارہ 5

شرح چندہ
سالانہ 550 روپے
بیرونی ممالک
بذریعہ ہوائی ڈاک
50 پاؤنڈ
یا 80 ڈالر امریکن
80 کینیڈین ڈالر
یا 60 یورو

24-ربیع الثانی 1437 ہجری قمری 4؍تبلیغ 1395 ہجری شمسی 4؍فروری 2016ء

اخبار احمدیہ

الحمدللہ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بخیروعافیت ہیں۔ حضور انور نے مورخہ 29؍جنوری 2016 کو مسجد بیت الفتوح لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جس کا خلاصہ اسی شمارہ کے صفحہ نمبر 16 پر ملاحظہ فرمائیں۔

احباب کرام حضور انور کی صحت و تندرستی، درازیٔ عمر، مقاصد عالیہ میں کامیابی اور خصوصی حفاظت کے لئے دُعائیں جاری رکھیں۔ اللہ تعالیٰ حضور انور کا ہر آن حافظ و ناصر ہو اور تائید و نصرت فرمائے۔ آمین۔

ہرایک چیز پر خدا کو اختیار کر لینا اور اس کے لئے سچی محبت اور سچے جوش سے دنیا کی تمام تلخیوں کو اختیار کرنا بلکہ اپنے ہاتھ سے تلخیاں پیدا کر لینا یہ وہ مرتبہ ہے کہ بجز صدیقوں کے کسی کو حاصل نہیں ہوسکتا۔ یہی وہ عبادت ہے جس کے ادا کرنے کے لئے انسان مامور ہے

ارشاداتِ عالیہ سیّدنا حضرت مسیح موعود ومہدی معہود علیہ الصّلوٰۃ والسّلام

عزیز خدا کا نام ہے وہ اپنی عزّت کسی کو نہیں دیتا مگر اُنہیں کو جو اُس کی محبت میں کھوئے گئے ہیں۔ ظاہر خدا کا نام ہے وہ اپنا ظہور کسی کو نہیں بخشتا مگر اُنہیں کو جو اُس کے لئے بمنزلہ اُس کی توحید اور تفرید کے ہیں اور ایسے اُس کی دوستی میں محو ہوئے ہیں جو اَبْ بمنزلہ اُس کی صفات کے ہیں۔ وہ ان کو نور دیتا ہے اپنے نور میں سے اور علم دیتا ہے اپنے علم میں سے تب وہ اپنے سارے دل اور ساری جان اور ساری محبت سے اُس یار یگانہ کی پرستش کرتے ہیں اور اُس کی رضا کو ایسا چاہتے ہیں جیسا کہ وہ خود چاہتا ہے۔

انسان خدا کی پرستش کا دعویٰ کرتا ہے مگر کیا پرستش صرف بہت سے سجدوں اور رکوع اور قیام سے ہو سکتی ہے یا بہت مرتبہ تسبیح کے دانے پھیرنے والے پرستارِ الٰہی کہلا سکتے ہیں بلکہ پرستش اُس سے ہوسکتی ہے جس کو خدا کی محبت اس درجہ پر اپنی طرف کھینچے کہ اس کا اپنا وجود درمیان سے اُٹھ جائے اوّل خدا کی ہستی پر پورا یقین ہو اور پھر خدا کے حُسن و احسان پر پوری اطلاع ہو اور پھر اُس سے محبت کا تعلق ایسا ہو کہ سوزشِ محبت ہر وقت سینہ میں موجود ہو اور یہ حالت ہر ایک دم چہرہ پر ظاہر ہو اور خدا کی عظمت دل میں ایسی ہو کہ تمام دنیا اُس کی ہستی کے آگے مُردہ متصوّر ہو اور ہر ایک خوف اُسی کی ذات سے وابستہ ہو اور اُسی کی درد میں لذّت ہو اور اُسی کی خلوت میں راحت ہو اور اُس کے بغیر دل کو کسی کے ساتھ قرار نہ ہو۔ اگر ایسی حالت ہو جائے تو اس کا نام پرستش ہے مگر یہ حالت بجُز خدا تعالیٰ کی خاص مدد کے کیونکر پیدا ہو۔ اِسی لئے خدا تعالیٰ نے یہ دعا سکھلائی اِیَّاکَ نَعۡبُدُ وَاِیَّاکَ نَسۡتَعِیۡنُ○ یعنی ہم تیری پرستش تو کرتے ہیں مگر کہاں حقِ پرستش ادا کر سکتے ہیں جب تک تیری طرف سے خاص مدد نہ ہو۔ خدا کو اپنا حقیقی محبوب قرار دے کر اس کی پرستش کرنا یہی ولایت ہے جس سے آگے کوئی درجہ نہیں مگر یہ درجہ بغیر اس کی مدد کے حاصل نہیں ہوسکتا۔ اُس کے حاصل ہونے کی یہ نشانی ہے کہ خدا کی عظمت دل میں بیٹھ جائے خدا کی محبت دل میں بیٹھ جائے اور دل اُسی پر توکّل کرے اور اُسی کو پسند کرے اور ہر ایک چیز پر اُسی کو اختیار کرے اور اپنی زندگی کا مقصد اُسی کی یاد کو سمجھے اور اگر ابراہیم کی طرح اپنے ہاتھ سے اپنی عزیز اولاد کے ذبح کرنے کا حُکم ہو یا اپنے تئیں آگ میں ڈالنے کے لئے اشارہ ہو تو ایسے سخت احکام کو بھی محبت کے جوش سے بجا لائے اور رضا جوئی اپنے آقائے کریم میں اس حد تک کوشش کرے کہ اُس کی اطاعت میں کوئی کسر باقی نہ رہے۔ یہ بہت تنگ دروازہ ہے اور یہ شربت بہت ہی تلخ شربت ہے۔ تھوڑے لوگ ہیں جو اس دروازہ میں سے داخل ہوتے اور اس شربت کو پیتے ہیں۔ زنا سے بچنا کوئی بڑی بات نہیں اور کسی کو ناحق قتل نہ کرنا بڑا کام نہیں اور جھوٹی گواہی نہ دینا کوئی بڑا ہُنر نہیں۔ مگر ہر ایک چیز پر خدا کو اختیار کر لینا اور اس کے لئے سچی محبت اور سچے جوش سے دنیا کی تمام تلخیوں کو اختیار کرنا بلکہ اپنے ہاتھ سے تلخیاں پیدا کر لینا یہ وہ مرتبہ ہے کہ بجز صدیقوں کے کسی کو حاصل نہیں ہوسکتا۔ یہی وہ عبادت ہے جس کے ادا کرنے کے لئے انسان مامور ہے اور جو شخص یہ عبادت بجالاتا ہے تب تو اُس کے اِس فعل پر خدا کی طرف سے بھی ایک فعل مترتب ہوتا ہے جس کا نام انعام ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ قرآن شریف میں فرماتا ہے یعنی یہ دعا سکھلاتا ہے اِہۡدِنَا الصِّرَاطَ الۡمُسۡتَقِیۡمَ○ صِرَاطَ الَّذِیۡنَ اَنۡعَمۡتَ عَلَیۡہِمۡ یعنی اے ہمارے خدا ہمیں اپنی سیدھی راہ دکھلا اُن لوگوں کی راہ جن پر تو نے انعام کیا ہے اور اپنی خاص عنایات سے مخصوص فرمایا ہے۔ حضرت احدیت میں یہ قاعدہ ہے کہ جب خدمت مقبول ہو جاتی ہے تو اُس پر ضرور کوئی انعام مترتب ہوتا ہے چنانچہ خوارق اور نشان جن کی دوسرے لوگ نظیر پیش نہیں کر سکتے یہ بھی خدا تعالیٰ کے انعام ہیں جو خاص بندوں پر ہوتے ہیں......

اب خلاصہ اس تمام کلام کا یہ ہے کہ کسی کو بجُز درجہ ثالثہ (یعنی حقُّ الیقین۔ ناقل) کے پاک اور مطہر وحی کا انعام نہیں مل سکتا اور اس انعام کو پانے والے وہ لوگ ہوتے ہیں جو اپنی ہستی سے مرجاتے ہیں اور خدا تعالیٰ سے ایک نئی زندگی پاتے ہیں اور اپنے نفس کے تمام تعلقات توڑ کر خدا تعالیٰ سے کامل تعلق پیدا کر لیتے ہیں۔ تب اُن کا وجود مظہر تجلّیاتِ الٰہیہ ہو جاتا ہے اور خدا اُن سے محبت کرتا ہے اور وہ ہزار اپنے تئیں پوشیدہ کریں مگر خدا تعالیٰ اُن کو ظاہر کرنا چاہتا ہے اور وہ نشان اُن سے ظاہر ہوتے ہیں جن سے ثابت ہوتا ہے کہ خدا تعالیٰ ان سے محبت کرتا ہے۔

دنیا اُن کا کسی بات میں مقابلہ نہیں کر سکتی کیونکہ ہر ایک راہ میں خدا اُن کے ساتھ ہوتا ہے اور ہر ایک میدان میں خدا کا ہاتھ اُن کو مدد دیتا ہے۔ ہزارہا نشان اُن کی تائید اور نصرت میں ظاہر ہوتے ہیں اور ہر ایک جو اُن کی دشمنی سے باز نہیں آتا آخر وہ بڑی ذِلّت کے ساتھ ہلاک کیا جاتا ہے۔ کیونکہ خدا کے نزدیک اُن کا دشمن خدا کا دشمن ہے۔ خدا حلیم ہے اور آہستگی سے کام کرتا ہے لیکن ہر ایک جو اُن کی دشمنی سے باز نہیں آتا اور عمداً ایذا پر کمر بستہ ہے خدا اُس کے استیصال کے لئے ایسا حملہ کرتا ہے کہ جیسا کہ ایک مادہ شیر (جبکہ کوئی اُس کے بچہ کو مارنے کے لئے قصد کرے) غضب اور جوش کے ساتھ اُس پر حملہ کرتی ہے اور نہیں چھوڑتی جب تک اُس کو ٹکڑے ٹکڑے نہ کر دے۔ خدا کے پیارے اور دوست ایسی مصیبتوں کے وقت میں ہی شناخت کئے جاتے ہیں جب کوئی اُن کو دُکھ دینا چاہتا ہے اور اس ایذا پر اصرار کرتا ہے اور باز نہیں آتا تب خدا صاعقہ کی طرح اُس پر گرتا ہے اور طوفان کی طرح اپنے غضب کے حلقہ میں اُس کو لے لیتا ہے اور بہت جلد ظاہر کر دیتا ہے کہ وہ اُس کے ساتھ ہے جس طرح تم دیکھتے ہو کہ آفتاب کی روشنی اور کرمِ شب چراغ کی روشنی میں کوئی اشتباہ نہیں ہو سکتا اِسی طرح وہ نور جو اُن کو دیا جاتا ہے اور وہ نشان جو اُن کے لئے ظاہر کئے جاتے ہیں اور وہ روحانی نعمتیں جو اُن کو عطا ہوتی ہیں اُن کے ساتھ کسی کا اشتباہ واقع نہیں ہو سکتا اور اُن کی نظیر کسی فرد میں پائی نہیں جاتی۔ خدا اُن پر نازل ہوتا ہے اور خدا کا عرش اُن کا دِل ہو جاتا ہے اور وہ ایک اور چیز بن جاتے ہیں جس کی تہ تک دنیا نہیں پہنچ سکتی۔

(حقیقۃ الوحی، روحانی خزائن، جلد 22، صفحہ 54 تا 56)

جمیل احمد ناصر، پرنٹر و پبلشر نے فضل عمر پرنٹنگ پریس قادیان میں چھپوا کر دفتر اخبار بدر قادیان سے شائع کیا: پروپرائٹر، نگران بدر بورڈ قادیان

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

وقف جدید کے نئے سال کا اعلان اور احبابِ جماعت بھارت کی ذمہ داریاں

پیارے آقا سیّدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 8 جنوری 2016 کو وقف جدید کے 59 ویں سال کے آغاز کا اعلان فرمایا اور 58 ویں سال کی رپورٹ پیش فرمائی۔ حضور پُر نُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے احبابِ جماعت کی اخلاص و وفا صبر و استقلال کے ساتھ کی جانے والی مالی قربانیوں کا ذکر اور نہایت ایمان افروز واقعات بیان فرمائے۔ حضور پُر نُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے گزشتہ سال یعنی 2015 کی جو رپورٹ پیش فرمائی اس کے مطابق :

☆ خدا تعالیٰ کے فضل سے وقف جدید میں احبابِ جماعت کو 68 لاکھ 91 ہزار پاؤنڈ کی مالی قربانی پیش کرنے کی توفیق ملی۔

☆ یہ وصولی گزشتہ سال سے چھ لاکھ بیاسی ہزار ایک سو چھپن پاؤنڈ زیادہ ہے۔

☆ وقف جدید کے مخلصین کی تعداد بارہ لاکھ پینتیس ہزار سے اُوپر ہے۔ گزشتہ سال کی نسبت ایک لاکھ چھ ہزار افراد کا اضافہ ہوا ہے۔ افریقہ کو چھوڑ کر اضافے کے لحاظ سے انڈیا نمبر ایک پر ہے پھر کینیڈا، برطانیہ اور امریکہ نمایاں ہیں۔

☆ وقف جدید میں مالی قربانی کے لحاظ سے پاکستان حسبِ سابق دُنیا بھر میں اوّل رہا، برطانیہ دوم، امریکہ سوم جبکہ بھارت چھٹے نمبر پر رہا۔

☆ مقامی کرنسی میں وصولی میں اضافے کے لحاظ سے گھانا نمبر ایک پر ہے۔ اس کے بعد امریکہ ہے۔ پھر برطانیہ ہے۔

☆ فی کس ادائیگی کے لحاظ سے پہلے مڈل ایسٹ کی ایک جماعت ہے پھر امریکہ ہے پھر دوبارہ مڈل ایسٹ کی ایک جماعت ہے چوتھے نمبر پر سوئٹزرلینڈ پانچویں نمبر پر برطانیہ چھٹے پر آسٹریلیا ساتویں پر بلجیم آٹھویں پر جرمنی اور نویں پر کینیڈا ہے۔

☆ مجموعی وصولی کے لحاظ سے بھارت کے دس صوبہ جات کی پوزیشن اس طرح ہے: کیرالہ، تامل ناڈو، جموں و کشمیر، تلنگانا، کرناٹک، ویسٹ بنگال، اُڈیشہ، پنجاب، اتر پردیش، دہلی، مہاراشٹر۔

☆ دس جماعتوں کی پوزیشن اس طرح ہے: کرولائی، کالیکٹ، حیدر آباد، پتھاپریم، قادیان، کنانور ٹاؤن، کلکتہ، سُولُور، بنگلور، پینگاڈی، رشی نگر۔

وقف جدید کے ضمن میں بھی ہم نے سال 2003 سے لیکر 2015 تک تیرہ سالوں کی اُن رپورٹوں کا جائزہ لیا ہے جو حضور پُر نُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہر سال پیش فرماتے ہیں۔ الحمد للہ کہ اس پورے عرصہ میں بھارت نے اپنی چھٹی پوزیشن برقرار رکھی ہے۔ اس لحاظ سے تمام احباب جنہوں نے نہایت اخلاص و وفا کے ساتھ مالی قربانی کی ہے مبارکباد کے مستحق ہیں اور وہ محصّلین اور عہدیداران بھی جنہوں نے خوب محنت سے کام کیا ہے۔

کوئی خیال کر سکتا ہے کہ اس میں مبارکباد کی کیا بات ہے جبکہ بھارت آج بھی اُسی پوزیشن پر کھڑا ہے جس پر وہ بارہ سال پہلے تھا۔ اس تعلق میں ہم عرض کرنا چاہیں گے کہ اتنے لمبے عرصہ تک اپنی پوزیشن کو برقرار رکھنا بھی ایک بڑی بات ہے۔ اور یہ بغیر قربانیوں میں مسلسل بڑھتے رہنے اور تعداد میں اضافہ کے ممکن نہیں ہے۔ پس احبابِ جماعت کے نہایت اخلاص و وفا کے ساتھ مسلسل قربانیوں میں بڑھتے رہنے اور کام کرنے والوں کی انتھک محنت اور جدوجہد کا ہی نتیجہ ہے کہ 2005 سے 2015 تک بھارت نے وقف جدید میں اپنی چھٹی پوزیشن قائم رکھی ہوئی ہے وگرنہ خود بھارت کی ہی مثال ہمارے سامنے ہے کہ گزشتہ سال یہ تحریک جدید میں اپنی پچھلی پوزیشن قائم نہیں رکھ سکا۔ ایسی اور بھی مثالیں ہیں مثلاً وقفِ جدید کی رپورٹوں سے ظاہر ہے کہ سال 2007 اور 2012 میں سوئٹزرلینڈ اپنی دسویں پوزیشن قائم نہیں رکھ سکا۔ پھر بعد کے سالوں میں یعنی 2013، 2014، 2015 میں یہ دس ممالک کی فہرست سے ہی باہر ہو گیا۔ 2008 میں آسٹریلیا اپنی 9 ویں پوزیشن قائم نہیں رکھ سکا۔ اسی طرح بلجیم 2009 میں اپنی آٹھویں پوزیشن، انڈونیشیا 2009 میں اپنی ساتویں پوزیشن، جرمنی 2008 میں اپنی چوتھی پوزیشن، امریکہ 2012 میں اپنی دوسری پوزیشن اور پاکستان 2004ء اور 2005ء اور 2013 میں اپنی پہلی پوزیشن قائم نہیں رکھ سکا۔ ایک واحد بھارت ہی ہے جو ایک مستحکم چٹان کی طرح اپنی پوزیشن پر ڈٹا ہوا ہے۔ اس رُوحانی دنگل میں مقابلہ بہت سخت ہے۔ آخرین منہم کی یہ بے مثال جماعت ہے جو اللہ کی خوشنودی کی خاطر نیکی اور تقویٰ اور مالی قربانیوں میں ایک دوسرے سے آگے نکل جانے کے لئے بے تاب ہے اور اس کے لئے ہر ممکن کوشش میں لگی ہوئی ہے۔ مڈل ایسٹ جس کا گزشتہ سالوں میں کوئی پتہ نہیں ملتا اس نے فرانس اور بلجیم اور سوئٹزرلینڈ کو پیچھے چھوڑتے ہوئے 9 ویں اور 10 ویں پوزیشن پر قبضہ کیا۔ آسٹریلیا جو 9 نمبر پر ہوتا تھا اس نے بلجیم اور انڈونیشیا کو پیچھے چھوڑتے ہوئے 7 نمبر پر قبضہ کیا برطانیہ جو تیسرے نمبر ہوتا تھا امریکہ کو پیچھے چھوڑتے ہوئے دوسرے نمبر پر قبضہ کیا اور سال 2013 میں تو اس نے اوّل پوزیشن حاصل کی تھی۔ پاکستان جو نمبر 2 پر آتا تھا سال 2003ء میں امریکہ کو پیچھے چھوڑتے ہوئے نمبر ایک پر آ گیا اور پھر بعد کے تقریباً زیادہ تر سالوں میں اس نے اپنی پہلی پوزیشن برقرار رکھی۔ اللہ اللہ! رُوحانیت، نیکی و تقویٰ کے میدان میں آگے بڑھنے کا یہ کیسا شاندار اور دلچسپ مقابلہ ہے۔ آج جبکہ دُنیا دل و جان سے، خواہ کسی طرح سے بھی ہو، پیسے کمانے میں لگی ہے، احمدی خدا کی راہ میں اپنے پیسے لُٹانے میں لگے ہیں۔

ہم احبابِ جماعت بھارت کی خدمت میں نہایت ادب کے ساتھ عرض کرتے ہیں کہ بے شک بھارت جو مسلسل اپنی چھٹی پوزیشن پر مضبوطی سے قائم ہے، یہ امر یقیناً قابل تعریف ہے۔ لیکن رُوحانیت کے اس دنگل میں جس طرح کی مقابلہ آرائی ہے اس کو دیکھتے ہوئے ہمیں آگے بڑھتے ہوئے اگلی سے اگلی پوزیشن حاصل کرنے کی کوشش کرنی چاہئے۔ رُوحانیت میں ایک ہی مقام پر دیر تک کھڑے رہنا مناسب نہیں اس میں ترقی لازمی اور ضروری ہے۔

☆ پس احبابِ جماعت بھارت کو اس کے لئے قربانیوں میں اور آگے بڑھنا ہوگا۔ اپنے چندوں میں معقول اضافہ کرنا ہوگا اور جن کی قربانی معیاری نہیں ہے انہیں اس طرف خاص توجہ کرنی چاہئے۔

☆ یقیناً ایک بڑی تعداد ایسی ہے جو اپنی پوری طاقت اور استطاعت کے مطابق قربانی نہیں کر رہی ہے۔ ایسے احباب کو نہایت پیارا ور محبت سے سمجھاتے ہوئے، حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور خلفاء کرام کے ارشادات کے حوالہ سے قربانیوں کے میدان میں آگے بڑھانا ہوگا۔

☆ تعداد بھی بڑھانی ہوگی جس کی طرف حضور پُر نُور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز ہمیں بار بار توجہ دلا چکے ہیں۔ گزشتہ سال کی رپورٹ سے ظاہر ہے کہ بھارت نے تعداد میں سب سے زیادہ اضافہ کیا تھا لیکن یہ اضافہ اسے پانچویں پوزیشن نہیں دلا سکا۔ اس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ بہت زیادہ محنت اور قربانیوں کی ضرورت ہے۔

☆ فی کس ادائیگی کی طرف بھی دھیان دینا چاہئے۔ حضور پُر نُور ایدہ اللہ تعالیٰ فی کس ادائیگی بھی بتاتے ہیں۔ پس اس لحاظ سے بھی ہمیں جائزہ لینا چاہئے۔

☆ حضور پُر نُور ایدہ اللہ تعالیٰ صوبوں کی پوزیشن بھی بتاتے ہیں۔ صوبوں کو بھی ترغیب دلانی چاہئے کہ وہ ایک دوسرے سے بڑھنے کی کوشش کریں۔ یہ چیز بھارت کو آگے بڑھانے میں مدد و معاون ثابت ہوگی۔

☆ اسی طرح حضور پُر نُور ایدہ اللہ تعالیٰ جماعتوں کی پوزیشن بھی بتاتے ہیں پس اگر جماعتیں بھی ایک دوسرے سے آگے بڑھنے کی کوشش کریں تو یہ امر بھی بھارت کو آگے لے جانے میں معاون ہوگا۔

اللہ تعالیٰ ہمیں توفیق عطا فرمائے کہ ہم محض اللہ تعالیٰ کی رضا اور اس کی خوشنودی کی خاطر ہر طرح کی قربانیوں، نیکی اور تقویٰ میں آگے سے آگے قدم بڑھانے والے ہوں۔ آمین۔

احباب کے علم اور دلچسپی کے لئے ذیل میں ہم سال 2003 سے لیکر 2015 تک مختلف ممالک کی پوزیشنوں کا نقشہ پیش کرتے ہیں۔ (منصور احمد مسرور)

	1	2	3	4	5	6	7	8	9	10	11
15ء	پاکستان	برطانیہ	امریکہ	جرمنی	کینیڈا	بھارت	آسٹریلیا	انڈونیشیا	مڈل ایسٹ	مڈل ایسٹ	بلجیم
14ء	پاکستان	برطانیہ	امریکہ	جرمنی	کینیڈا	بھارت	آسٹریلیا	انڈونیشیا	دبئی	بلجیم	عرب ملک
13ء	برطانیہ	پاکستان	امریکہ	جرمنی	کینیڈا	بھارت	آسٹریلیا	انڈونیشیا	مڈل ایسٹ	بلجیم	
12ء	پاکستان	برطانیہ	امریکہ	جرمنی	کینیڈا	بھارت	آسٹریلیا	انڈونیشیا	بلجیم	مڈل ایسٹ	سوئٹزرلینڈ
11ء	پاکستان	امریکہ	برطانیہ	جرمنی	کینیڈا	بھارت	آسٹریلیا	انڈونیشیا	بلجیم	سوئٹزرلینڈ	
10ء	پاکستان	امریکہ	برطانیہ	جرمنی	کینیڈا	بھارت	آسٹریلیا	انڈونیشیا	بلجیم	سوئٹزرلینڈ	
09ء	پاکستان	امریکہ	برطانیہ	جرمنی	کینیڈا	بھارت	آسٹریلیا	انڈونیشیا	بلجیم	سوئٹزرلینڈ	
08ء	پاکستان	امریکہ	برطانیہ	کینیڈا	جرمنی	بھارت	انڈونیشیا	بلجیم	فرانس	سوئٹزرلینڈ	
07ء	پاکستان	امریکہ	برطانیہ	جرمنی	کینیڈا	بھارت	انڈونیشیا	بلجیم	آسٹریلیا	فرانس	
06ء	پاکستان	امریکہ	برطانیہ	جرمنی	کینیڈا	بھارت	انڈونیشیا	بلجیم	آسٹریلیا	سوئٹزرلینڈ	فرانس
05ء	امریکہ	پاکستان	برطانیہ	جرمنی	کینیڈا	بھارت	انڈونیشیا	بلجیم	آسٹریلیا	سوئٹزرلینڈ	
04ء	امریکہ	پاکستان	برطانیہ	جرمنی	کینیڈا	بھارت	انڈونیشیا	بلجیم	سوئٹزرلینڈ	آسٹریلیا	
03ء	پاکستان	امریکہ	برطانیہ	جرمنی	کینیڈا	بھارت	انڈونیشیا	سوئٹزرلینڈ	بلجیم	ماریشس	

......☆......☆......☆......

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ اپنے ولیوں اور نیکی پر قائم رہنے والوں کی اولاد در اولاد اور نسلوں کی بھی حفاظت فرماتا ہے اور انہیں نوازتا ہے بشرطیکہ وہ اولاد اور نسل بھی نیکی پر قائم رہنے والی ہو

نیکوں کی نسل ہونا، ولیوں کی نسل ہونا، بزرگوں کی نسل ہونا بھی اُسی وقت فائدہ دیتا ہے جب خود بھی نیکیوں پر انسان قائم ہو اور اللہ تعالیٰ سے تعلق ہو

اس سوچ کے ساتھ ہمیں اپنی نمازوں کی حفاظت بھی کرنی چاہئے اور اس سوچ کے ساتھ مسجد میں آنا چاہئے تا کہ ہم ایک ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور مقبول نمازیں ادا کرنے والے بنیں اور اس کی رضا حاصل کرنے والے بنیں

اپنی نمازوں کی حفاظت کریں اور وقت پر ادا کرنے کی کوشش کیا کریں

بعض دفعہ بعض لوگ جلد بازی سے کام لیتے ہوئے کسی بات کی گہرائی میں جائے بغیر اپنی رائے قائم کر لیتے ہیں اور پھر بعض کمزور طبائع اس وجہ سے ٹھوکر بھی کھا جاتی ہیں

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کو ہمیں خاص طور پر پڑھنے کی کوشش کرنی چاہئے انہی سے ہمارا دینی علم بھی بڑھے گا اور ہمیں تبلیغ کا شوق بھی پیدا ہوگا ہمارے علم میں برکت بھی پڑے گی اور دنیا کو ہم اسلام کے جھنڈے تلے لانے کے قابل ہوں گے

حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر روشنی ڈالنے والے واقعات کا حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے ارشادات کے حوالہ سے تذکرہ اور احباب کو ضروری نصائح

مکرم چوہدری عبدالعزیز ڈوگر صاحب (یوکے)۔ مکرمہ اقبال نسیم عظمت بٹ صاحبہ اہلیہ غلام سرور بٹ صاحب (یوکے) اور مکرمہ مریم صدیقہ صاحبہ اہلیہ قریشی محمد شفیع عابد صاحب مرحوم درویش قادیان کی وفات۔ مرحومین کا ذکر خیر اور نماز جنازہ حاضر و غائب

خطبہ جمعہ سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 15 رجنوری 2016ء بمطابق 15 صلح 1395 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن۔ لندن

(خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ بدر ادارہ الفضل انٹرنیشنل لندن کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہا ہے)

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهٗ لَا شَرِيْكَ لَهٗ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَ رَسُوْلُهٗ

أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوْذُ بِاللّٰهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيْمِ۔ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ۔ اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ۔ اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ۔ صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّآلِّيْنَ۔

اللہ تعالیٰ اپنے ولیوں اور نیکی پر قائم رہنے والوں کی اولاد در اولاد اور نسلوں کی بھی حفاظت فرماتا ہے اور انہیں نوازتا ہے بشرطیکہ وہ اولاد اور نسل بھی نیکی پر قائم رہنے والی ہو۔ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس کی مثال دیتے ہوئے حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے بارے میں فرماتے ہیں کہ دیکھو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے جب اپنی رسالت کے ابتدائی ایام میں اپنے خاندان کے لوگوں کو پیغام حق پہنچانے کے لئے دعوت کی تو پہلی دعوت میں کھانا کھا چکنے کے بعد جب اسلام کا پیغام پہنچانے کے لئے آپ کھڑے ہوئے اور ابھی بات شروع ہی کی تھی تو ابولہب نے سب کو منتشر کر دیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کی اس حرکت پر بڑے حیران ہوئے لیکن مایوس نہیں ہوئے۔ چنانچہ آپ نے دوبارہ حضرت علی سے فرمایا کہ دعوت کا دوبارہ انتظام کرو۔ چنانچہ دوسری دفعہ آپ نے اسلام کا پیغام پہنچایا تو سب مجلس سنّاٹے میں آ گئی۔ سب خاموش تھے۔ کوئی نہیں بولا۔ آخر حضرت علیؓ کھڑے ہوئے اور عرض کی کہ جو بھی لوگ اس مجلس میں بیٹھے ہوئے ہیں گو مَیں عمر میں ان سب سے چھوٹا ہوں لیکن آپ نے جو فرمایا ہے مَیں اس بارے میں آپ کا ساتھ دینے کے لئے تیار ہوں اور عہد کرتا ہوں کہ ہمیشہ ساتھ دوں گا۔ بہرحال اس کے بعد مکہ میں مخالفت عروج پہ پہنچ گئی۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو ہجرت کرنی پڑی۔ اُس وقت حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو ہی اللہ تعالیٰ نے اس قربانی کی توفیق دی کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کو اپنے بستر پر لٹایا اور فرمایا تم یہاں لیٹے رہو تا کہ دشمن سمجھے کہ مَیں لیٹا ہوا ہوں۔ اُس وقت حضرت علیؓ نے یہ نہیں کہا کہ یا رسول اللہ! دشمن باہر گھیرا ڈال کے کھڑا ہے صبح جب انہیں پتا چلے گا تو بعید نہیں کہ مجھے قتل کر دیں۔ بلکہ بڑے اطمینان کے ساتھ حضرت علیؓ آپ کے بستر پر سو گئے۔ اور صبح جب کفّار کو پتا چلا تو انہوں نے حضرت علیؓ کو بہت مارا پیٹا۔ لیکن بہرحال اُس وقت تک آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے ہجرت کر چکے تھے۔ حضرت علیؓ کی اس قربانی نے انہیں بعد میں کس قدر انعامات سے نوازا یا نوازنا تھا۔ یہ حضرت علیؓ کے علم میں نہیں تھا۔ کسی انعام کے لئے یا اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل کرنے کے لئے انہوں نے قربانی نہیں دی تھی بلکہ خالصۃً آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت میں، عشق میں اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے لئے قربانی دی تھی۔ اُس وقت یہ صرف اللہ تعالیٰ کے علم میں تھا کہ انہیں اس قربانی کے بدلے میں کس قدر عزت ملنے والی ہے۔ اور نہ صرف حضرت علیؓ کو بلکہ نیکیوں پر قائم رہنے والی آپ کی اولاد کو اور نسلوں کو بھی اللہ تعالیٰ عزت سے نوازے گا۔

حضرت علیؓ پر پہلا فضل تو اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ آپ کو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی دامادی کا شرف حاصل ہوا۔ پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مختلف مواقع پر حضرت علیؓ کے مختلف کاموں کی وجہ سے بڑی تعریف فرمائی۔ ایک دفعہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنگ کے لئے کسی جگہ تشریف لے جا رہے تھے تو حضرت علیؓ کو مدینے میں رہنے کا حکم دیا۔ حضرت علیؓ نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ! آپ مجھے عورتوں اور بچوں کے ساتھ چھوڑ کے جا رہے ہیں۔ آپ نے فرمایا اے علیؓ! کیا تمہیں یہ پسند نہیں کہ تمہاری میری نسبت وہ ہو جو ہارونؑ کی موسیٰؑ سے تھی۔ حضرت موسیٰؑ ہارونؑ کو پیچھے چھوڑ کر گئے تھے۔ اس سے ہارون کی عزت کم نہیں ہوئی تھی۔ پس حضرت علیؓ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی بھی اللہ تعالیٰ نے عزت اس طرح قائم فرمائی اور پھر آپ تک ہی نہیں بلکہ اسلام میں جو اکثر اولیاء اور صوفیاء گزرے ہیں وہ حضرت علی کی اولاد میں سے ہی ہیں یا تھے اور ان اولیاء کو بھی اللہ تعالیٰ نے معجزات اور اپنی تائیدات عطا فرمائیں۔

حضرت مصلح موعودؓ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالے سے بیان فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے میں نے ایک واقعہ سنا ہوا ہے اور وہ واقعہ یہ ہے کہ ہارون الرشید نے امام موسیٰ رضا کو کسی وجہ سے قید کر دیا اور ان کے ہاتھوں اور پاؤں میں رسّیاں باندھ دیں۔ اس زمانے میں سپرنگ دار گدیلے تو نہ تھے۔ عام روئی کے گدیلے ہوتے تھے۔ ہارون الرشید اپنے محل میں آرام سے ان آرام دہ گدیلوں پر سویا ہوا تھا کہ اس نے خواب میں دیکھا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم تشریف لائے ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے چہرے پر غضب کے آثار ہیں۔ آپ نے فرمایا کہ ہارون الرشید! تم ہم سے محبت کا دعویٰ کرتے ہو مگر تمہیں شرم نہیں آتی کہ تم آرام دِہ گدیلوں پر گہری نیند سو رہے ہو اور ہمارا بچہ شدت گرما میں ہاتھ پاؤں بندھے ہوئے قید خانے کے اندر پڑا ہے۔ یہ نظارہ دیکھ کر ہارون الرشید بیتاب ہو کر اٹھ بیٹھا اور اپنے کمانڈروں کو ساتھ لے کر اسی جیل خانے میں گیا اور اپنے ہاتھ سے امام موسیٰ رضا کے ہاتھوں اور پاؤں کی رسّیاں کھولیں۔ انہوں نے ہارون الرشید سے کہا کہ آپ تو میرے اتنے مخالف تھے۔ اب کیا بات ہوئی ہے کہ خود چل کر یہاں آ گئے۔ ہارون الرشید نے اپنا خواب سنایا اور کہا مَیں آپ سے معافی چاہتا ہوں۔ مَیں اصل حقیقت کو نہ جانتا تھا۔

حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں۔ اب دیکھو اس زمانے میں اور رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علیؓ کے زمانے میں کتنا بڑا فاصلہ تھا۔ ہم نے کئی بادشاہوں کی اولادوں کو دیکھا ہے کہ وہ دربدر دھکے کھاتی پھرتی ہیں۔ فرماتے ہیں کہ مَیں نے خود دِلّی میں ایک سقّہ دیکھا جو پانی کی مشکیں اٹھایا کرتا تھا، پانی پلایا کرتا تھا جو شاہان مغلیہ کی اولاد میں سے تھا۔ وہ لوگوں کو پانی پلاتا پھرتا تھا مگر اس میں اتنی حیا ضرور تھی کہ وہ مانگتا نہیں تھا اور محنت کر رہا تھا۔ لیکن بہرحال وہ بادشاہ کی اولاد ہونے کے باوجود ایک عام مزدور کی حیثیت سے رہ رہا تھا۔ دوسری طرف دیکھو حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی اولاد کو کہ اتنی پشتیں گزرنے کے بعد بھی خدا تعالیٰ ایک بادشاہ کو رؤیا میں ڈراتا ہے اور ان سے حسن

سلوک کرنے کی تاکید کرتا ہے۔ اگر حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو اس اعزاز کا پتا ہوتا اور ان کو غیب کا علم ہوتا اور وہ محض اس عزت افزائی کے لئے اسلام قبول کرتے تو ان کا ایمان صرف سودا اور دوکانداری رہ جاتا، کسی انعام کا موجب نہ بنتا۔" (ماخوذ از تفسیر کبیر۔ جلد 7 صفحہ 26)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے ایک جگہ ایک ولی کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ جہاز میں سوار تھا سمندر میں طوفان آ گیا۔ قریب تھا کہ جہاز غرق ہو جاتا۔ اس کی دعا سے بچا لیا گیا۔ اور دعا کے وقت اس بزرگ کو الہام ہوا کہ تیری خاطر ہم نے سب کو بچا لیا۔ آپ علیہ السلام نے فرمایا دیکھو یہ باتیں نری زبانی جمع خرچ سے حاصل نہیں ہوتیں بلکہ اس کے لئے محنت کرنی پڑتی ہے۔ اللہ تعالیٰ سے تعلق رکھنا پڑتا ہے۔ نیکیوں کو جاری رکھنا پڑتا ہے جو اپنے آباء کی نیکیاں ہیں۔ پس نیکوں کی نسل ہونا، ولیوں کی نسل ہونا، بزرگوں کی نسل ہونا بھی اُسی وقت فائدہ دیتا ہے جب خود بھی نیکیوں پر انسان قائم ہو اور اللہ تعالیٰ سے تعلق ہو۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حضرت مسیح موعودؑ کے بارے میں بیان کردہ بعض اور باتیں بھی اس وقت آپ کے سامنے پیش کروں گا۔ حضرت مصلح موعودؓ، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نماز باجماعت کی پابندی کے بارے میں فرماتے ہیں کہ "حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کو نماز اتنی پیاری تھی کہ جب کبھی بیماری وغیرہ کی وجہ سے آپ تشریف نہ لا سکتے اور گھر میں ہی نماز ادا کرنی پڑتی تھی تو والدہ صاحبہ یا گھر کے بچوں کو ساتھ ملا کر نماز باجماعت پڑھا کرتے تھے۔" (خطبات محمود جلد 13 صفحہ 538)۔ صرف نماز نہیں پڑھتے تھے بلکہ باجماعت نماز پڑھتے تھے۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود ایک موقع پر نماز باجماعت کی اہمیت بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا یہ منشاء ہے کہ تمام انسانوں کو ایک نفس واحد کی طرح بنا دے۔ اس کا نام وحدت جمہوری ہے۔ آپ نے فرمایا کہ مذہب سے بھی یہی منشاء ہوتا ہے کہ تسبیح کے دانوں کی طرح وحدت جمہوری کے ایک دھاگے میں سب پروئے جائیں۔ مذہب وہی ہے جو سب کو اکٹھا کر دے، ایک بنا دے۔ فرمایا کہ یہ نمازیں باجماعت جو ادا کی جاتی ہیں وہ بھی اس وحدت کے لئے ہی ہیں تا کہ کُل نمازیوں کا ایک وجود شمار کیا جاوے اور آپس میں مل کر کھڑے ہونے کا حکم اس لئے ہے کہ جس کے پاس زیادہ نور ہے وہ دوسرے کمزور میں سرایت کر کے اسے قوت دیوے۔ یعنی نمازی ایک دوسرے سے قوت حاصل کریں۔ فرمایا اس وحدت جمہوری کو پیدا کرنے اور قائم رکھنے کی ابتدا اس طرح سے اللہ تعالیٰ نے کی ہے کہ اوّل یہ حکم دیا کہ ہر ایک محلہ والے پانچ وقت نمازوں کو باجماعت محلّے کی مسجد میں ادا کریں تا کہ اخلاق کا تبادلہ آپس میں ہو اور انوار مل کر کمزوری کو دور کریں اور آپس میں تعارف ہو کر اُنس پیدا ہو جاوے۔ فرمایا کہ تعارف بہت عمدہ شئے ہے کیونکہ اس سے اُنس بڑھتا ہے جو کہ وحدت کی بنیاد ہے۔

پس باجماعت نماز کا جہاں انسان کو ذاتی فائدہ ہوتا ہے، وہاں جماعتی فائدہ بھی ہے اور جو نمازوں پر مسجد میں نہیں آتے یا بعض ایسے بھی ہیں کہ آ کر آپس میں رنجشوں کو دُور کر کے اُنس اور تعلق پیدا نہیں کرتے انہیں نمازیں پھر کوئی فائدہ نہیں دیتیں۔ کیونکہ ایک نماز کا عبادت کے علاوہ جو مقصد ہے ایک وحدت پیدا ہونا آپس میں اُنس اور محبت پیدا ہونا وہ حاصل نہیں ہوتا۔

پس اس سوچ کے ساتھ ہمیں اپنی نمازوں کی حفاظت بھی کرنی چاہئے اور اس سوچ کے ساتھ مسجد میں آنا چاہئے تا کہ ہم ایک ہو کر اللہ تعالیٰ کے حضور مقبول نمازیں ادا کرنے والے بنیں اور اس کی رضا حاصل کرنے والے بنیں۔

نمازوں کے ضائع ہونے کا ایک واقعہ حضرت امیر معاویہؓ کا ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ، حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالے سے بیان فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سنایا کرتے تھے کہ ایک دفعہ حضرت معاویہ کی صبح کے وقت آنکھ نہ کھلی اور کھلی تو دیکھا کہ نماز کا وقت گزر گیا ہے۔ اس پر وہ سارا دن روتے رہے۔ دوسرے دن انہوں نے خواب میں دیکھا کہ ایک آدمی آیا اور نماز کے لئے اٹھاتا ہے۔ انہوں نے پوچھا تُو کون ہے؟ اس نے کہا شیطان ہوں جو تمہیں نماز کے لئے اٹھانے آیا ہوں۔ انہوں نے کہا تجھے نماز کے لئے اٹھانے سے کیا تعلق؟ یہ بات کیا ہے؟ اس نے کہا کہ کل جو میں نے تمہیں سوتے رہنے کی تحریک کی اور تم سوتے رہے اور نماز نہ پڑھ سکے اس پر تم سارا دن روتے رہے، فکر کرتے رہے۔ خدا نے کہا کہ اسے نماز باجماعت پڑھنے سے کئی گنا بڑھ کر ثواب دے دو۔ (یعنی اس رونے کی وجہ سے اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو کئی گنا ثواب دینے کا حکم دیا) تو مجھے اس بات کا بڑا صدمہ ہوا۔ (شیطان کہتا ہے کہ مجھے اس بات کا بڑا صدمہ ہوا) کہ نماز سے محروم رکھنے پر تمہیں اور زیادہ ثواب مل گیا۔ آج میں اس لئے جگانے آیا ہوں کہ آج بھی کہیں تم زیادہ ثواب نہ حاصل کر لو۔ تو آپ فرماتے ہیں کہ شیطان تب پیچھا چھوڑتا ہے جب کہ انسان اس کی بات کا توڑ کرتا ہے، اس سے وہ مایوس ہو جاتا ہے اور چلا جاتا ہے۔

(ماخوذ از ملائکۃ اللہ۔ انوار العلوم۔ جلد 5 صفحہ 552)

پس ہمیں چاہئے کہ ہم بھی ہر موقع پر شیطان کو مایوس کریں اور اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کی حتی المقدور کوشش کریں اور اس کے حکموں پر چلنے کی کوشش کریں۔ اپنی نمازوں کی حفاظت کریں اور وقت پر ادا کرنے کی کوشش کیا کریں۔

بعض دفعہ بعض لوگ جلد بازی سے کام لیتے ہوئے کسی بات کی گہرائی میں جائے بغیر اپنی رائے قائم کر لیتے ہیں اور پھر بعض کمزور طبائع اس وجہ سے ٹھوکر بھی کھا جاتی ہیں۔ ایک واقعہ کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ "ایک دعوت میں مَیں نے ایک شخص کو بائیں ہاتھ سے پانی پینے سے روکا۔ (بائیں ہاتھ سے پانی پی رہا تھا۔ میں نے اسے کہا کہ اگر کوئی جائز عذر نہیں ہے تو دائیں ہاتھ سے پانی پیو۔ تو اس نے کہا کہ حضرت صاحب (یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام) بھی بائیں ہاتھ سے پانی پیا کرتے تھے۔ حالانکہ حضرت صاحب کے ایسا کرنے کی ایک وجہ تھی اور وہ یہ کہ آپ بچپن میں گر گئے تھے جس سے ہاتھ میں چوٹ آئی تھی اور ہاتھ اتنا کمزور ہو گیا تھا کہ اس سے گلاس تو اٹھا سکتے تھے مگر منہ تک نہیں لے جا سکتے تھے۔ مگر (یہ نہیں کہ سنّت کی پابندی نہیں کرتے تھے) سنّت کی پابندی کے لئے آپ گو بائیں ہاتھ سے گلاس اٹھاتے تھے مگر نیچے دائیں ہاتھ کا سہارا بھی دے لیا کرتے تھے۔"

(ماخوذ از الفضل 17راگست 1922ء۔ صفحہ 3 جلد 10 نمبر 13)

اپنے ہاتھ کی کمزوری کو خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بھی ایک جگہ بیان فرمایا ہے۔ فرمایا کہ ایک دفعہ مَیں کچھ غیروں کے سامنے (احمدی نہیں تھے یا میرے مخالف تھے جو بحث کے لئے آئے ہوئے تھے) میں نے گلاس یا پیالی چائے کی اٹھائی تو سامنے بیٹھے ہوئے غیر نے اعتراض کر دیا کہ آپ سنّت پر عمل نہیں کرتے اور بائیں ہاتھ سے برتن پکڑ کر پینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود فرماتے ہیں کہ جلد بازی نے اور بدظنی نے اس کو اس پر مجبور کر دیا کہ مجھ پر اعتراض کرے۔ حالانکہ میرا ہاتھ چوٹ کی وجہ سے کمزور ہے اور مَیں دائیں ہاتھ سے پکڑ کر پیالی منہ تک نہیں لے جا سکتا لیکن نیچے دایاں ہاتھ ضرور رکھ لیتا ہوں۔ تو دشمن کو جہاں جلد بازی بدظنی کروا رہی ہے اور وہاں اپنے جو ہیں ان کی ناسمجھی اور جلد بازی کی سوچ اس بات پر حاوی ہو گئی ہے کہ نعوذ باللہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سنّت کے خلاف یہ حرکت کر رہے ہیں حالانکہ ان کو وجہ معلوم کرنی چاہئے تھی اور جب حضرت مصلح موعود نے روکا تو رُک جانا چاہئے تھا اور پوچھنا چاہئے تھا اس کی کیا وجہ تھی؟ بہر حال یہ جلد بازیاں ہی ہیں جو پھر غلط قسم کی بدعات بھی پیدا کر دیتی ہیں۔ غلط قسم کی خود ہی تفسیریں کر کے انسان خود غلط نتائج اخذ کر لیتا ہے۔

اب ایک اور واقعہ توکّل کے حوالے سے بیان کرتا ہوں۔ اس کا ذکر کرتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سنے ہوئے ایک واقعہ کا ذکر فرماتے ہیں۔ فرمایا کہ "حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے ایک بات مَیں نے بارہا سنی ہے۔ آپ ترکیہ کے سلطان عبدالحمید خان کا جو معزول ہو گئے تھے ذکر کرتے ہوئے فرمایا کرتے تھے کہ سلطان عبدالحمید خان کی ایک بات مجھے بڑی ہی پسند ہے۔ جب یونان سے جنگ کا سوال اٹھا تو اس سلطان کے وزراء نے بہت سے عذرات پیش کئے۔ دراصل سلطان عبدالحمید خان کا منشاء تھا کہ جنگ ہو، مگر وزراء کا منشاء نہیں تھا اس لئے انہوں نے بہت سے عذرات پیش کئے۔ آخر انہوں نے کہا کہ جنگ کے لئے یہ چیز بھی تیار ہے اور وہ چیز بھی تیار ہے لیکن اہم چیز کا ذکر کر کے کہہ دیا کہ فلاں امر کا انتظام نہیں ہو سکا جو جنگ کے لئے ضروری ہے۔ (وزراء یہ مشورے دے رہے تھے۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں) مثلاً یوں سمجھ لو کہ انہوں نے کہا اور غالباً یہی کہا ہو گا کہ تمام یورپین طاقتیں اس وقت اس بات پر متحد ہیں کہ یونان کی امداد کریں اور اس کا ہمارے پاس کوئی علاج نہیں ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے کہ جب وزراء نے اپنا مشورہ پیش کیا اور مشکلات بتائیں اور کہا کہ فلاں چیز کا انتظام نہیں تو سلطان عبدالحمید نے جواب دیا کہ کوئی خانہ تو خدا کے لئے بھی چھوڑنا چاہئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سلطان عبدالحمید کے اس فقرے سے بہت ہی لطف اٹھاتے تھے اور فرمایا کرتے تھے کہ مجھے اس کی یہ بات بہت ہی پسند ہے۔ تو مومن کے لئے اپنی کوششوں میں سے ایک خانہ خدا کے لئے بھی چھوڑنا ضروری ہوتا ہے۔ اور درحقیقت سچی بات یہ ہے کہ مومن کبھی بھی ایسے مقام پر نہیں پہنچتا بلکہ دراصل کوئی شخص بھی ایسے مقام پر نہیں پہنچتا جب وہ کہہ سکے کہ اب کوئی رستہ کمزوری کا باقی نہیں رہا اور ہر چیز میں ایک پرفیکشن (perfection) پیدا ہو گئی ہے۔ اگر کوئی انسان کہے کہ مَیں اپنا کام ایسا مکمل کر لوں کہ اس میں کوئی رخنہ اور سوراخ باقی نہ رہے تو یہ حماقت ہو گی۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں مگر اسی طرح یہ بھی حماقت ہے کہ انسان اسباب کو بالکل نظر انداز کر دے کہ ظاہری چیزوں کا انتظام نہ کرے۔ آپ نے فرمایا کہ اس وقت یورپین قومیں پہلی حماقت میں مبتلا ہیں یعنی خدا کا خانہ بالکل چھوڑ دیا ہے اور مسلمان دوسری حماقت میں"۔ (ماخوذ از تفسیر کبیر جلد 6 صفحہ 542)۔ کہ غلط قسم کا توکّل کر کے ہاتھ پیر ہلانے چھوڑ دیئے ہیں۔ عموماً مغربی قومیں خدا کو بھول گئی ہیں اور مسلمان بھی عموماً اپنے معاملات میں عملاً اللہ کے توکّل کے نام پر محنت نہیں کرتے یا غلط قسم کے استنباط کرنے لگ جاتے ہیں۔ اس لئے عموماً نوجوانوں کے ذہنوں میں یہاں بھی یہ سوال اٹھتے رہتے ہیں کہ ترقی یافتہ قومیں خدا سے دور جا کر شاید ترقی کر رہی ہیں اور مسلمان مذہب کی وجہ سے انحطاط کا شکار ہو رہے ہیں۔ جبکہ حقیقتاً مسلمان اپنے نکمّے پَن اور توکّل کے غلط تصور کی وجہ سے اپنی ساکھ کھو بیٹھے ہیں اور کمزوری کا شکار ہو رہے ہیں اور جہاں کچھ کرتے ہیں وہاں بھی ان کی بالکل غلط approach ہے۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام فرماتے ہیں کہ قرآن کریم کی آیت ہے کہ وَفِي السَّمَآءِ رِزْقُكُمْ وَمَا تُوْعَدُوْنَ۔ (الذاریات:23) اور آسمان میں تمہارا رزق بھی ہے اور جو کچھ وعدہ کیا جاتا ہے وہ بھی ہے۔ فرمایا اس سے ایک نادان دھوکہ کھاتا ہے اور تدابیر کے سلسلے کو باطل کر دیتا ہے۔ مسلمان سمجھتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے فرما دیا آسمان میں تمہارا رزق ہے اور جو تمہیں وعدہ دیا جاتا ہے وہ ملے گا۔ اس لئے کچھ کرنے کی ضرورت نہیں۔ اللہ تعالیٰ خود ہی سب کچھ بھیج دے گا۔ فرمایا حالانکہ سورۂ جمعۃ میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ فَانْتَشِرُوْا فِي الْاَرْضِ وَابْتَغُوْا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ۔ (الجمعۃ:11)۔ تم زمین میں منتشر ہو جاؤ اور خدا کے فضل کو تلاش کرو اور خدا کا فضل تلاش کرنا یہی ہے کہ محنت کرو اور اپنے قویٰ کو استعمال میں لاؤ۔ فرمایا کہ یہ نہایت نازک معاملہ ہے کہ ایک طرف تدابیر کی رعایت ہو، دوسری طرف توکّل بھی پورا ہو۔ فرمایا اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ تدابیر بھی پوری ہوں۔ جو اسباب ہیں ظاہری ان کو بھی پوری طرح کرو اور پھر اللہ تعالیٰ پر توکّل کرو۔ یہ حقیقی مومن کی نشانی ہے اور فرمایا کہ اس کے اندر شیطان کو وساوس کا بڑا موقع ملتا ہے۔ یعنی تدابیر کرنا اور اللہ پہ توکّل کرنا ان دونوں چیزوں کے درمیان جو فرق ہے بڑا ضروری ہے اور دونوں چیزیں کرنی انتہائی ضروری ہیں اور شیطان ان دونوں کے بیچ میں آ کے رخنہ ڈالنے کی کوشش کرتا ہے، ایمان خراب کرتا ہے۔ اس لئے اس بات کا خیال رکھو۔ فرمایا کہ بعض لوگ ٹھوکر کھا کر اسباب پرست ہو جاتے ہیں اور بعض لوگ خدا کے عطا کردہ قُویٰ کو بیکار محض خیال کرنے لگ جاتے ہیں۔ فرمایا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم جنگ کو جاتے تو تیاری کرتے تھے۔ گھوڑے ہتھیار بھی ساتھ لیتے تھے۔ بلکہ آپ بعض اوقات دو دو زرہیں پہن کر جاتے تھے۔ تلوار بھی کمر

سے لٹکاتے تھے۔ حالانکہ ادھر خدا تعالیٰ نے وعدہ فرمایا تھا کہ وَاللّٰهُ يَعۡصِمُكَ مِنَ النَّاسِ(المائدة:68)۔ اور اللہ تجھے لوگوں کے حملوں سے محفوظ رکھے گا۔ پس تدبیر پوری کر کے پھر توکّل کا حکم ہے۔ اسی طرح ہر معاملے میں محنت کر کے پھر توکّل کا حکم ہے۔ اس کے بغیر خدا تعالیٰ کی مدد نہیں آتی۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا الہام ہے کہ 'بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے'۔

اس کی ایک بڑی خوبصورت تشریح حضرت مصلح موعودؓ نے فرمائی ہے جو مَیں بیان کرتا ہوں۔ آپ فرماتے ہیں کہ ''اس نے خود (یعنی اللہ تعالیٰ نے خود) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو الہام فرمایا ہے کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے اور جب وہ وقت آئے گا کہ بادشاہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے تو وہ کونسے احمق ہوں گے (آپ اپنے سامنے بیٹھے ہوؤں کو مخاطب ہو کر فرما رہے ہیں) جو تم سے برکت حاصل نہیں کریں گے۔ کپڑے تو بے جان چیز ہیں اور تم جاندار ہو۔ (اس وقت سامنے آپ کے بعض صحابہ بھی ہوں گے۔ بعض تابعی بھی ہوں گے۔ تبع تابعین بھی ہوں گے) فرمایا کون سے احمق ہوں گے جو تم سے برکت حاصل نہیں کریں گے۔ کپڑے تو بے جان چیز ہیں اور تم جاندار ہو۔ جب وہ وقت آئے گا کہ بادشاہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے تو آپ کے صحابہ اور تابعین اور پھر تبع تابعین سے بھی ان کے درجات کے مطابق برکت حاصل کی جائے گی۔ کیا تم نے دیکھا نہیں کہ حضرت امام ابوحنیفہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے کتنے فاصلے پر تھے۔ (یعنی کتنی دیر بعد پیدا ہوئے) لیکن بغداد کے بادشاہ ان سے برکت ڈھونڈتے تھے بلکہ صرف انہی سے برکت نہیں ڈھونڈتے تھے بلکہ ان کے شاگردوں سے بھی برکت ڈھونڈتے تھے۔ پس تم اللہ تعالیٰ سے دعائیں کرتے رہو کہ طاقت مل جانے کے بعد تم کہیں ظلم نہ کرنے لگ جاؤ اور تمہاری امن پسندی (محاورہ ہے کہ) 'عصمت بی بی از بے چادری' والی نہ ہو۔ یعنی مجبوری کی نیکی نہ ہو۔ وہ ایسی نیکی نہ ہو کہ جس کے کئے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے بلکہ حقیقت میں تمہاری نیکیاں ہو رہی ہوں۔ فرمایا کہ اگر تم طاقت ملنے پر ظالم بن جاؤ گے تو تمہاری آج کی نرمی بھی ضائع ہو جائے گی اور خدا تعالیٰ کہے گا کہ پہلے تو تمہارے ناخن ہی نہیں تھے اس لئے تم نے سر کھجلانا کیسے تھا۔ اب میں نے تمہیں ناخن دیئے ہیں تو تم نے سر کھجلانا بھی شروع کر دیا ہے۔ پس تم خوشی منانے کے ساتھ ساتھ استغفار بھی کرتے رہو اور اپنے لئے بھی اور دوسروں کے لئے بھی دعائیں کرو''۔

یہ بڑی ضروری چیز ہے کہ آج ہم امن امن کی باتیں کرتے ہیں، سلامتی کی باتیں کرتے ہیں جب سب کچھ ملے، جب بادشاہ احمدی مسلمان ہوں اور برکت حاصل کرنے کی کوشش کریں اس وقت ہمارا جو امن اور سلامتی کا پیغام ہے وہ پھیلنا چاہئے۔ اس وقت محبت اور پیار پھیلنا چاہئے۔ نہیں تو پھر آج کل تو مجبوری کی باتیں ہوں گی۔

فرمایا کہ ''اور وہ دن دُور نہیں جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ الہام پورا ہو گا کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ بادشاہتیں تو آہستہ آہستہ ختم ہی ہو رہی ہیں لیکن ملک کا پریذیڈنٹ بھی اور صدر بھی بادشاہ ہی ہوتا ہے۔ اگر روس کا وزیر اعظم اور صدر مسلمان ہو جائیں تو وہ بھی بادشاہ سے اپنی حیثیت سے کم نہیں اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ لیکن وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کپڑوں سے اسی وقت برکت ڈھونڈیں گے جب تم آپ (علیہ السلام) کی کتابوں سے برکت ڈھونڈنے لگ جاؤ''

یہ ایک تعلق ہے۔ وہ بادشاہ اس وقت برکت ڈھونڈیں گے جب تم لوگ جو پرانے احمدی ہو، پہلے احمدی ہو، صحابہ کی اولاد کہلاتے ہو، تابعین ہو، تبع تابعین ہو یا بہرحال ان بادشاہوں سے بہت پہلے احمدیت قبول کرنے والے ہو، تم لوگ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں سے برکت ڈھونڈو۔ اور کتابوں سے برکت ڈھونڈنا یہ ہے کہ آپ کی کتابوں کو پڑھو، علم حاصل کرو، ان مسائل کو جانو جو حقیقی اسلام کے بارے میں ہیں۔

آپ نے فرمایا کہ ''جب تم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب سے برکت ڈھونڈنے لگ جاؤ گے تو خدا تعالیٰ ایسے سامان پیدا کر دے گا جو کہ آپ کے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے''۔ تبلیغ ہو گی۔ پھیلے گی۔ بادشاہتیں آئیں گی تب وہ کپڑوں سے برکت ڈھونڈھنے کی کوشش بھی کریں گے۔ لیکن پھر آپ نے انجمن کو مخاطب ہو کر فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے تبرکات ہیں کپڑے ہیں ان کو صحیح طرح رکھنے کا انتظام نہیں ہے۔ اب تبرکات کے لئے اللہ کے فضل سے ربوہ میں بھی، قادیان میں بھی کام ہو رہا ہے۔ کافی حد تک اس پہ کام ہو چکا ہے اور محفوظ کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ بہرحال آپ نے انجمن کو توجہ دلائی کہ اس کا کام ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کپڑوں کے تبرکات کو محفوظ کیا جائے اور فرمایا کہ بعض ماہر ڈاکٹروں کو یا سپیشلسٹ کو بلایا جائے جو اس بات پر غور کریں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے کپڑے کس طرح محفوظ کئے جا سکتے ہیں۔ ان کپڑوں کو شیشوں میں بند کر کے اس طرح رکھا جائے کہ وہ کئی سو سال تک محفوظ رہتے چلے جائیں یا انہیں ایسے ممالک میں بھیجا جائے جہاں کپڑوں کو کیڑا نہیں لگتا مثلاً امریکہ ہے۔ وہاں یہ کپڑے بھیج دیئے جائیں تا کہ انہیں محفوظ رکھا جا سکے اور آئندہ آنے والی نسلیں اس سے برکت حاصل کر سکیں۔

فرمایا کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وفات کے بعد والدہ صاحبہ کی خواہش تھی کہ عمر میں بڑا ہونے کی وجہ سے آپ کی اَلَيۡسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبۡدَهٗ والی انگوٹھی مجھے ملے۔ ہم تین بھائی تھے اور تین ہی انگوٹھیاں تھیں۔ مگر باوجود خواہش کے حضرت اُمُّ المومنین حضرت اماں جان نے قرعہ ڈالا اور حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ عجیب بات یہ ہے کہ قرعہ تین بار ڈالا اور تینوں دفعہ اَلَيۡسَ اللّٰهُ والی انگوٹھی میرے نام نکلی اور غَرَسۡتُ لَكَ بِيَدِيۡ رَحۡمَتِيۡ وَقُدۡرَتِيۡ والی انگوٹھی میاں بشیر احمد صاحب کے نام نکلی جو حضرت مصلح موعودؓ کے دوسرے بھائی تھے اور تیسری انگوٹھی جو وفات کے وقت حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ میں پہنی ہوئی تھی اس پر 'مولیٰ بس' لکھا ہوا تھا تینوں دفعہ میاں شریف احمد صاحب کے نام نکلی۔ اب دیکھو کتنا خدائی تصرف ہے کہ ایک بار قرعہ ڈالنے میں غلطی ہو سکتی ہے لیکن تین بار ڈالا گیا اور تینوں دفعہ میرے نام اَلَيۡسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبۡدَهٗ کی انگوٹھی نکلی اور میاں بشیر احمد صاحب کے نام غَرَسۡتُ لَكَ بِيَدِيۡ رَحۡمَتِيۡ وَقُدۡرَتِيۡ والی انگوٹھی نکلی۔ اور میاں شریف احمد صاحب کے حصے میں وہ انگوٹھی آئی جس پر 'مولیٰ بس' لکھا ہوا تھا۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ میں نے نیت کی ہوئی تھی کہ میں اَلَيۡسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبۡدَهٗ والی انگوٹھی جماعت کو دے دوں گا لیکن میں اس وقت تک اسے کس طرح دے دوں۔ (جب آپ فرما رہے ہیں اس وقت) کہ انتظام ہی نہیں تمہارے پاس اس کو محفوظ کرنے کا جب تک کہ وہ (جماعت) اس کی نگرانی کی ذمہ داری نہ لے لے۔ اگر وہ انگوٹھی میرے بچوں کے پاس رہے تو وہ کم سے کم اسے اپنی ملکیت سمجھ کر اس کی حفاظت تو کریں گے لیکن میرا دل چاہتا ہے کہ میں یہ انگوٹھی اپنے بچوں کو نہ دوں بلکہ جماعت کو دے دوں۔ اس کے لئے میں نے ایک اور تجویز بھی کی ہے کہ اس انگوٹھی کا کاغذ پر عکس لے لیا جائے اور بعد میں اسے زیادہ تعداد میں چھپوا لیا جائے پھر نگینے والی انگوٹھیاں تیار کی جائیں لیکن نگینہ لگانے سے پہلے گڑھے میں اس عکس کو دبا دیا جائے اس طرح ان انگوٹھیوں کا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی انگوٹھی سے براہ راست تعلق ہو جائے گا۔ گویا اَلَيۡسَ اللّٰهُ بِكَافٍ عَبۡدَهٗ۔ نگ بھی ہو گا اور وہ عکس بھی نگ کے نیچے دبا ہوا ہو گا۔ پھر اس قسم کی انگوٹھیاں مختلف ممالک میں بھیج دی جائیں۔ مثلاً ایک انگوٹھی امریکہ میں رہے۔ ایک انگلینڈ میں رہے۔ ایک سوئٹزرلینڈ میں رہے۔ اس طرح ایک ایک انگوٹھی دوسرے ممالک میں بھیج دی جائے تا اس طرح ہر ملک میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تبرک محفوظ رہے۔ (بعد میں پھر آپ نے یہی فیصلہ فرمایا کہ اَلَيۡسَ اللّٰهُ والی انگوٹھی خلافت کو دے دی جائے اور آپ نے فرمایا کہ میرے بعد جو بھی خلیفہ ہو اس کو میری یہ انگوٹھی دے دی جائے۔ اس طرح وہ آگے چلتی جا رہی ہے۔) فرماتے ہیں کہ پچھلے دنوں مجھے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک پرانی تحریر ملی تھی۔ مَیں نے وہ تحریر انڈونیشیا بھیج دی تا اس امانت کو وہاں محفوظ رکھا جائے اور اس سے وہاں کی جماعت برکت حاصل کرے۔'' (اب انڈونیشیا والے ہی بتا سکتے ہیں کہ کیا وہ تحریر ان کے پاس محفوظ ہے یا نہیں۔) فرمایا کہ مگر الہام میں کپڑوں کا ذکر ہے یعنی خدا تعالیٰ نے آپ کو یہ الہام فرمایا تھا کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔ اس لئے چاہئے کہ ہم حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے کپڑوں کو ایسی جگہ بھجوا دیں جہاں کیڑا نہیں لگتا تا کہ وہ زیادہ لمبے عرصے تک محفوظ رہیں۔ پھر آپ نے نوجوانوں کو فرمایا کہ نوجوانوں کو چاہئے کہ وہ آگے آئیں اور اپنی ذمہ داری کو سمجھیں (کیونکہ نئی نئی چیزیں، نئے انتظامات نوجوان زیادہ بہتر رنگ میں کر سکتے ہیں کیونکہ وہ نئی روشنی کے لحاظ سے، نئی تعلیم کے لحاظ سے، سائنس کے لحاظ سے پڑھے لکھے بھی ہوں گے اور فرمایا کہ اس کو پھر اسلام کی خدمت کے لئے استعمال کریں تا کہ آپ کو بھی یہ دن دیکھنا نصیب ہو کہ ان کی وجہ سے ملکوں کے ملک محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لائے ہیں۔''

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جن کتب کا ذکر ہوا۔ ابتداء میں یہ کتب کس طرح شائع کی جاتی تھیں اس بارے میں کچھ بیان کر دوں۔ ابتدائی زمانہ تھا جب کتب تحریر فرما رہے تھے تو وسائل بہت کم تھے اس وقت کی تصویر کشی کرتے ہوئے حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ کس طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کاتبوں کے نخرے برداشت کرتے تھے اور کس طرح معیار اچھا رکھنے کی کوشش فرماتے تھے۔ اس بارے میں آپ حضرت میر مہدی حسن صاحب کے بارے میں فرماتے ہیں۔ (پہلے یہ احمدی نہیں تھے۔ جس زمانے کا ذکر ہے اس زمانے میں یہ احمدی نہیں تھے) کہ میر صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں چھپوائی کے انچارج تھے۔ جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کسی کتاب کی کاپی چھپتی تو وہ بڑے غور سے پڑھتے تھے۔ (یہ بعد کا زمانہ ہے) مثلاً اگر کہیں فل سٹاپ بھی غلط جگہ لگا ہوتا تو اس کاپی کو تلف کر دیتے اور نئی لکھواتے۔ اس طرح کام کرنے والے دو چار دن تک جب تک کہ نئی کاپی تیار نہ ہوتی یونہی بیٹھے رہتے۔ (اس زمانے کا پریس کا بھی اور لکھنے کا انتظام بھی اَور طرح کا تھا۔ آجکل کی طرح نہیں کہ کمپیوٹر پر بیٹھے اور فوراً پرنٹنگ کر دی۔ اس کے باوجود بیشمار غلطیاں آجکل بھی ہوتی ہیں۔ بہرحال کہتے ہیں) پھر جب وہ تیار ہوتی تو پھر وہ دیکھتے اور اگر کوئی غلطی دیکھتے تو پھر اسے تلف کر دیتے اور اس وقت تک کتاب چھپنے نہ دیتے جب تک کہ انہیں یقین نہ آتا کہ اب اس میں کوئی غلطی نہیں ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام دریافت فرماتے کہ کتاب چھپنے میں اتنی دیر کیوں لگی تو وہ کہتے کہ حضور ابھی پروف میں بڑی غلطیاں ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام بھی صاف اور اچھی چیز چاہتے تھے۔ اس لئے آپ کبھی بھی اس بات کا خیال نہ فرماتے کہ مزدور اور کام کرنے والے یونہی بیٹھے ہیں اور مفت کی تنخواہیں کھا رہے ہیں۔ (اس بات کی فکر نہیں تھی کہ جو لکھنے والے ہیں یا دوسرے کام کرنے والے وہ یونہی بیٹھے ہیں بلکہ کیونکہ اچھی کوالٹی چاہئے تھی اس لئے آپ کہتے تھے ٹھیک ہے معیار اچھا ہونا چاہئے اگر یہ چند دن فارغ بیٹھ کر تنخواہ بھی لے لیں تو کوئی حرج نہیں)۔ بلکہ آپ کی بھی یہی خواہش ہوتی تھی کہ لوگوں کے سامنے اچھی چیز پیش ہو۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی یہ بھی عادت تھی کہ کتاب میں ذرا نقص ہوتا تو اس کو پھاڑ دینا اور فرمانا دوبارہ لکھو۔ کاتب نے پھر کتاب لکھنی اور اگر کہیں ذرا بھی نقص ہوتا تو اسے پھاڑ دینا اور جب تک اچھی کتابت نہ ہوتی اس وقت تک مضمون چھپنے کے لئے نہ دینا۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام جن سے کتابت کرواتے تھے وہ شروع میں تو احمدی نہیں تھے لیکن بعد میں احمدی ہو گئے۔ ان کا لڑکا بھی احمدی ہو گیا۔ جو کتابت کرنے والے تھے ان میں یہ خوبی تھی کہ وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قدر پہچانتے تھے اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کی قدر پہچانتے تھے۔ باوجود غیر احمدی ہونے کے جب بھی حضرت صاحب کو کتابت کی ضرورت ہوتی تو (جن سے بھی کتابت کرواتے تھے) انہیں قادیان بلایا جاتا۔ فرمایا کہ اس زمانے میں تنخواہیں کم ہوتی تھیں۔ پچیس روپیہ ماہوار اور روٹی کے لئے الاؤنس ملتا تھا۔ ان کی (کتابت کرنے والے کی) یہ عادت تھی کہ جب کام ختم ہونے کے قریب پہنچتا تو انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے پاس آنا اور کہنا حضور سلام عرض کرنے آیا ہوں مجھے اب گھر جانے کی اجازت دے دیں۔ تو آپ نے فرمانا کہ کیوں اتنی جلدی کیا پڑی ہے۔ ابھی تو کتابیں چھپ رہی ہیں۔ ہمیں کاتبوں کی، کتابت کی ضرورت ہے۔ تو انہوں نے کہنا حضور ضرور جانا ہے۔ آپ نے فرمانا ابھی تو کچھ کتابت باقی ہے۔ کہنا حضور یہاں تو روٹی پکانی پڑتی ہے۔ اس پر سارا دن صَرف ہو جاتا ہے اور روٹی پکایا کروں یا کتابت کیا کروں۔ سارا دن روٹی پکانے میں لگ جاتا ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے فرمانا اچھا آپ کی روٹی کا مَیں لنگر سے انتظام کروا دیتا ہوں۔ اس طرح ان کو پینتیس روپے تنخواہ بھی مل جاتی اور روٹی بھی مفت مل جاتی۔ کچھ دن

کے بعد انہوں نے پھر حضرت صاحب کی خدمت میں حاضر ہو کر کہنا کہ حضور سلام عرض کرنے آیا ہوں، جانے کی اجازت چاہتا ہوں۔ حضرت صاحب نے پوچھنا کیوں کیا بات ہے۔ کہنا حضور لنگر کی روٹی بھی کوئی روٹی ہے۔ دال الگ ہے پانی الگ ہے اور نمک ہے ہی نہیں۔ (یہاں بھی آجکل بعض دفعہ اس طرح ہی پک جاتی ہے) اور کسی وقت اتنی مرچیں ڈال دینی کہ آدمی کو سوکھی روٹی کھانی پڑتی ہے۔ یہ روٹی کھا کر کوئی انسان کام نہیں کرسکتا۔ آپ نے فرمانا اچھا تو بتاؤ کیا کروں پھر۔ تو انہوں نے کہنا اس کے لئے کچھ رقم الگ دے دیا کریں اس مصیبت سے تو خود روٹی پکانے کی مصیبت اٹھانا بہتر ہے۔ مَیں خود روٹی پکالیا کروں گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے دس روپے اور بڑھا دینے اور کہنا لو اب آپ کو پینتالیس روپے ملا کریں گے۔ پچیس روپے سے شروع ہوئے پینتالیس تک آ گئے۔ پھر انہوں نے دس دن کے بعد آ جانا اور کہنا حضور سلام عرض کرنے آیا ہوں۔ مجھے گھر جانے کی اجازت دیں۔ یہاں سارا دن روٹی پکاتا رہتا ہوں کام کیا کروں۔ آپ نے فرمانا پھر کیا کریں۔ کہنا حضور لنگر خانے میں انتظام کروا دیں۔ آپ نے فرمانا اچھا تمہیں پینتالیس روپے ملتے رہیں گے اور کھانا بھی لنگر خانے سے مَیں لگوا دیتا ہوں۔ انہوں نے واپس آ کر پھر کام شروع کر دینا۔ کچھ دنوں کے بعد پھر آ جانا اور کہنا حضور سلام عرض کرنے آیا ہوں۔ جانے کی اجازت چاہتا ہوں۔ حضور نے پوچھنا بات کیا ہے۔ کہنا حضور لنگر کی روٹی تو مجھ سے نہیں کھائی جاتی۔ بھلا یہ بھی کوئی روٹی ہے۔ آپ مجھے دس روپے روٹی کے لئے دے دیں مَیں خود انتظام کرلوں گا۔ حضرت صاحب نے دس روپے بڑھا کر پچپن روپے کر دیئے۔ چونکہ وہ حضرت صاحب کی طبیعت سے واقف تھے۔ انہوں نے اپنے لڑکے کو سکھایا ہوا تھا کہ مَیں تیرے پیچھے ڈنڈا لے کر بھاگوں گا اور تُو شور مچاتے ہوئے حضرت صاحب کے کمرے میں گھس جانا اور اس طرح کہنا۔ چنانچہ باپ نے ڈنڈا لے کر اس کے پیچھے بھاگنا اور اس نے شور مچاتے اور چیختے چلّاتے ہوئے حضرت صاحب کے کمرے میں گھس جانا اور کہنا حضور مار دیا مار دیا۔ اتنے میں والد نے بھی آ جانا اور کہنا باہر نکل تیری خبر لیتا ہوں۔ حضرت صاحب نے یہ حالت دیکھ کر پوچھنا کہ کیا بات ہے۔ کیوں چھوٹے بچے کو مارتے ہو؟ کہنا حضور سات آٹھ دن ہوئے اس کو جوتی لے کر دی تھی وہ اس نے گم کر دی ہے۔ اس وقت مَیں خاموش رہا۔ پھر لے کر دی وہ بھی گم کر دی۔ اب مجھ میں طاقت کہاں ہے کہ اس کو اَور جوتی لے کر دوں۔ میں اسے سزا دوں گا۔ اگر آج سزا نہ دی تو کل پھر جوتی گم کر دے گا۔ حضرت صاحب نے بتانا میاں بتاؤ جوتی کتنے کی آتی ہے؟ کہنا حضور تین روپے کی۔ حضرت صاحب نے فرمانا اچھا تین روپے لے لو اور اس کو کچھ نہ کہو۔ تین روپے لے کر واپس آ جانا۔ چار دن بھی نہیں گزرے ہوں گے پھر لڑکے نے شور مچانا۔ حضرت صاحب کے کمرے میں گھس جاتا تھا۔ شور مچاتا ہوا۔ انہوں نے پھر لاٹھی لے کر اس کے پیچھے پیچھے آنا اور کہنا باہر نکل۔ اس دن حضرت صاحب کے کہنے پر چھوڑ دیا تو آج تجھے نہیں چھوڑوں گا۔ یہ اسے کہتے۔ حضرت صاحب نے پوچھنا کیا بات ہوئی۔ آج کیوں بچے کو مارتے ہو؟ اس نے کہنا حضور اس دن تو میں نے آپ کے کہنے پر چھوڑ دیا تھا۔ آج اسے نہیں چھوڑنا۔ آج پھر یہ جوتی گم کر آیا ہے۔ حضرت صاحب نے فرمانا اسے نہ مارو جوتی کی قیمت مجھ سے لے لو۔ پھر انہوں نے جو رقم بتانی وصول کر کے لے جانی اور کہنا حضور میں نے اس دفعہ چھوڑنا تو نہیں تھا لیکن آپ کے فرمانے پر چھوڑ دیتا ہوں۔ غرض اس طرح انہوں نے کرتے رہنا لیکن کتابت ایسی اچھی کرتے تھے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام انہی سے اپنی کتابیں لکھوایا کرتے تھے اور یہ پسند نہیں کرتے تھے کہ کسی معمولی کاتب سے کتاب لکھوا کر خراب کی جائے کیونکہ اس طرح کتاب کا معیار لوگوں کی نظر میں کم ہو جاتا ہے۔

(ماخوذ از انوار العلوم۔ جلد 18 صفحہ 227 تا 230)

بہر حال یہ تو ایک لطیفہ تھا کہ جوتی کا ذکر کیا یا تنخواہ بڑھانے کا ذکر کیا لیکن اس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اپنی کتب کی چھپوائی کے بارے میں جو ایک خاص فکر نظر آتی ہے اس کا پتا چلتا ہے کہ غیروں کے سامنے بھی اسلام کے دفاع اور اس کی خوبصورتی کے بارے میں جو ممکنہ عمدہ چیز پیش ہو سکتی ہے وہ کی جائے اور اپنوں کے علم میں اضافے کے لئے بھی بہترین شکل میں اسلام کی تعلیم سامنے آئے۔

پس حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کو ہمیں خاص طور پر پڑھنے کی کوشش کرنی چاہئے انہی سے ہمارا دینی علم بھی بڑھے گا اور ہمیں تبلیغ کا شوق بھی پیدا ہوگا۔ ہمارے علم میں برکت بھی پڑے گی اور دنیا کو ہم اسلام کے جھنڈے تلے لانے کے قابل ہوں گے۔ اصل برکت تو یہ ہے کہ بادشاہوں کو اسلام کا حقیقی علم حاصل ہو اور وہ اس کے مطابق اپنی زندگیاں ڈھالیں ورنہ تو بہت سے بلکہ اکثریت بلکہ یہ کہنا چاہئے کہ اِلّا ماشاء اللہ اس وقت سب کے سب جو مسلمان بادشاہ ہیں اور جو لیڈر ہیں وہ اسلام کی تعلیم کے خلاف کام کر رہے ہیں۔ منہ پر تو اسلام کا نام ہے اور دل ذاتی مفادات کے حصول کے پیچھے ہیں۔ ان سے ظلم ہو رہے ہیں۔

پس جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذریعہ سے اسلام پھیلنا ہے اور آپ کے ذریعہ سے، کپڑوں سے لوگوں نے برکت حاصل کرنی ہے۔ جو بادشاہ آئیں گے وہ آپ کے ذریعہ سے اسلام کی حقیقی تعلیم کو سمجھ کر آئیں گے اور یہی حقیقی برکت ہے اور اس کے لئے ہمیں بھی اس حقیقی تعلیم کا علم ہونا چاہئے اور اس کے مطابق تبلیغ ہونی چاہئے اور نوجوانوں کو بھی اس طرف توجہ دینی چاہئے۔ تبھی الہام ''بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے'' کی صحیح حقیقت آشکار ہو سکے گی اور اس کی ہمیں سمجھ بھی آئے گی اور ہم تبلیغ کے اعلیٰ معیار پیدا کر سکیں گے۔ اللہ تعالیٰ اس بات کو سمجھنے کی ہم سب کو توفیق عطا فرمائے۔

جمعہ کی نماز کے بعد مَیں بعض جنازے بھی پڑھاؤں گا جن میں سے دو جنازہ حاضر ہیں۔ ایک غائب ہے۔

ایک جنازہ مکرم چوہدری عبدالعزیز ڈوگر صاحب کا ہے جو یہاں کوونٹری (Coventry) میں کچھ عرصے سے رہ رہے تھے۔ 11رجنوری 2016ء کو 87 سال کی عمر میں وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ ماسٹر چراغ دین صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیٹے تھے۔ قادیان کے قریب کھارا ان کا گاؤں تھا۔ ان کو (ماسٹر چراغ دین صاحب کو) حضرت مرزا بشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا کلاس فیلو ہونے کا بھی شرف حاصل تھا۔ آپ کے والد صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ہاتھ پر دستی بیعت کرنے کا شرف حاصل ہوا۔ آپ کے گاؤں کھارا میں احمدیت آپ کے دادا حضرت چوہدری امیر بخش صاحب کے ذریعہ سے آئی تھی۔ (ان کے والد کی بات ہو رہی ہے چوہدری عزیز ڈوگر صاحب کے)۔

چوہدری عبدالعزیز ڈوگر صاحب کو بھی ساری عمر جماعت کی خدمت کرنے کی توفیق ملی۔ ابتدا میں آپ نے تقریباً 31 سال تک حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ساتھ دواخانہ خدمت خلق میں کام کیا۔ اور یہ حضرت مصلح موعود کا دواخانہ تھا اس میں کام کیا اور ساتھ میں حضور نے ہی خود ان کو طب سکھائی تھی۔ اور خلافت رابعہ میں پھر مرکز نے آپ کو گیمبیا اور جرمنی وغیرہ ممالک میں مختلف تعمیراتی کاموں کی نگرانی کرنے کے لئے بھیجا۔ اس طرح آپ کو جماعتی عمارات بنانے کی توفیق ملی۔ ربوہ کے قیام کے دوران خدام الاحمدیہ میں آپ مہتمم مقامی بھی رہے۔ پھر چند سال تحریک جدید میں بھی خدمت کی توفیق پائی۔ 1974ء میں آپ کو اسیر راہ مولیٰ ہونے کا اعزاز بھی حاصل ہوا۔ چیئرمین احمدی اطبّا ایسوسی ایشن اور صدر احمدی تجّار ایسوسی ایشن کی حیثیت سے بھی کام کیا۔ 1999ء میں لندن سے کوونٹری شفٹ کر گئے جہاں وفات تک سیکرٹری تربیت اور سیکرٹری وصایا کے طور پر خدمت کی توفیق پائی۔ کافی بیماریاں ان کو آئیں اور بیماری کے باوجود اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہر تقریب میں شرکت کرنے کی کوشش کرتے تھے اور جرمنی وغیرہ یورپ کے دورے میں جہاں بھی مَیں جاؤں مَیں نے دیکھا ہے وہاں پہنچے ہوتے تھے۔ پچھلے دنوں بیمار بھی تھے اس کے باوجود یہ بڑی کوشش کر کے ہالینڈ میں پارلیمنٹ میں جو فنکشن ہوا تھا وہاں بھی پہنچے ہوئے تھے۔ ان کو بعض کتب کی اشاعت کی بھی توفیق ملی جس میں سیرت حضرت امّاں جان اور سیرت حضرت مرزا شریف احمد صاحب اور اسی طرح حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی دعائیں اور دوسرے اقوال زرّیں اور چوہدری ظفر اللہ خان صاحب کی ایک کتاب ہے جو شائع کرنے کی توفیق ملی۔ نہایت شریف النفس، ملنسار اور مخلص انسان تھے۔ خلافت کے ساتھ گہرا محبت اور اخلاص کا تعلق تھا، وفا کا تعلق تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے موصی تھے۔ آپ کی چار بیٹیاں اور تین بیٹے ہیں اور بیٹے بھی جرمنی میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ بیٹی بھی یہاں مڈلینڈ کی لجنہ کی صدر ہیں۔ آپ کے بھائی حلیم طیب صاحب کہتے ہیں کہ 1947ء میں جب ہجرت کی تو والدہ صاحبہ کو ان کی بیماری کی حالت میں قادیان سے سیالکوٹ تک اپنے کندھوں پر اٹھا کر لائے اور اس خدمت کا ذکر حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ایک خطبہ میں بھی فرمایا تھا۔ ان کا گاؤں کھارا قادیان سے قریب ہی تھا۔ پارٹیشن کے وقت وہاں حفاظت کا انتظام، ڈیوٹیاں دیتے رہے اور بڑی بہادری سے مستورات کی حفاظت کا سامان کرتے رہے۔ حضرت مصلح موعود نے درویشان قادیان کی حفاظت اور اسیران کی رہائی کے لئے بعض امور کے لئے حُکّام سے ملنے کے لئے ہندوستان میں بھی ایک وفد تشکیل دیا تھا۔ حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ان کے قائد تھے اس میں یہ بھی شامل تھے۔

الیاس منیر صاحب کہتے ہیں کہ مختلف منصوبوں کے نگران اور انچارج ہوتے تھے مگر میں نے آپ کو مزدوروں کی طرح کام کرتے بھی دیکھا ہے۔ اسی طرح تعمیراتی سامان خریدتے وقت کم سے کم قیمت پر بہترین کوالٹی کی تلاش میں مختلف مارکیٹوں میں جا کر چکر لگا کر جماعت کے پیسے بچانے کی کوشش کرتے تھے۔ خلافت سے محبت اور عقیدت ان کا بنیادی حصہ تھی۔ ایک دفعہ آپ کے گھٹنے میں تکلیف تھی تو پھر کہتے کہ یہ عارضی تکلیف ہے۔ مستقل نہیں ہو سکتی کیونکہ میرے دائیں گھٹنے پر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک دفعہ پاؤں رکھ کر گھوڑے پر سوار ہوئے تھے۔ اس لئے اس کی برکت سے امید ہے کہ اس کو تکلیف نہیں ہوگی اور اللہ تعالیٰ کے فضل سے چلتے پھرتے رہے۔ ایک زمانے میں ان پر بعض مشکل حالات بھی آئے، ابتلاء بھی آئے لیکن اللہ تعالیٰ کے فضل سے بڑی وفا سے انہوں نے وقت گزارا اور اپنے ایمان کو محفوظ رکھا۔ اللہ تعالیٰ آپ سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے اور اپنے پیاروں کے قدموں میں جگہ دے۔ ان کی اولاد کو بھی ہمیشہ خلافت سے اور جماعت سے وفا کا تعلق نبھانے کی توفیق عطا فرمائے۔

دوسرا جنازہ اقبال نسیم عظمت بٹ صاحبہ کا ہے جو غلام سرور بٹ صاحب کی اہلیہ تھیں۔ 13رجنوری کو 94 سال کی عمر میں ان کی وفات ہوئی ہے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت کرم الٰہی صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کڑیاں والے کی پوتی، حضرت میراں بخش صاحب کی نواسی اور حضرت شیخ محمد بخش صاحب رئیس اعظم کڑیاں والے کی بہو تھیں جن کے لئے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے نظم ''اک نہ اک دن پیش ہوگا تو فنا کے سامنے'' لکھ کر بھجوائی تھی۔ مرحومہ نہایت نیک، صالحہ، نمازوں کی پابند، ملنسار، مہمان نواز، ہر ایک کی مدد کرنے والی خاتون تھیں۔ خلافت کے ساتھ عقیدت کا تعلق تھا۔ موصیہ تھیں۔ اپنے پیچھے تین بیٹے اور دو بیٹیاں چھوڑی ہیں۔ نسیم افضل بٹ ان کے بھتیجے ہیں جو ریجنل امیر ہیں۔ اللہ تعالیٰ ان سے مغفرت اور رحم کا سلوک فرمائے۔

ایک جنازہ غائب ہے۔ یہ مکرمہ مریم صدیقہ صاحبہ اہلیہ قریشی محمد شفیع عابد صاحب درویش قادیان کا ہے۔ یہ 6رجنوری 2016ء کو طویل علالت کے بعد 89 سال کی عمر میں وفات پا گئیں۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّآ اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔ آپ حضرت منشی مہر دین صاحب پٹواری صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پوتی اور حکیم عبید اللہ صاحب کی بیٹی تھیں۔ شادی تقسیم ملک سے پہلے ہوئی تھی۔ بعد ازاں کچھ عرصے کے لئے، چند سالوں کے لئے پاکستان ہجرت کر گئیں اور پھر پہلے قافلے میں قادیان واپس آ گئیں اور اپنے شوہر کے ساتھ ہمیشہ درویشی کی زندگی گزاری۔ نہایت سادہ تھیں اور سادگی سے زندگی گزاری۔ اپنا یہ زمانہ صبر اور شکر اور توکّل اور وفا کے ساتھ گزارا۔ موصیہ تھیں۔ اس کے علاوہ باوجود اتنی زیادہ کشائش نہ ہونے کے مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتیں۔ تہجد گزار، تقویٰ شعار خاتون تھیں۔ محلے کے بچوں کو قرآن کریم پڑھاتی تھیں۔ خلافت سے محبت اور وفا کا تعلق تھا۔ ان کے پسماندگان میں دو بیٹے اور پانچ بیٹیاں ہیں۔ ایک بیٹے قریشی محمد فضل اللہ صاحب قادیان میں نائب ناظر اشاعت ہیں۔ ایک بیٹے قریشی محمد رحمت اللہ صاحب اس وقت دفتر آڈیٹر میں خدمت کی توفیق پا رہے ہیں۔ تین داماد قادیان میں سلسلہ کی خدمت کر رہے ہیں۔ ایک داماد لاہور میں مربی سلسلہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات بلند فرمائے اور ان کی اولاد کو بھی وفا سے خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

......☆......☆......☆......

صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی زندگیوں سے
حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ کے بیان فرمودہ بعض ایمان افروز واقعات کا تذکرہ

خطبہ جمعہ حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ فرمودہ 4 دسمبر 2015ء بطرز سوال و جواب
بمطابق منظوری سیّدنا حضور انور ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

سوال سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابہؓ ہر روز کس چیز کی تلاش سے اپنی صبح کا آغاز کیا کرتے تھے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: وہ ہر روز اس تلاش سے صبح کا آغاز کرتے تھے کہ پتا کریں کہ آج حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو کیا تازہ وحی و الہام ہوا ہے۔ صحابہ کی اس کیفیت کا ذکر حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے یوں فرمایا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی وحی کے متعلق یہ کیفیت تھی کہ احمدی دن چڑھتے ہی عاشقوں کی طرح ادھر ادھر دوڑنے لگتے تھے کہ معلوم کریں کہ حضور کو رات کیا وحی ہوئی ہے۔ حضرت مصلح موعود کہتے ہیں کہ ادھر میں گھر سے نکلا اور مجھ سے پوچھنے لگے یا کوئی اور بچہ نکلا تو اس سے دریافت کرنے لگے کہ آج کی تازہ وحی کیا ہے؟ آپ کو کیا الہام ہوا ہے؟ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ اور ہماری یہ حالت تھی کہ ادھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نماز کے لئے تشریف لے گئے اور ہم نے جھٹ جا کر کاپی اٹھا کر دیکھی کہ دیکھیں کیا تازہ الہام ہوا ہے۔ یا پھر خود مسجد میں پہنچ کر آپ کے دہن مبارک سے سنا، آپ کے منہ سے سنا۔

سوال حضور انور نے مکرم سید فضل شاہ صاحب کی موجودگی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر ہونے والی وحی کے ضمن میں کیا واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مصلح موعود کہتے ہیں کہ مجھے یاد ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ایک وحی جس کے شروع میں اَلرُّحیٰ آتا ہے اور جو خاص ایک رکوع کے برابر ہے وہ ایسی حالت میں نازل ہوئی جبکہ حضرت صاحب کو درد گردہ کی شکایت تھی اور وہ یعنی سید فضل شاہ صاحب آپ کو دبا رہے تھے۔ گویا ان کو یہ خاص فضیلت حاصل تھی کہ ان کی موجودگی میں دباتے ہوئے حضرت صاحب پر وحی نازل ہوئی اور وحی بھی اس طرز کی تھی کہ کلام بعض دفعہ اونچی آواز سے آپ کی زبان پر جاری ہو جاتا تھا۔ حضرت مصلح موعود کہتے ہیں کہ مجھے یاد ہے کہ ہم چھوٹے بچے ہوتے تھے کہ ہم بے احتیاطی سے اس کمرے میں چلے گئے جس میں حضرت صاحب لیٹے ہوئے تھے۔ آپ نے اپنے اوپر چادر ڈالی ہوئی تھی اور سید فضل شاہ صاحب مرحوم آپ کو دبا رہے تھے ان کو محسوس ہوتا تھا کہ وحی ہو رہی ہے (بلکہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تو لکھا ہوا ہے کہ آپ ان سے خود لکھواتے بھی رہے تھے۔) انہوں نے یعنی فضل شاہ صاحب نے اشارہ کر کے مجھے کہا کہ یہاں سے چلے جاؤ۔ چنانچہ ہم باہر آ گئے۔ بعد میں پتا لگا کہ بڑی لمبی وحی تھی جو نازل ہوئی ہے۔

سوال یہ وحی الٰہی کس امر کے متعلق نازل ہوئی تھی؟

جواب حضور انور نے فرمایا: یہ الہام جس کا حضرت مصلح موعود ذکر فرما رہے ہیں یہ اس واقعہ اور مقدمے کے بارے میں ہے جب مرزا امام الدین صاحب وغیرہ نے دیوار کھینچ کر راستے بند کر دیئے تھے۔ عدالت میں جو کاغذات پیش ہوئے ان کی رُو سے فیصلہ مخالفین کے حق میں ہوتا نظر آتا تھا بلکہ انہوں نے مشہور کر دیا تھا کہ جلد مقدمہ خارج ہو جائے گا۔ لیکن جس طرح اللہ تعالیٰ نے آپ کو خبر دی تھی اسی طرح ہوا اور آخر وقت میں ایک ایسا ثبوت کاغذات میں مل گیا جس سے اس زمین پر مرزا امام دین صاحب کے ساتھ حضرت مرزا غلام مرتضیٰ صاحب یعنی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے والد بھی قابض حصہ دار تھے۔ چنانچہ عدالت نے آپ علیہ السلام کے حق میں فیصلہ دیا اور دیوار گرانے کا حکم دیا۔

سوال حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مجالس کے متعلق کیا بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مجالس کا ذکر فرماتے ہوئے حضرت مصلح موعودؓ ایک جگہ فرماتے ہیں کہ ہمارے کانوں میں ابھی تک وہ آوازیں گونج رہی ہیں جو ہم نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے براہ راست سنیں۔ فرماتے ہیں مَیں چھوٹا تھا مگر میرا مشغلہ یہی تھا کہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی مجلس میں بیٹھا رہتا اور آپ کی باتیں سنتا۔ فرماتے ہیں ہم نے ان مجالس میں اس قدر مسائل سنے ہیں کہ جب آپ کی کتابوں کو پڑھا جاتا ہے تو یوں معلوم ہوتا ہے کہ تمام باتیں ہم نے پہلے سنی ہوئی ہیں۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی عادت تھی کہ آپ دن کو جو کچھ لکھتے وہ شام کو مجلس میں آ کر بیان کر دیتے اس لئے آپ کی تمام باتیں ہم کو حفظ ہیں اور ہم ان مطالب کو خوب سمجھتے ہیں جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی منشاء اور آپ کی تعلیم کے مطابق ہیں۔

سوال حضور انور نے حضرت منشی اروڑے خان صاحب کے ایمان و یقین کا کیا واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: آپ نے منشی اروڑے خان صاحبؓ کی مثال دی جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک صحابی تھے۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں ان کا ایک لطیفہ مجھے یاد ہے (پہلے بھی ایک دفعہ مَیں اس کا ذکر کر چکا ہوں۔ دوبارہ کر دیتا ہوں۔) فرماتے ہیں کہ وہ کہا کرتے تھے کہ مجھے بعض لوگوں نے کہا کہ اگر تم مولوی ثناء اللہ صاحب کی ایک دفعہ تقریر سن لو تب تمہیں پتا لگے کہ مرزا صاحب سچے ہیں یا نہیں۔ وہ کہنے لگے میں نے ایک دفعہ ان کی تقریر سن لی (مولوی ثناء اللہ صاحب کی)۔ بعد میں لوگ مجھ سے پوچھنے لگے اب بتاؤ کیا اتنے دلائل کے بعد بھی مرزا صاحب کو سچا سمجھا جا سکتا ہے۔ کہتے ہیں مَیں نے کہا مَیں نے تو مرزا صاحب کا منہ دیکھا ہوا ہے۔ ان کا منہ دیکھنے کے بعد اگر مولوی ثناء اللہ صاحب دو سال بھی میرے سامنے تقریر کرتے رہیں تب بھی ان کی تقریر کا مجھ پر کوئی اثر نہیں ہو سکتا اور میں نہیں کہہ سکتا کہ وہ جھوٹے کا منہ ہے۔ بیشک مجھے ان کے اعتراضات کے جواب میں کوئی بات نہ آئے میں تو یہی کہوں گا کہ حضرت مرزا صاحب سچے ہیں۔ غرض حکمت کا معلوم ہونا ایک کامل مومن کے لئے ضروری نہیں ہوتا کیونکہ اس کا ایمان عقل کی بنا پر نہیں ہوتا بلکہ مشاہدے کی بِنا پر ہوتا ہے۔

سوال حضرت منشی اروڑا خان صاحب کی نیکی، تقویٰ اور قبولیت دُعا کا کیسا اثر ان کے افسر پر تھا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ ان کے بارے میں ذکر کرتے ہوئے ایک جگہ فرماتے ہیں کہ منشی صاحب مرحوم شاید مجسٹریٹ یا سیشن جج کی پیشی میں تھے۔ اس کے ساتھ کام کرتے تھے۔ مہینہ میں ایک بار ضرور قادیان آ جاتے تھے اور چونکہ ایک چھٹی سے فائدہ نہ اٹھا سکتے تھے جب تک ساتھ ہفتے کا کچھ وقت نہ ملے اس لئے جس دن ان کے قادیان آنے کا موقع ہوتا تو ان کا افسر دفتر والوں سے کہہ دیتا کہ آج جلدی کام ختم ہونا چاہئے کیونکہ منشی جی نے قادیان جانا ہے اگر وہ نہ جا سکے تو ان کے دل سے ایسی آہ نکلے گی کہ میں برباد ہو جاؤں گا اور اس طرح ہمیشہ ان کو ٹھیک وقت پر فارغ کر دیتا۔ افسر گو ہندو تھا مگر آپ کی نیکی، تقویٰ اور قبولیت دعا کا اس پر ایسا اثر تھا کہ وہ آپ ہی آپ ان کے لئے قادیان آنے کا وقت نکال دیتا اور کہتا کہ اگر یہ قادیان نہ جا سکے تو ان کے دل سے ایسی آہ نکلے گی کہ میں نہیں بچ سکوں گا۔

سوال اللہ تعالیٰ کن مومنوں کو باوجود روکوں اور مشکلات کے بڑھاتا اور ترقی عطا فرماتا ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ انسان جیسا اللہ تعالیٰ سے معاملہ کرتا ہے ویسا ہی وہ اس سے کرتا ہے۔ پس جس رنگ میں انسان اپنے دل کو اس کے لئے پگھلاتا ہے اسی رنگ میں اللہ تعالیٰ بھی اس کے ساتھ سلوک کرتا ہے۔ دنیا اسے مارتی ہے، اسے گالیاں دیتی ہے، اسے دبانے کی کوشش کرتی ہے مگر وہ ہر دفعہ دبائے جانے کے بعد گیند کی طرح پھر ابھرتا ہے۔ ایسے مومنوں کو ہر طرح کی روکوں کے باوجود اللہ تعالیٰ بڑھاتا ہے اور یہی حقیقی جماعت ہوتی ہے جو ترقی کرتی ہے اور ایسا ایمان پیدا کرنا چاہئے۔ پس اپنے دلوں کو ایسا ہی بناؤ اور ایسی محبت سلسلے کے لئے پیدا کرو پھر دیکھو تمہیں اللہ تعالیٰ کس طرح بڑھاتا ہے۔ جو لوگ خدا تعالیٰ کے ہو جاتے ہیں ان کو تو مانگنا بھی نہیں پڑتا۔ بعض وقت وہ ناز کے انداز میں کہتے ہیں کہ ہم نہیں مانگیں گے اور اللہ تعالیٰ خود بخود ان کی ضروریات پوری کرتا ہے۔

سوال ظاہری آداب اور شرک میں مابہ الامتیاز کیا چیز ہے؟

جواب حضور انور نے فرمایا: حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں میں نے کئی دفعہ پہلے بھی سنایا ہے کہ قاضی امیر حسین صاحب مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مخلص صحابی تھے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے زمانے میں جب حضور باہر تشریف لاتے تو دوست حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو دیکھ کے کھڑے ہو جاتے تھے۔ قاضی صاحب مرحوم احمدی تو ہو گئے تھے لیکن ان کا یہ خیال تھا کہ یہ کھڑے ہونا جائز نہیں ہے بلکہ شرک ہے اور اس بارے میں ہمیشہ بحث کیا کرتے تھے کہ آج ہم میں ایسی باتیں موجود ہیں تو آئندہ کیا ہوگا۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں وہ میرے استاد بھی تھے۔ کہتے ہیں جب میری خلافت کا زمانہ آیا تو ایک دفعہ میں باہر آیا تو معاً کھڑے ہو گئے۔ تو میں نے انہیں کہا قاضی صاحب یہ تو آپ کے نزدیک شرک ہے۔ اس پر وہ ہنس پڑے اور کہنے لگے کہ خیال تو میرا یہی ہے مگر کیا کروں رُکا نہیں جاتا۔ اس وقت بغیر خیال کے کھڑا ہو جاتا ہوں۔ میں نے کہا بس یہی جواب ہے آپ کے تمام اعتراضات کا۔ جہاں بناوٹ سے کوئی کھڑا ہو تو یہ بیشک شرک ہے مگر جب آدمی بیتاب ہو کر کھڑا ہو جائے تو یہ شرک نہیں ہے۔ یہی حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرمایا کرتے تھے اور فرماتے تھے کہ بعض امور ایسے ہیں جنہیں تکلف اور بناوٹ شرک بنا دیتے ہیں۔ پس اس بات کا خیال رکھنا چاہئے۔ فرماتے تھے اپنے ایک بھائی کی وفات پر حضرت عائشہ نے بے اختیار چیخ ماردی اور منہ پر ہاتھ مار لیا۔ کسی نے ان سے دریافت کیا کہ کیا یہ جائز ہے؟ آپ نے فرمایا بے اختیاری میں ایسا ہو گیا۔ میں نے جان کر نہیں کیا۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں قاضی صاحب کی یہ بات مجھے ہمیشہ یاد رہتی ہے کہ بے اختیاری میں ہو گیا۔

سوال حضرت مصلح موعودؓ نے اہل بیت کے ایک بزرگ موسیٰ رضاؒ کا کیا واقعہ بیان فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: (حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں) اللہ تعالیٰ سے تعلق کیسے کیسے نشان دکھاتا ہے۔ اس بارے میں حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے سنا ہوا ہے کہ ایک دفعہ غالباً ہارون الرشید کے زمانے میں ایک بزرگ جو اہل بیت میں سے تھے اور جن کا نام موسیٰ رضا تھا اس بہانے سے قید کر دیئے گئے کہ ان کی وجہ سے فتنے کے پیدا ہونے کا احتمال ہے۔ ایک دفعہ آدھی رات کے وقت ایک سپاہی ان کے پاس قید خانے میں رہائی کا حکم لے کر پہنچا۔ وہ بہت حیران ہوئے کہ اس طرح میری رہائی کا فوری حکم کس طرح ہو گیا۔ وہ بادشاہ سے ملے تو اس سے پوچھا کہ کیا بات ہے کہ آپ نے مجھے اس طرح یکا یک رہا کر دیا۔ اس نے کہا کہ وجہ یہ ہوئی کہ میں سو رہا تھا کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ کسی نے آ کر مجھے جگایا ہے۔ خواب میں ہی میری آنکھ کھل گئی تو پوچھا آپ کون ہیں تو معلوم ہوا کہ حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ میں نے عرض کیا کہ کیا حکم ہے؟ تو آپ نے فرمایا کہ ہارون الرشید یہ کیا بات ہے کہ تم آرام سے سو رہے ہو اور ہمارا بیٹا قید خانے میں ہے۔ یہ سن کر مجھ پر ایسا رعب طاری ہوا کہ اسی وقت رہائی کے احکام بھجوائے۔ ان بزرگ نے کہا کہ اس روز مجھے بھی قید خانے میں بڑا کرب تھا۔ اس سے پہلے مجھے بھی کبھی رہائی کی خواہش پیدا نہ ہوئی تھی لیکن اس دن بڑی بے چینی تھی کہ رہائی ہو جائے۔

سوال حضور انور نے جنگ کے حوالے سے کن خدشات کا اظہار فرمایا؟

جواب حضور انور نے فرمایا: اب میں دنیا کے جو حالات ہو رہے ہیں اس کے بارے میں مختصر بتانا چاہتا ہوں کہ جس تباہی کی طرف دنیا تیزی سے جا رہی ہے اس کے لئے احباب جماعت کو بہت زیادہ دعا کی طرف توجہ کرنی چاہئے...... ایسے پیچ دار حالات ہو چکے ہیں کہ جنگ عظیم کی صورت ہے۔ بلکہ ہمیں یہ کہنا چاہئے کہ چھوٹے پیمانے پہ جنگ عظیم شروع ہو چکی ہے۔ اب یہاں کے بہت سے تجزیہ نگار اس بات کو تسلیم کرنے لگ گئے ہیں، لکھنے بھی لگ گئے ہیں کہ جنگ عظیم شروع ہے۔ اس بات کی طرف مَیں تو گزشتہ کئی سال سے توجہ دلا رہا ہوں گو اب یہ لوگ خود بھی ایسی باتیں کرنے لگ گئے ہیں۔ لیکن اب بھی یہی لگ رہا ہے کہ انصاف سے کام لینے کی طرف توجہ نہیں ہو گی۔ نہ بڑی طاقتوں کو نہ مسلمان حکومتوں کو اس طرف توجہ ہو گی۔ بظاہر لگتا ہے کہ نام نہاد اسلامی حکومت کے خلاف سب مل کے کارروائی کر رہے ہیں۔ اس لئے اگر اس کو ختم کر دیں یا ختم کر سکتے ہوں تو امن کے حالات پیدا ہو جائیں گے۔ لیکن بعض حالات اس طرف اشارہ کر رہے ہیں کہ یہ فتنہ ختم ہو بھی گیا تو حالات نہیں سدھریں گے بلکہ اس کے بعد بڑی طاقتوں کی آپس میں کھینچا تانی شروع ہو جائے گی۔ اور بعید نہیں کہ جنگ شروع ہو جائے کیونکہ روس اور دوسری مغربی طاقتوں کی آپس میں رنجشیں بڑھتی چلی جا رہی ہیں اور پھر عوام ہی زیادہ تر مریں گے۔ گزشتہ جنگوں میں بھی ہم نے یہی دیکھا۔ عوام ہی مرتے ہیں۔ معصوم لوگ مرتے ہیں۔ اس لئے بہت زیادہ دعاؤں کی ضرورت ہے۔ اللہ تعالیٰ دنیا کو تباہی سے بچائے۔

......☆......☆......☆......

منقولات

پاکستان کا ماضی مذہب کے نام پر قابل مذمت دہشت گردی کے واقعات سے بھرا پڑا ہے

جماعت احمدیہ کے خلاف مذہبی تعصب اور نفرت کی جڑیں معاشرہ میں نہ صرف بہت گہری ہیں بلکہ اس نفرت کو باقاعدہ منظم طریقہ سے پھیلایا جاتا ہے بلکہ بعض حلقوں میں تو اسے ایک خوبی سمجھا جاتا ہے اور اسے قابل تعریف خیال کیا جاتا ہے

جہلم میں واقع حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم.اے رضی اللہ عنہ کے بیٹے صاحبزادہ مرزا منیر احمد صاحب کی چپ بورڈ فیکٹری کو مورخہ 23رنومبر 2015 کو ہزاروں کی تعداد میں بلوائیوں نے گھیراؤ کر کے آگ لگادی۔اس پر مدیر ''ڈان'' کراچی کا حقیقت پسندانہ تجزیہ مع اردو ترجمہ مکرم شریف احمد بانی کراچی کے شکریہ کے ساتھ ذیل میں پیش ہے۔یہ غلط ہے کہ مقامی مسجد سے اشتعال انگیز بیان پر یکدم ہزاروں لوگ جمع ہوگئے اور آلات حرب وضرب واشیاء آگ زنی وغیرہ ساری چیزیں اُنہیں فوری مہیا ہوگئیں بلکہ یہ ایک پری پلان حملہ تھا۔بلوائیوں نے فیکٹری میں جو آگ لگائی یہ دراصل اُن کے حسد اور جلن کی آگ تھی جو انہیں اندر ہی اندر کھا رہی تھی۔
حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اپنے خطبہ جمعہ 27رنومبر 2015 میں اس ظالمانہ کارروائی کی تفصیل بیان کی ہے۔اَللّٰھُمَّ مَزِّقْھُمْ کُلَّ مُمَزَّقٍ وَّسَحِّقْھُمْ تَسْحِیْقًا۔ (ادارہ)

DAWN

Religious extremism in Jhelum

THE modus operandi was a distressingly familiar one — an allegation of blasphemy, incitement by local mosques, and a frenzied mob venting its rage on the impugned individuals/community. However, the government's response to events in Jhelum last week could well determine whether this country is indeed making a break from a past replete with condemnable instances of violence in the name of faith. The incident in question began to unfold on Friday evening when workers at an Ahmadi-owned factory in the city alleged that pages from the Quran were being desecrated on its premises. Announcements made from area mosques further inflamed passions, and a mob — including people from surrounding villages — stormed the factory, setting it on fire. The next day, an Ahmadi place of worship in nearby Kala Gojran was ransacked by crowds who, after throwing its contents out in the street and torching them, proceeded to occupy the building in the name of converting it into a mosque.

That no one lost their life in the violence is extremely fortunate, and probably due in large measure to attempts by the administration to get people out of harm's way as well as the fact that the army moved quickly to quell the rioting in this garrison town. Meanwhile, cases have been filed against around 80 alleged attackers under the Anti Terrorism Act. However, what happens next is crucial. In post-National Action Plan Pakistan, with its avowals of dismantling the infrastructure of religious extremism that is the recruiting ground for ideologically inspired militancy against which the country is at war, Jhelum is no less than a test case. It is a test case because it pushes the boundaries of what many Pakistanis consider religious intolerance: the target is a community against which religious discrimination in this country is not just socially entrenched, but also deeply institutionalised — and even celebrated as a virtue in certain quarters. Are there going to be exceptions to action against all forms of religious persecution? Is not an attack on a place of worship — *any* place of worship — an attack on the fundamental rights of that community to freedom of religion?

It also bears asking why mosques in Jhelum chose to incite violence at this juncture when the state has been clamping down on hate speech — one of NAP's 20 points — which has a proven record of instigating murder particularly when delivered from the pulpit. Cases have been filed against a number of clerics on this charge; some have even been sentenced to prison for several years. In the present instance as well, the full force of the law must be brought to bear against the individuals concerned. A majority community must use its strength not to oppress minorities — for that is only evidence of its own moral frailty — but to guarantee their inalienable right to live with dignity as equal citizens.

اخبار ''ڈان'' کراچی، 24رنومبر 2015 (ایڈیٹوریل)

جہلم میں مذہبی انتہا پسندی

طریقۂ واردات وہی پرانا تھا۔یعنی مذہب کی بے حرمتی اور گستاخی کا الزام۔مقامی مساجد سے اشتعال انگیز اعلانات اور پھر غیظ وغضب سے بھرے ہجوم نے مخالفت اور احتجاج کرتے ہوئے افراد اور کمیونٹی پر اپنے غصے کی بھڑاس نکال دی۔تاہم اب جہلم کے ان واقعات کے جواب میں حکومت کیا ردعمل دکھاتی ہے،اس بات کا تعین ہوسکے گا کہ کیا یہ ملک واقعی ماضی سے ہٹ کر کوئی روش اختیار کرے گا۔وہ ماضی جو مذہب کے نام پر قابل مذمت دہشت گردی کے واقعات سے بھرا پڑا ہے۔

یہ موجودہ واقعہ اُس وقت شروع ہوا۔جب جمعہ کی شام کو ایک احمدیوں کی ملکیت فیکٹری کے کچھ ورکرز نے یہ الزام لگایا کہ اس فیکٹری کی عمارت کے اندر قرآن پاک کے اوراق کی بے حرمتی کی جارہی ہے۔علاقہ کی مساجد سے ہونے والے اعلانات نے جذبات کو مزید بھڑکا دیا اور ایک ہجوم نے جس میں اردگرد کے دیہات کے لوگ بھی شامل ہوگئے،فیکٹری پر دھاوا بول دیا اور اسے آگ لگادی۔

اگلے روز کالا گوجراں میں احمدی ''عبادت گاہ'' پر ہجوم نے حملہ کردیا۔اور عبادت گاہ میں موجود تمام سامان باہر گلی میں پھینک کر اُسے آگ لگانے کے بعد اُسے ''مسجد'' میں تبدیل کرنے کا اعلان کردیا۔

یہ بات خوش آئند ہے کہ اس سانحہ میں کوئی جانی نقصان نہیں ہوا۔شاید انتظامیہ کے بروقت اقدام اور چھاؤنی میں موجود فوج کی فوری کارروائی کی وجہ سے فسادی اپنے مقصد میں کامیاب نہ ہوسکے۔

تقریباً اَسی (80) افراد کے خلاف انسداد دہشت گردی قانون کے تحت مقدمات درج کرلئے گئے ہیں۔تاہم اس کے بعد کیا ہوتا ہے یہ بات نہایت اہم اور فیصلہ کن ہوگی۔

نیشنل ایکشن پلان جس کے تحت اس بات کا مصمم عزم اور ارادہ کیا گیا ہے کہ مذہبی انتہا پسندی جو دہشت گردی پھیلانے میں کلیدی کردار ادا کرتی ہے اور اُس دہشت گردی کے خلاف ملک اس وقت حالتِ جنگ میں ہے اور اس جنگ میں جہلم کا واقعہ حکومت کیلئے ایک امتحان کی حیثیت اختیار کرگیا ہے۔امتحان اس لئے بھی بن گیا ہے کہ بہت سے پاکستانی اس واقعہ کو مذہبی عدم برداشت کا بڑا واقعہ سمجھتے ہیں اور اسکا نشانہ ایک ایسی جماعت کو بنایا گیا ہے جسکے خلاف مذہبی تعصب اور نفرت کی جڑیں معاشرہ میں نہ صرف بہت گہری ہیں بلکہ اس نفرت کو باقاعدہ منظم طریقہ سے پھیلایا جاتا ہے بلکہ بعض حلقوں میں تو اسے ایک خوبی سمجھا جاتا ہے اور اسے قابل تعریف خیال کیا جاتا ہے۔

اب دیکھنا یہ ہے کہ کیا ہر قسم کے مذہبی تعصب اور دلآزاری کے خلاف کوئی استثنا پیدا کیا جائیگا۔کیا کسی عبادت گاہ پر حملہ خواہ وہ کسی کی بھی عبادت گاہ ہو،مذہبی آزادی اور اُس جماعت کے بنیادی انسانی حقوق پر حملہ متصور ہوگا۔

یہاں یہ سوال بھی پیدا ہوتا ہے کہ اس موقع پر مساجد سے فسادات پر اُکسانے والے اشتعال انگیز اعلانات کیوں کئے گئے جبکہ ریاست نفرت انگیز بیانات اور تقاریر کے خلاف قدم اٹھارہی ہے اور نیشنل ایکشن پلان کے 20 نکات میں سے یہ ایک اہم نکتہ ہے اور یہ ثابت شدہ حقیقت ہے کہ منبر سے دیئے گئے بیانات کے نتیجہ میں بعض قتل بھی ہوئے ہیں۔اس الزام کے تحت کئی مذہبی رہنماؤں کے خلاف مقدمات بھی چلائے گئے اور کچھ کو کئی سال جیل میں قید کی سزائیں بھی دی گئیں۔اس موجودہ واقعہ میں ملوث افراد کے خلاف بھی قانون کو اپنی پوری طاقت کے ساتھ حرکت میں آنا چاہئے۔

اکثریت کو اپنی طاقت اقلیتوں کو کچلنے کیلئے استعمال نہیں کرنی چاہئے کیونکہ یہ بات تو اُن کی اپنی غلطی اور بھٹک جانے کی نشان دہی کرے گی بلکہ اُنہیں اس بات کی ضمانت دینی ہوگی کہ اقلیتیں بھی برابر کی شہری اور مساویانہ حقوق کی مالک ہیں۔

(ترجمہ:شریف احمد بانی،کراچی)

......☆......☆......☆......

NAVNEET JEWELLERS نونیت جیولرز

Manufacturers of All Kinds of Gold and Silver Ornaments

خالص سونے اور چاندی کے اعلیٰ زیورات کا مرکز
'الیس اللہ بکافٍ عبدہ' کی دیدہ زیب انگوٹھیاں
اور لاکٹ وغیرہ احمدی احباب کیلئے خاص

Main Bazar Qadian (Gsp) Punjab (Ph. 01872-220489, (R) 220233

Zaid Auto Repair
زید آٹو ریپیئر
Mob. 9041492415 - 9779993615
Deals in: Repair of All Types of 4 Stroke & 2 Stroke Vehicles
Shop No. 7,Front of Guru Nanak Filling Station
Harchowal Road, White Avenue Qadian
طالب دعا:صالح محمد زید مع فیملی،افراد خاندان ومرحومین

JMB RICE MILL (Pvt) Ltd.
Love For All, Hatred For None
AT. TISALPUR. P.O RAHANJA
DIST. BHADRAK, PIN-756111
STD: 06784, Ph: 230088
TIN : 21471503143
JMB

M/S ALLIA
EARTH MOVERS
(EARTH MOVING CONTRACTOR)
Volvo-290, 210, L& T Komatsu PC-300, 200
Tata Hitachi, Ex 70, JCB, Dozer, etc on hire basis
Kusambi, Sungra, Salipur, Cuttack-754221

خطبہ عید الاضحی

انسان کو یہ حکم ہے کہ وہ اپنی تمام قوتوں کے ساتھ اور اپنے تمام وجود کے ساتھ خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان ہو۔ پس ظاہری قربانیاں اسی حالت کے لئے نمونہ ٹھہرائی گئی ہیں

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی قربانی کے اعلیٰ معیار قائم فرمائے اور اپنی قوت قدسیہ کے زیر اثر صحابہؓ کو بھی اعلیٰ قربانیاں کرنے والا بنایا
آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی پیشگوئیوں کے مطابق اس زمانہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جماعت میں بھی ان قربانیوں کے عکس نظر آتے ہیں

قوم کے لئے قربانیاں کرنے والوں کی یادیں اگر قائم رہیں تو یہی ہیں جو قوم میں قربانیوں کے جذبے کو زندہ رکھتی ہیں

خطبہ عید الاضحی سیدنا امیر المومنین حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ مورخہ 21؍جنوری 2005ء بمطابق 21؍صلح 1384 ہجری شمسی بمقام مسجد بیت الفتوح، مورڈن

أَشْهَدُ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ
أَمَّا بَعْدُ فَأَعُوذُ بِاللهِ مِنَ الشَّيْطٰنِ الرَّجِيمِ۔ بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ
اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ۔ اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ۔ مٰلِكِ يَوْمِ الدِّينِ۔ إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَإِيَّاكَ نَسْتَعِينُ۔
اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيمَ۔ صِرَاطَ الَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ غَيْرِ الْمَغْضُوبِ عَلَيْهِمْ وَلَا الضَّالِّينَ۔
لَنْ يَّنَالَ اللهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ۔ كَذٰلِكَ سَخَّرَهَا لَكُمْ لِتُكَبِّرُوا اللهَ عَلٰى مَا هَدٰكُمْ۔ وَبَشِّرِ الْمُحْسِنِيْنَ۔ (الحج:38)

آج قربانی کی عید ہے۔ اس عید پر جس کو بھی توفیق ہو وہ جانور کی قربانی کرتا ہے۔ یہاں مغربی ممالک میں اس طرح قربانی کا تصور نہیں ہے۔ جو یہاں کے پرانے رہنے والے ہیں شاید ان کو صحیح طرح نہ پتہ ہو۔ جو اہتمام ایشیا کے ممالک میں یا افریقن ممالک میں (یا شاید تیسری دنیا کے اور بھی ممالک میں ہوتا ہو)۔ جہاں بڑے اہتمام سے بکرے خریدے جاتے ہیں۔ گائے خریدی جاتی ہیں یا بعض لوگ اونٹ کی قربانی بھی کرتے ہیں۔ ان دنوں میں بکروں بھیڑوں کی تلاش اور زیادہ قیمتی بکرے خریدنے کی بھی بعض لوگوں میں دوڑ لگی ہوتی ہے۔ اور پھر بڑے فخر سے بتایا جاتا ہے کہ ہم نے اتنی قیمت کا بکرا خریدا، یا اتنی مہنگی گائے خریدی۔ ہمسایوں نے، رشتہ داروں نے دوسروں نے بڑی کوشش کی کہ ہم سے آگے بڑھ جائیں مگر ہمارا جانور سب سے زیادہ قیمتی اور بڑا تھا۔ قربانی کی جو یہ چیزیں لی جاتی ہیں اس طرح کی باتیں کر کے اس میں دکھاوے کا اظہار زیادہ ہوتا ہے۔ صاف ظاہر ہو رہا ہوتا ہے کہ دکھاوے کے علاوہ کچھ نہیں ہے۔

پھر ایک طبقہ ہے جو دوسری انتہا کو پہنچا ہوا ہے جو توفیق ہوتے ہوئے بھی مریل سے جانور خرید لیتے ہیں یا ایسے جانوروں کی قربانی دے دیتے ہیں جو قربانی کے معیار پر پورے اترنے والے نہیں ہوتے۔ صرف خانہ پُری ہو رہی ہوتی ہے۔ اپنے پر تو بے انتہا خرچ کر دیتے ہیں اور لغویات میں بھی فضول خرچیاں کر دیتے ہیں لیکن قربانی کے وقت مہنگائی کا رونا روتے ہیں۔ حالانکہ حدیث میں آتا ہے۔ یحییٰ ابن سعید کہتے ہیں کہ میں نے ابوامامہ بن سہل کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ ہم مدینہ میں قربانی کے جانوروں کو خوب کھلا پلا کر موٹا کرتے تھے اور دوسرے مسلمان بھی ایسا ہی کرتے تھے۔ (صحیح البخاری کتاب الاضاحی باب اضحیۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بکبشین اقرنین ویذکر سمینین) تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بھی جانوروں کی قربانی کے لئے خاص اہتمام فرماتے تھے اور اکثر اوقات خود ہی ذبح بھی فرمایا کرتے تھے اور اچھے جانور تلاش کرتے تھے۔

بہرحال ہر طبقہ جو یا دکھاوے کی طرف یا قربانی کی روح سے بالکل نا آشنا ہے، ہر دو کو اس بات کا خیال رکھنا چاہئے کہ قربانی اللہ تعالیٰ کی خاطر کرنی ہے۔ اللہ تعالیٰ تمہاری توفیقوں کو بھی جانتا ہے اور تمہارے بہانوں کی حقیقت کو بھی جانتا ہے۔ اس کو کبھی دھوکا نہیں دیا جا سکتا۔ جیسا کہ مَیں نے کہا ہر طرح کا یہ طبقہ جو افراط کرنے والا ہو یا تفریط کرنے والا، ان کو اللہ تعالیٰ کے اس ارشاد کو ہمیشہ سامنے رکھنا چاہئے جو آیت مَیں نے ابھی تلاوت کی ہے۔

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ اس کا ترجمہ یہ ہے کہ ہرگز اللہ تک نہ ان کے گوشت پہنچیں گے اور نہ ان کے خون۔ لیکن تمہارا تقویٰ اس تک پہنچے گا۔ اسی طرح اُس نے تمہارے لئے انہیں مسخر کر دیا ہے تا کہ تم اللہ کی بڑائی بیان کرو اس بنا پر کہ جو اس نے تمہیں ہدایت عطا کی اور احسان کرنے والوں کو خوشخبری دے دے۔

یعنی اگر تم اس لئے بڑھ بڑھ کر قیمتی جانور خرید رہے ہو کہ دنیا کو دکھاؤ کہ تم نے کتنی قیمتی قربانی کی ہے۔ تمہارے امیر ہونے کا لوگوں پر اثر پڑے تو یاد رکھو اللہ تعالیٰ تمہاری اس قربانی کی ذرہ بھر بھی پرواہ نہیں کرتا۔ تمہارے اس قیمتی اور پلے ہوئے یا موٹے تازے صحتمند جانور کی جو بظاہر قربانی کے تمام تقاضے بھی بڑے اعلیٰ طریقے پر پورے کرتا ہے، اس کی اللہ تعالیٰ کے نزدیک کوئی بھی وقعت نہیں ہے۔ کیونکہ یہ قربانی کی روح کے تقاضے پورے نہیں کرتا کیونکہ اس میں تقویٰ شامل نہیں ہے۔ اس میں دنیاداری کی، نفس کی ملونی شامل ہوگئی ہے۔ اللہ تعالیٰ تو کھانے پینے سے آزاد ہے اُس کو اِس سے کیا غرض کہ تمہارے جانور کا گوشت کتنا ہے۔ اُس کو اس سے کیا کہ تم نے ایک صحتمند جانور کا خون بہایا ہے۔ اُس کو اِس سے کیا غرض کہ تم نے کتنے ہزار کی رقم خرچ کر کے جانور خریدا ہے۔

پھر بہانے بنا کر جو قربانی کے تقاضے نہ پورے کرنے والے جانور ذبح کرتے ہیں وہ دنیا کو تو دکھا سکتے ہیں کہ ہم نے قربانی کی۔ بعض ایسے بھی ہیں جو چھپ کے ذبح ہو رہے ہوتے ہیں۔ جو چھوٹے جانور ذبح کرتے ہیں جو اس قابل نہیں ہوتے۔ صرف گوشت نظر آتا ہے جانور نہیں دکھاتے۔ وہ دنیا کو تو دکھا سکتے ہیں کہ ہم نے قربانی کی ہے اور ہم نے ہمسایوں میں گوشت بھی تقسیم کیا ہے۔ لیکن اللہ تعالیٰ جو انسان کی پاتال تک سے واقف ہے، جو اس کا اندرونہ جانتا ہے، جو دلوں کا حال جانتا ہے وہ کہے گا کہ تم نے قربانی، قربانی کے جذبے سے نہیں کی بلکہ تم نے دنیا سے ڈر کر ایک جانور ذبح کیا ہے۔ ایک بکرا یا بھیڑ ذبح کی ہے کہ دنیا کیا کہے گی کہ ایک چھوٹا سا جانور ذبح نہیں کر سکا۔ تو یہ قربانی تمہیں لوگوں کی باتوں یا ان کے اشاروں سے تو شاید بچا لے لیکن خدا تعالیٰ جو تمہارے اندر تقویٰ قائم کرنے کے لئے تم سے قربانی مانگتا ہے وہ مقصد تم حاصل نہیں کر سکو گے۔ تو یہ گوشت اور خون جو تم نے جانور کو ذبح کر کے حاصل کیا ہے اور بہایا ہے اگر یہ تقویٰ سے خالی ہے، اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کے مقصد سے خالی ہے تو اللہ تعالیٰ کو تو ان مادی چیزوں سے کوئی سروکار نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ تو یہ ظاہری قربانی کر کے قربانی کی روح تم میں پیدا کرنا چاہتا ہے۔ جب تم جانوروں کو ذبح کرو تو تمہیں یہ احساس ہو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنا ایک حکم پورا کروانے کے لئے اس جانور کو میرے قبضہ میں کیا ہے اور مَیں نے اس کی گردن پر چھری پھیری ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی سنّت پر عمل کرنے کی توفیق دی ہے۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے توفیق دی کہ مَیں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنّت کی پیروی کی اور اس جانور کو ذبح کیا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے توفیق دی کہ مَیں اس کے حکم پر عمل کرنے والا ہوا، اس قابل ہوا کہ اس پر عمل کر سکوں۔ اس نے مجھے توفیق دی کہ مَیں اس کی رضا حاصل کرنے کی کوشش کرنے والوں میں شامل ہوا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ جب اس نیّت سے قربانی کر رہے ہو گے، تقویٰ کی راہوں پر چلتے ہوئے قربانی کرو گے تو یہ قربانی مجھ تک پہنچے گی۔ تو جیسا کہ مَیں نے کہا یہ روح ہے جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ کے حضور قربانیاں پیش ہونی چاہئیں۔

اس کا فلسفہ بیان کرتے ہوئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

''خدا تعالیٰ نے شریعت اسلام میں بہت سے ضروری احکام کے لئے نمونے قائم کئے ہیں۔ چنانچہ انسان کو یہ حکم ہے کہ وہ اپنی تمام قوتوں کے ساتھ اور اپنے تمام وجود کے ساتھ خدا تعالیٰ کی راہ میں قربان ہو۔ پس ظاہری قربانیاں اسی حالت کے لئے نمونہ ٹھہرائی گئی ہیں۔ لیکن اصل غرض یہی قربانی ہے جیسا کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہی لَنْ يَّنَالَ اللهَ لُحُوْمُهَا وَلَا دِمَآؤُهَا وَلٰكِنْ يَّنَالُهُ التَّقْوٰى مِنْكُمْ (الحج:38) یعنی خدا کو تمہاری قربانیوں کا گوشت نہیں پہنچتا اور نہ خون پہنچتا ہے۔ مگر تمہاری تقویٰ اس کو پہنچتی ہے۔ یعنی اس سے اتنا ڈرو کہ گویا اس کی راہ میں مر ہی جاؤ اور جیسے تم اپنے ہاتھ سے قربانیاں ذبح کرتے ہو اسی طرح تم بھی خدا کی راہ میں ذبح ہو جاؤ۔ جب کوئی تقویٰ اس درجہ سے کم ہے تو ابھی وہ ناقص ہے۔ (چشمۂ معرفت روحانی خزائن جلد 23 صفحہ 99 حاشیہ)

تو یہ تقویٰ کا وہ معیار ہے جس کے ساتھ جانوروں کی قربانیاں اللہ تعالیٰ کے حضور پیش ہونی چاہئیں۔ اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے کا یہ مقام ہے جس کے ساتھ تمہیں اپنی قربانیاں پیش کرنی چاہئیں۔ جس طرح یہ ادنیٰ جانور تمہاری چھری کے نیچے آ کر تمہاری خاطر اپنی قربانی پیش کر رہا ہے اس طرح تمہیں بھی اپنے ذہن میں یہ بات رکھنی چاہئے کہ اگر کبھی زندگی میں مجھے بھی اللہ تعالیٰ کی خاطر قربان ہونے کی ضرورت پڑی تو مَیں اس بات کے لئے تیار ہوں۔ یہ ذہن میں ہونا چاہئے کہ یہ قربانی اس قربانی کی یاد میں ہے جب باپ نے بیٹے کو قربان کرنے کے لئے اور بیٹے نے اپنے آپ کو قربان کرنے کے لئے پیش کیا تھا۔ جب باپ بیٹا چھری پھیرنے اور گردن پر چھری پھروانے کے لئے تیار ہو گئے تھے۔ جب اس جذبے سے قربانی کر رہے ہو گے تو یہ وہ تقویٰ کا معیار ہے جس کے مطابق کی گئی قربانیوں کو اللہ تعالیٰ قبول فرماتا ہے۔ اصل تقویٰ کیا ہے؟ اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرنا اور یہی چیز اس بات کی بھی یاد دلاتی ہے۔ اس طرف بھی توجہ پیدا کرتی ہے کہ ہمیں ہر وقت اللہ تعالیٰ کے جتنے بھی احکام ہیں ان پر عمل کرنے کے لئے بھی کوشش کرتے رہنا چاہئے۔

اس عظیم قربانی کی مثال نے اللہ تعالیٰ پر ایمان لانے والوں کو یہ نمونہ بھی دے دیا ہے کہ موت تو ایک دن آنی ہے۔ اعلیٰ مقاصد کے حصول کے لئے زندگی کی کوئی قیمت نہیں۔ اُس زندگی کا کوئی فائدہ نہیں جو ایمان کھونے سے حاصل ہو اور اعلیٰ قربانی کا نمونہ دکھانے کے لئے تیار ہونے والے باپ بیٹا کی یہ مثال ہمیں دکھاتی ہے کہ کس طرح پیار کی نظر سے اللہ تعالیٰ نے دیکھا۔ یہ بھی مذہبی تاریخ کی ایک عظیم مثال ہے۔ اس اطاعت اور صبر اور نیکی اور قربانی کے لئے تیار ہونے کی وجہ سے جبکہ گردن پر چھری پھرنے والی تھی اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ رُک جاؤ،

چھری نہیں پھیرنی۔ مَیں نے تو تمہاری اطاعت اور قربانی کے لئے پیش کرنے اور تقویٰ کے معیار دیکھنے تھے۔ میں تو یہ دیکھنا چاہتا تھا کہ کس حد تک اطاعت ہے۔ تم اس امتحان میں پورے اترے ہو۔ اب اس کی کوئی ضرورت نہیں۔ تمہارے سے اب میں نے بڑی قربانی لینی ہے جس کا ذکر رہتی دنیا تک رہے گا۔ جیسا کہ ایک اور جگہ فرمایا فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ قَالَ يٰبُنَيَّ اِنِّيْٓ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْٓ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى ۔ قَالَ يٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ ۔ سَتَجِدُنِيْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ ۔ فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ ۔ وَنَادَيْنٰهُ اَنْ يّٰٓاِبْرٰهِيْمُ ۔ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّءْيَا ۔ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۔ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِيْنُ ۔ وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيْمٍ ۔ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْاٰخِرِيْنَ (الصّٰفّٰت:103-109) اس کا ترجمہ یہ ہے کہ پس جب وہ اس کے ساتھ دوڑنے پھرنے کی عمر کو پہنچا۔ اس نے کہا اے میرے پیارے بیٹے! یقیناً میں سوتے میں دیکھا کرتا ہوں، خواب میں دیکھتا ہوں کہ میں تجھے ذبح کر رہا ہوں۔ پس غور کر تیری کیا رائے ہے۔ اس نے کہا اے میرے باپ! وہی کر جو حکم دیا جاتا ہے۔ یقیناً اگر اللہ چاہے گا تو مجھے صبر کرنے والوں میں سے پائے گا۔ پس جب وہ دونوں رضامند ہو گئے اور اس نے اسے پیشانی کے بل لٹا دیا تب ہم نے اسے پکارا کہ اے ابراہیم! یقیناً تُو اپنی رؤیا پوری کر چکا ہے۔ یقیناً اسی طرح ہم نیکی کرنے والوں کو جزا دیا کرتے ہیں۔ یقیناً یہ ایک بہت کھلی کھلی آزمائش تھی اور ہم نے ایک ذبحِ عظیم کے بدلے اسے بچا لیا۔ اور ہم نے بعد میں آنے والوں میں اس کا ذکرِ خیر باقی رکھا۔

وہ بڑے کام، وہ بڑی قربانی کیا تھی جس کی خاطر یہ بچایا گیا تھا۔ وہ ایک تو بے آب و گیاہ جنگل میں، بیابان جنگل میں ماں بیٹے کے مستقل رہنے کی قربانی تھی۔ جب حضرت ابراہیمؑ، حضرت ہاجرہؑ اور حضرت اسماعیلؑ کو چھوڑ کر گئے یا جا رہے تھے تو حضرت ہاجرہؑ نے پوچھا کہ چھوڑ کر کہاں جا رہے ہیں؟ بیوی کا بھی ایمان کمال کا تھا، کہا کہ اگر خدا کے حکم سے چھوڑ کر جا رہے ہیں تو خدا کی قسم خدا ہمیں کبھی ضائع نہیں کرے گا۔ وہ اپنی خاطر کی گئی قربانیوں کو کبھی ضائع نہیں کرتا۔ پھر دیکھیں خدا تعالیٰ نے انہیں کتنا پھل لگایا۔ نہ صرف وہی جنگل ایک شہر بن گیا بلکہ ان کی نسل میں سے بھی ایسا نبی مبعوث فرمایا جو خاتم الانبیاء کہلایا۔ جس کو خدا نے خود آخری نبی کہا۔ آپ کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ نے شریعت کو کامل کیا اور اعلان کیا کہ یہی آخری شرعی نبی ہے اور اس کے بعد کوئی شرعی نبی نہیں آئے گا، نہ آ سکتا ہے۔ یہ میرا پیارا نبی ہے، اتنا پیارا ہے کہ فرمایا اگر اس کو پیدا نہ کرتا تو زمین و آسمان پیدا نہ کرتا۔

اس نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خود بھی قربانی کے وہ اعلیٰ معیار قائم کئے جن کی مثال نہیں ملتی۔ جو مثال ذبح ہونے کے لئے تیار ہونے کی، اللہ تعالیٰ کی خاطر قربانی کے لئے تیار ہونے کی حضرت اسماعیل علیہ السلام نے قائم کی تھی ویسی کئی مثالیں ہر روز، ہر دن چڑھنے کے ساتھ قائم ہونے لگیں۔ اور پھر صرف خود ہی یہ مثالیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے قائم نہیں کیں بلکہ صحابہ کو بھی قوت قدسی کے زیر اثر ایسے اعلیٰ قربانی کے معیار قائم کرنے والا بنایا کہ جنہیں دیکھ کر حیرت ہوتی ہے کہ کیا چیز تھے وہ لوگ!

اللہ تعالیٰ نے حضرت اسماعیل علیہ السلام کو ذبح ہونے سے اس لئے بچایا تھا کہ آئندہ ذبح ہونے کی، قربان ہونے کی اَور بیشمار مثالیں ان کی نسل میں سے، ان کے ماننے والوں میں سے قائم ہوں۔ جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں قائم ہوئیں۔ شیطان اور اس کے چیلوں کو پتہ چلے کہ خدا پر ایمان رکھنے والے اس کی خاطر قربانی کرتے ہوئے کس طرح گردنیں کٹواتے ہیں اور کس طرح اپنا خون بہاتے ہیں۔ اور پھر ان قربانیوں کے کچھ نمونے آخرین کے زمانے میں بھی نظر آتے ہیں جنہوں نے پہلوں سے ملنا تھا۔ اللہ تعالیٰ کے وعدے کے مطابق آخری زمانے نے بھی پہلے زمانے کے مشابہ ہونا تھا۔

اس حوالے سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام اس زمانے کی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے سے ملنے کی وضاحت کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ:

''یہ ہمارا زمانہ ہمارے اس مہینے سے مناسبت تام رکھتا ہے۔ کیونکہ یہ آخری زمانہ ہے اور یہ مہینہ بھی اسلام کے مہینے میں سے آخری ہے''۔ یعنی یہ مہینہ جو ذوالحجہ کا چل رہا ہے۔ ''اور دونوں ختم ہونے کے قریب ہیں۔ اس آخری مہینے میں بھی قربانیاں ہیں اور اس آخری زمانے میں بھی قربانیاں ہیں۔ اور فرق صرف اصل اور عکس کا ہے جو آئینہ میں پڑتا ہے۔ اور اس کا نمونہ زمانۂ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم میں گزر چکا ہے۔ اور اصل روح کی قربانی ہے اے دانشمندو!۔ اور بکروں کی قربانیاں روح کی قربانی کے لئے مثل سایوں اور آثار کے ہیں''۔ یعنی بکروں کی جو قربانیاں ہیں یہ اس روح کی قربانی کو دکھانے کے لئے ہیں۔ ''پس اس حقیقت کو سمجھ لو اور تم صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے بعد یہ حق رکھتے ہو اور اس بات کے اہل ہو کہ اس حقیقت کو سمجھو اور تم ان میں سے ایک آخری گروہ ہو جو خدا کے فضل اور رحمت سے اس کے ساتھ شامل کئے گئے ہو۔ اور زمانوں کا سلسلہ جناب الٰہی سے ہمارے زمانہ پر ختم ہو گیا ہے۔ جیسا کہ اسلام کے مہینے قربانی کے مہینہ پر ختم ہو گئے ہیں اور اس میں اہل رائے کے لئے ایک پوشیدہ اشارہ ہے''۔ جو سمجھنے والے ہیں ان کے لئے ایک اشارہ ہے۔ یہ زمانہ جو اب ختم ہو رہا ہے اس کو سمجھیں اور مانیں۔ فرمایا: ''اور مَیں ولایت کے سلسلہ کو ختم کرنے والا ہوں جیسا کہ ہمارے سیّد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نبوت کے سلسلہ کو ختم کرنے والے تھے۔ اور وہ خاتم الانبیاء ہیں اور مَیں خاتم الاولیاء ہوں۔ میرے بعد کوئی ولی نہیں مگر وہ جو مجھ سے ہو گا اور میرے عہد پر ہو گا۔ اور مَیں اپنے خدا کی طرف سے تمام تر قوت اور برکت اور عزت کے ساتھ بھیجا گیا ہوں۔ اور یہ میرا قدم ایک ایسے منارہ پر ہے جو اس پر ہر ایک بلندی ختم کی گئی ہے۔ پس خدا سے ڈرو اے جوانمردو! اور مجھے پہچانو اور نافرمانی مت کرو۔ اور نافرمانی پر مت مرو''۔

(ترجمہ خطبہ الہامیہ۔ روحانی خزائن جلد 16 صفحہ 67 تا 70)

الحمدللہ کہ ہم نے اس زمانے کو پہچانا اور خاتم الانبیاءؐ کی پیشگوئی اور حکم کے مطابق خاتم الاولیاءؑ پر بھی ایمان لائے۔ یہ اللہ کا احسان ہے کہ اس پاک جماعت میں شامل ہونے کے بعد ہمیں بھی ان قربانیوں کے عکس نظر آتے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں ہوئیں۔ اس زمانے میں بھی وہ مثالیں ملتی ہیں جب بچوں کے ہاتھوں سے روٹی چھینی گئی۔ جب عورتوں کو بیوہ اور بچوں کو یتیم کیا گیا۔ اذیّتیں دے کر باپ بیٹے کو ایک دوسرے کے سامنے قتل کیا گیا۔ اپنے مقصد حاصل کرنے کے لئے اغوا کر کے جماعت کے مفاد کے خلاف کام لینے کی کوشش کی گئی۔ لیکن اِن قربانیوں کے پُتلوں نے اپنی جانیں دے دیں لیکن اپنی وفا پر، اپنی قربانیوں کے معیار پر آنچ نہ آنے دی۔ اور جو سب سے بڑی قربانی ہوئی، جو اِس دَور کی ایک مثال ہے ہمیں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وقت میں نظر آتی ہے، اُس وقت قائم کی گئی جب ایک بزرگ شہزادے کو بڑی بھاری زنجیروں میں جکڑ کر اندھیری کوٹھڑی میں بند کر کے مستقل یہ زور دیا جاتا رہا کہ مسیح موعود کا انکار کر۔ لیکن اس ایمان اور تقویٰ سے بھرے ہوئے دل کا یہی جواب ہوتا تھا کہ زندگی وہی ہے جو خدا کی خاطر گزرے۔ زندگی وہی ہے جو اللہ تعالیٰ کا نام بلند کرتے ہوئے اس کے حکموں پر عمل کرتے ہوئے گزرے۔ آج اللہ تعالیٰ کے حکموں پر عمل کرتے ہوئے مَیں نے آخرین کی جماعت کو اختیار کیا ہے۔ مسیح موعود کو مانا ہے جس کے ماننے کا اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے تاکیدی حکم دیا تھا۔ اس مسیح موعود کو مانا ہے جس نے بعد میں آنے والوں کو پہلوں سے ملانا تھا۔ کیا مَیں اللہ تعالیٰ کے حکم سے پھر جاؤں؟ ایک کیا ہزار جانیں بھی جائیں تو پروا نہیں ہے۔ پھر آدھا زمین میں گاڑ کر بھی یہی رَٹ لگائی کہ اب بھی انکار کر دو، اب بھی انکار کر دو، مان جاؤ تو جان بچ جائے گی۔ لیکن ہر دفعہ دشمن نے یہی جواب سنا کہ اس قربانی سے ہی تو مَیں نے اللہ تعالیٰ کا قرب پانا ہے اور یہی میری زندگی کا مقصد ہے۔ تو یہ ہے قربانی کی عید منانے کا طریق کہ ان قربانیوں کو یاد کیا جائے جنہوں نے آج دنیا کے کونے کونے میں احمدیت کو پھیلا دیا ہے۔ پس شہدائے احمدیت اور ان کے بچوں کو بھی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ اسیرانِ راہ مولیٰ کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ دوسرے قربانی کرنے والوں کو بھی اپنی دعاؤں میں یاد رکھیں۔ آج ہر احمدی کی دعائیں اور قربانیاں، جماعت کے لئے قربانیاں دینے والوں کے لئے دعاؤں میں بدل جائیں۔ ان قربانیوں کی یاد دلانے والی بن جائیں جو اِن لوگوں نے جماعت کی خاطر دیں۔ قوم کے لئے قربانیاں کرنے والوں کی یادیں اگر قائم رہیں تو یہی ہیں جو قوم میں قربانیوں کے جذبے کو زندہ رکھتی ہیں اور اس کو ترقی کی منازل کی طرف لے جاتی ہیں۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے۔ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے جماعت کو بے شمار ترقیات سے جلد سے جلد نوازے۔

آج جمعہ بھی ہے۔ جمعہ کے لئے اعلان ہے آج جمعہ نہیں ہو گا۔ صرف نماز ظہر ادا کی جائے گی انشاء اللہ۔ وہ لوگ اپنی اپنی جگہوں پر پڑھ سکتے ہیں۔ اس کے بعد اب مَیں سب کو عید مبارک کہتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ سب کو ہمیشہ زندگیوں کی تمام خوشیوں سے نوازے اور اپنی راہوں پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین۔

حضور انور نے خطبہ ثانیہ کے دوران بیت الفتوح میں موجود حاضرین کو مخاطب کر کے فرمایا: مَیں نے آپ کو جو عید مبارک دی ہے اس سے دوسرے ممالک یہ نہ سمجھیں کہ صرف آپ کو ہی دی ہے۔ تمام دنیا کے احمدیوں کو عید مبارک۔

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل، مورخہ 8رجنوری 2016)

......☆......☆......☆......

کلام الامام

''جب تک مسلمان قرآن شریف کے پورے متبع
اور پابند نہیں ہوتے وہ کسی قسم کی ترقی نہیں کر سکتے۔''

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 379)

طالب دُعا: قریشی محمد عبداللہ تیاپوری مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین۔ صدر و امیر ضلع جماعت احمدیہ گلبرگہ، کرناٹک

کلام الامام

''ہر ایک امت اس وقت تک قائم رہتی ہے
جب تک اس میں توجہ الی اللہ قائم رہتی ہے۔''

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 292)

طالب دُعا: الٰہ دین فیملیز، انکے بیرون ممالک کے عزیز رشتہ دار و دوست نیز مرحومین کرام

کلام الامام

''اسلام حقیقی معرفت عطا کرتا ہے
جس سے انسان کی گناہ آلود زندگی پر موت آجاتی ہے۔''

(ملفوظات جلد 4، صفحہ 344)

طالب دُعا: طالب دُعا: سکینہ الٰہ دین صاحبہ، اہلیہ مکرم سلطان محمد الدین صاحب آف سکندرآباد

نماز جنازہ حاضر وغائب

سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 2؍جنوری 2016 بروز ہفتہ بوقت صبح 10 بجے مسجد فضل لندن کے باہر تشریف لاکر درج ذیل مرحومین کی نماز جنازہ حاضر وغائب پڑھائی۔

نماز جنازہ حاضر

☆مکرم بشیر احمد ملک صاحب (ابن مکرم نذیر احمد ملک صاحب مرحوم آف ڈسکہ، حال یوکے)

29؍دسمبر 2015 کو طویل علالت کے بعد وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ قادیان میں پیدا ہوئے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صحابیہ حضرت اماں رکھی صاحبہؓ کے پوتے تھے۔ بچپن سے ہی صوم وصلوٰۃ کے پابند، ملنسار، بہت شریف النفس، مخلص اور محبت کرنے والے انسان تھے۔ خلافت سے عقیدت اور محبت کا تعلق تھا۔ آپ کو پاکستان میں مقامی سطح پر بطور زعیم انصار اللہ خدمت کی توفیق ملی، پسماندگان میں اہلیہ کے علاوہ دو بیٹیاں اور چھ بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

نماز جنازہ غائب

(1) مکرم الحاج غلام نبی ناظر صاحب
(آف یاری پورہ کشمیر، بھارت)

5؍دسمبر 2015 کو 80 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ کشمیری اور اردو زبان کے منجھے ہوئے شاعر ادیب، محقق، نقاد اور مترجم تھے۔ آپ نے قرآن کریم کا بامحاورہ کشمیری ترجمہ اور منتخب احادیث اور منتخب اقتباسات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا بھی کشمیری زبان میں ترجمہ کیا ہے جو جماعت کی طرف سے شائع ہوا۔ آپ نے اردو اور کشمیری زبان میں شاعری کے علاوہ مختلف موضوعات پر قریباً 45 کتب بھی تحریر کیں۔ اس کے علاوہ مرحوم کی اردو شاعری کی کتاب ''پیام احمدی'' جماعت نے شائع کی۔ اور احمدیت کے متعلق کشمیری شاعری پر مشتمل ایک اور کتاب اشاعت کیلئے تیار ہے۔ مرحوم کا خلافت سے غیر معمولی وفا اور محبت کا تعلق تھا۔ مرحوم صوم وصلوٰۃ اور تہجد کے پابند، بہت ہی نیک اور مخلص انسان تھے۔ آپ کو مقامی جماعت میں کئی اہم عہدوں پر خدمت کی توفیق ملی۔ آپ جماعت میں شاعر کشمیر اور شاعر احمدیت کے نام سے جانے جاتے تھے۔

(2) مکرم عبد الرشید منہاس صاحب (ابن مکرم چوہدری عبد الحق صاحب مرحوم، دار الیمن، ربوہ)

11؍دسمبر 2015 کو 83 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت چوہدری مہر دین صاحب صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے نواسے تھے۔ آپ نے دفتر وصیت اور نظارت اصلاح وارشاد مقامی میں خدمت کی توفیق پائی۔ صوم وصلوٰۃ کے پابند، تہجد گزار، اچھے اخلاق کے مالک، بہت نیک، سلسلہ کے فدائی اور خلافت سے گہری محبت رکھنے والے مخلص انسان تھے۔ چندہ جات میں باقاعدہ اور ہر مالی تحریک پر حسب توفیق لبیک کہتے تھے۔ مرحوم موصی تھے۔ پسماندگان میں چار بیٹیاں اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔ آپ کے ایک پوتے مکرم عبد الخبیر رضوان صاحب مربی سلسلہ آجکل دفتر پرائیویٹ سیکرٹری لندن میں خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔

(3) مکرمہ مریم بھنو صاحبہ (اہلیہ مکرم احمد یداللہ بھنو صاحب سابق مبلغ سلسلہ فرانس وماریشس)

10؍دسمبر 2015 کو مختصر علالت کے بعد 95 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کے والد ماریشس کے ابتدائی احمدیوں میں سے تھے۔ آپ کو صدر لجنہ اماء اللہ ماریشس کے علاوہ دیگر مختلف حیثیتوں سے خدمت بجالانے کی توفیق ملی۔ آپ کو حج بیت اللہ کے علاوہ قادیان اور ربوہ کی زیارت کی بھی توفیق ملی، 1992 میں اپنے شوہر کی وفات کے بعد تمام عرصہ نہایت صبر وشکر سے گزارا۔ سلسلہ کی فدائی خاتون تھیں۔ خلافت سے نہایت محبت اور عقیدت کا تعلق تھا۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم ڈاکٹر فضل محمود بھنو صاحب واگاڈوگو (برکینا فاسو) میں انچارج احمدیہ کلینک کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔

(4) مکرمہ سیدہ رخسانہ وسیم صاحبہ
(اہلیہ مکرم سید وسیم احمد شاہ صاحب آف لاہور)

23؍اکتوبر 2015 کو جرمنی میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نمازوں کی پابند، باقاعدگی سے تلاوت قرآن کریم کرنے والی، شریف النفس م شفیق، مخلص اور نیک خاتون تھیں۔ وفات سے قبل اپنی بیٹی کی شادی کے سلسلہ میں جرمنی گئی تھیں کہ خدا تعالیٰ کی تقدیر غالب آئی اور وہاں بیمار ہوکر وفات پاگئیں۔ آپ کے ایک بیٹے مکرم سید رحمن شاہ رخ صاحب مربی سلسلہ ہیں جو آجکل سنت نگر لاہور میں خدمت کی توفیق پارہے ہیں۔

(5) مکرمہ مبارکہ سلطانہ شاہد صاحبہ
(اہلیہ مکرم میاں شاہد صاحب، مسقط عمان)

11؍نومبر 2015 کو 63 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ حضرت حافظ نبی بخش صاحبؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی پڑ نواسی تھیں۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، کم گو، غریبوں اور مسکینوں کا خیال رکھنے والی نیک اور مخلص خاتون تھیں۔ خلافت سے عشق کی حد تک پیار تھا۔ بہت خدمت گزار، مہمان نواز اور مالی قربانیوں میں پیش پیش رہتی تھیں۔ اللہ تعالیٰ پر کامل توکل اور بھروسہ تھا۔ مرحومہ 1/9 حصہ کی موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں میاں کے علاوہ ایک بیٹی اور ایک بیٹا یادگار چھوڑے ہیں۔

(6) مکرم محمد عبد اللہ صاحب
(ابن مکرم حاجی صالح محمد صاحب، چک منگلا)

15؍دسمبر 2015 کو 89 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ کے ہاتھ پر 1955 میں بیعت کی۔ بیعت کرنے کے بعد آپ نے کثرت سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کا مطالعہ کیا تاکہ دوسروں کو بھی پیغام حق پہنچاسکیں۔ آپ نے چک منگلا کے صدر جماعت کی حیثیت سے خدمت کی توفیق پائی۔ چک منگلا کی جماعت قائم ہوتے ہی آپ نے یہ ذمہ داری سنبھالی اور پھر تا حیات اس کو کامل وفا اور اخلاص کے ساتھ نبھایا۔ پنجوقتہ نماز باجماعت کے پابند، تہجد گزار، دعا گو اور خلافت کی طرف سے ہونے والی تحریک پر لبیک کہنے والے بہت مخلص اور باوفا انسان تھے۔ آپ کو مقامی مسجد کی توسیع کروانے کی بھی توفیق ملی، آپ کی زبان میں بہت اثر تھا۔ بہت پیار اور سادہ انداز میں نصیحت کیا کرتے تھے۔ چندوں کی ادائیگی کو ہمیشہ اولیت دیتے۔ جماعت کیلئے بہت غیرت رکھتے تھے۔ تبلیغ کا بہت شوق تھا۔ مہمان نوازی آپ کا ایک نمایاں وصف تھا۔ خلافت کے ساتھ والہانہ عشق کا تعلق تھا۔ MTA سے استفادہ کیلئے جماعت میں بھرپورا نتظام کروایا۔ مرحوم موصی تھے۔ آپ محترم محمد اسلم شاد منگلا صاحب مرحوم (پرائیویٹ سیکرٹری ربوہ) کے بڑے بھائی تھے۔

(7) مکرمہ منورہ سلطانہ صاحبہ
(اہلیہ مکرم چوہدری منور احمد صاحب مرحوم، لاہور)

30؍نومبر 2015 کو 73 سال کی عمر میں وفات پاگئیں۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ ایسٹ افریقہ سے بیعت کرنے والے ابتدائی احمدی مکرم سید عبد الغنی شریف صاحب کی بیٹی تھیں۔ آپ کی والدہ نے 1905 میں قادیان جاکر بیعت کی سعادت پائی۔ آپ کو سرگودھا شہر کی صدر لجنہ کی حیثیت سے خدمت کی توفیق ملی۔ مرحومہ صوم وصلوٰۃ کی پابند، بہت دعا گو، خلافت کے ساتھ بے انتہا محبت کرنے والی، نظام جماعت کی اطاعت گزار، چندہ جات میں باقاعدہ اور بڑی مخلص نیک خاتون تھیں۔ مرحومہ موصیہ تھیں۔ پسماندگان میں دو بیٹیاں اور دو بیٹے یادگار چھوڑے ہیں۔

(8) مکرم صوفی غلام رسول صاحب (بیت الحمد، ربوہ)

گزشتہ دنوں بقضائے الٰہی وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ آپ کو اپنے محلہ میں سیکرٹری دعوت الی اللہ کے طور پر خدمت کا موقعہ ملا۔ پنجوقتہ نمازوں کے پابند، چندوں میں باقاعدہ، دینی علم رکھنے والے، مخلص اور باوفا انسان تھے۔ خلافت کے ساتھ انتہائی عقیدت اور وفا کا تعلق تھا۔

(9) عزیزم طلحہ جاوید خان (ابن مکرم شاہد جاوید خان صاحب، ڈیریانوالہ ضلع نارووال، پاکستان)

27؍نومبر 2015 کو حصول علم کیلئے اپنے گاؤں سے نارووال شہر جاتے ہوئے ایک حادثہ کے نتیجہ میں 14 سال کی عمر میں وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ عزیزم کلاس نہم کا ہونہار طالبعلم تھا اور جماعتی کاموں اور پروگراموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیتا تھا۔ اپنے سکول میں تعلیمی لحاظ سے پوزیشن حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ ورزشی مقابلہ جات میں بھی انعامات حاصل کیا کرتا تھا۔

اللہ تعالیٰ تمام مرحومین سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور انہیں اپنی رضا کی جنتوں میں جگہ دے۔ اللہ تعالیٰ ان کے لواحقین کو صبر کرنے اور ان کی خوبیوں کو زندہ رکھنے کی توفیق دے۔ آمین

......☆......☆......☆......

خطبہ نکاح
اور حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی اہم نصائح

سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے 18؍جون 2013ء بروز منگل مسجد فضل لندن میں درج ذیل نکاح کا اعلان فرمایا۔ تشہد وتعوذ اور مسنون آیات قرآنیہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

اس وقت میں جس نکاح کا اعلان کروں گا یہ عزیزہ رضوانہ اسلم بنت مکرم محمد اسلم صاحب لنگا یوکے کا ہے، جو عزیزم احسان نصیر ابن مکرم سفیر احمد قریشی صاحب کے ساتھ دس ہزار پاؤنڈ حق مہر پر طے پایا ہے۔

لڑکے کے والد بھی واقف زندگی ہیں اور ان کے دادا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کی کار چلایا کرتے تھے اور قریشی نذیر احمد صاحب ان کا نام تھا۔ بڑا پرانا خدمت گار خاندان ہے۔ جو رشتہ آج قائم ہو رہا ہے اللہ تعالیٰ ان کو بھی ایک تو اپنے رشتے نبھانے کا حق ادا کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ دوسرے آئندہ نسلوں کو بھی اپنے باپ دادا کی طرح جماعت اور خلافت سے اخلاص ووفا کا تعلق رکھنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ان الفاظ کے بعد اب میں نکاح کا اعلان کرتا ہوں۔

اعلان نکاح اور فریقین کے درمیان ایجاب وقبول کروانے کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اس رشتہ کے بابرکت ہونے کیلئے دعا کروائی اور فریقین کو شرف مصافحہ بخشتے ہوئے مبارکباد دی۔

مرتبہ: ظہیر احمد خان، مربی سلسلہ، شعبہ ریکارڈ، دفتر پی ایس لندن

وَسِّعْ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعودؑ
RAICHURI CONSTRUCTION
SPECIALIST IN BUILDING CONTRACTS
SINCE 1985
Office:
Plot No. 6 Durga Sadan Tarun Bharat Co.
Opp. HSG. SOC. Near Cigarette Factory
Chakala Andheri (East) Mumbai-400069
Tel 28258310, Mob. 9987652552
E-mail: raichuri.construction@gmail.com

جماعتی رپورٹیں

جماعت احمدیہ بنگلور کی جانب سے
قدوائی کینسر ہسپتال کے مریضوں کیلئے پچاس وہیل چیئرز کا عطیہ

۞ مورخہ 3 راکتوبر 2015 کو جماعت احمدیہ بنگلور کی جانب سے قدوائی کینسر ہسپتال کے مریضوں کو پچاس وہیل چیئرز کا عطیہ دیا گیا۔ جن کی کل قیمت -/2,50,000 روپے تھی۔ احباب جماعت نے بڑھ چڑھ کر اس مالی قربانی میں حصہ لیا۔ پروگرام کا آغاز ٹھیک 4 بجے قدوائی ہسپتال کے آڈی ٹوریم ہال میں مکرم مصدق احمد صاحب امیر جماعت احمدیہ بنگلور کی زیر صدارت ہوا۔ ہسپتال کے ڈائریکٹر جناب کے. بی. لنگے گوڑا صاحب اور شانتی نگر کے MLA مکرم این. اے. حارث صاحب بطور مہمان خصوصی شامل ہوئے۔ تلاوت قرآن کریم خاکسار نے کی اور مکرم مدثر احمد صاحب نے اس کا انگریزی ترجمہ پیش کیا۔ جس کے بعد قیام امن کے حوالے سے جماعتی خدمات اور حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی مختلف ممالک میں پیس کانفرنسز اور اس پر غیروں کے تاثرات کے متعلق ایک ڈاکیومنٹری دکھائی گئی۔ بعدازاں تقاریر کا سلسلہ شروع ہوا۔ قدوائی ہسپتال کے سینئر ڈاکٹر مکرم ابراہیم صاحب نے اپنی تقریر میں جماعت کے اس اقدام کو سراہا۔ مکرم بی. ایم. ناصر صاحب نے کنڑا زبان میں جماعت کا تعارف کرایا۔ مکرم کے. پی. لنگے گوڑا صاحب ڈائریکٹر قدوائی ہسپتال نے اپنی تقریر میں برملا اس بات کا اظہار کیا کہ جماعت احمدیہ ہمیشہ اس طرح کے خدمت انسانیت کے کام کرتی ہے۔ قبل ازیں بھی جماعت کی طرف سے مریضوں کیلئے Needles مہیا کی گئی تھیں۔ مکرم این. اے. حارث صاحب نے اپنی تقریر میں اس بات کا اظہار کیا کہ جماعت احمدیہ جو خدمت انسانیت کے کام کر رہی ہے یہی جنت کا راستہ ہے۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ پروگرام کا اختتام ہوا۔ بعدازاں مریضوں میں وہیل چیئرز تقسیم کی گئیں۔ اس موقعہ پر لجنہ اماء اللہ بنگلور کی جانب سے کینسر کے 3 سال سے 14 سال تک کے مریض بچوں میں گفٹ پیکٹ اور کھلونے تقسیم کئے گئے۔ اسی طرح مجلس انصار اللہ نے مریضوں کو پھل تقسیم کئے۔ ان جماعتی مساعی کی خبریں علاقائی اخبارات میں بھی شائع ہوئیں۔ اللہ تعالیٰ ہماری حقیر مساعی کو قبول فرمائے۔ (میر عبدالحمید، مبلغ سلسلہ بنگلور)

واقفین نو بنگلور کا تعلیمی و تربیتی سیمینار

۞ جماعت احمدیہ بنگلور میں مورخہ 8 رنومبر 2015 بروز اتوار صبح گیارہ بجے خاکسار کی زیر صدارت واقفین نو کا ایک تعلیمی و تربیتی سیمینار منعقد کیا گیا۔ تلاوت قرآن کریم مع ترجمہ عزیزم عدیل احمد ارسلان نے کی۔ نظم فیصل احمد نے پڑھی۔ بعدہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابعؒ کی واقفین نو کے متعلق بعض کلپس دکھائی گئیں۔ جن میں حضور نے واقفین کیلئے بعض ہدایات بیان فرمائی ہیں۔ بعدازاں مکرم مشتاق احمد نائک صاحب مربی سلسلہ نظارت تعلیم نے طلباء کیلئے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات پڑھ کر سنائیں۔ اس سیمینار کا دوسرا اجلاس امیر جماعت احمدیہ بنگلور کی زیر صدارت منعقد ہوا۔ تلاوت کے بعد واقفین نو بچوں نے ترانہ پیش کیا۔ اس کے بعد واقفین نو بچوں سے متعلق ایک ڈاکیومینٹری دکھائی گئی۔ بعدازاں مکرم نصر احمد غوری صاحب مربی سلسلہ شعبہ وقف نو بھارت نے واقفین نو کے متعلق حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی ہدایات بیان کیں۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ یہ سیمینار اختتام پذیر ہوا۔

۞ **تربیتی اجلاس:** مورخہ 22 رنومبر 2015 کو واقفین نو اور اطفال الاحمدیہ بنگلور کا ایک مشترکہ تربیتی اجلاس منعقد کیا گیا جس کی صدارت مکرم مولوی میر عبدالحمید صاحب مبلغ انچارج بنگلور نے کی۔ تلاوت قرآن کریم مکرم اعجاز احمد صاحب نے مع ترجمہ کی۔ عہد اطفال الاحمدیہ ناظم اطفال نے دہرایا۔ سید سائق احمد مجید نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ بعدازاں عزیزم زین موسیٰ رضی نے جھوٹ سے پرہیز اور سچائی پر قائم رہنے کے موضوع پر تقریر کی۔ اس موقع پر قائد مجلس خدام الاحمدیہ بنگلور نے بھی تقریر کی۔ آخر پر عزیزم نائب احمد نے ایک نظم پڑھ کر سنائی۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پزیر ہوا۔ دوران ماہ دو تعلیمی و تربیتی کلاسز کا بھی انعقاد کیا گیا جن میں اردو کے ساتھ ساتھ نصاب وقف نو بھی پڑھایا گیا۔

مجلس انصار اللہ بنگلور کی جانب سے تربیتی جلسے کا انعقاد

۞ مورخہ یکم نومبر 2015 کو مجلس انصار اللہ بنگلور کی جانب سے امیر جماعت احمدیہ بنگلور کی زیر صدارت ایک تربیتی جلسے کا انعقاد ہوا۔ تلاوت قرآن کریم مکرم محمود احمد سہگل نے مع ترجمہ کی۔ عہد مجلس انصار اللہ خاکسار نے پڑھا۔ مکرم بی. ایم. خلیل احمد صاحب نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ افتتاحی تقریر خاکسار نے کی۔ بعدازاں مکرم قریشی عبدالحکیم صاحب اور مکرم مولوی میر عبدالحمید شاہد صاحب مربی سلسلہ نے انصار کی ذمہ داریاں کے موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ دوران تقاریر مکرم شیخ آفتاب احمد صاحب نے ایک نظم خوش الحانی سے پڑھی۔ اس موقع پر دینی نصاب کا امتحان دینے والے انصار اراکین کو اسناد تقسیم کی گئیں۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ برخاست ہوا۔ (سید شارق مجید، سیکرٹری وقف نو و منتظم عمومی مجلس انصار اللہ بنگلور)

جماعت احمدیہ بنگلور کی طرف سے بُک اسٹال کا انعقاد

۞ مورخہ 19 راکتوبر تا 25 راکتوبر 2015 بنگلور شہر میں منعقد ہونے والے ایک بُک فیئر میں احمدیہ مسلم جماعت کی طرف سے بھی ایک بُک اسٹال لگایا گیا۔ شہر کے تعلیم یافتہ طبقہ نے بکثرت ہمارے اسٹال کا وزٹ کیا۔ مورخہ 23 راکتوبر 2015 کو عزت مآب جناب ایچ. ڈی دیوے گوڈا صاحب بھی تشریف لائے۔ موصوف کی خدمت میں لیف لیٹس اور جماعتی لٹریچر کا تحفہ پیش کیا گیا جسے موصوف نے خلوص دل کے ساتھ قبول کیا۔
(قریشی عبدالحکیم، بنگلور)

جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم

۞ جماعت احمدیہ جڑچرلہ میں مورخہ 8 رنومبر 2015 کو مکرم محمود احمد بابو صاحب امیر جماعت احمدیہ ضلع محبوب نگر کی زیر صدارت جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا۔ اس جلسہ میں مکرم سیٹھ محمد سہیل صاحب امیر جماعت احمدیہ حیدرآباد بطور مہمان خصوصی شامل ہوئے۔ تلاوت قرآن کریم مکرم محمد سعادت احمد صاحب قائد مجلس خدام الاحمدیہ جڑچلہ نے کی۔ نعت مکرم میر فاروق احمد صاحب زعیم انصار اللہ نے پڑھی۔ بعدازاں خاکسار، مکرم محمد کلیم خان صاحب اور مکرم سیٹھ محمد سہیل صاحب نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کے مختلف پہلوؤں پر تقریر کی۔ اس دوران مکرم میر اشتیاق احمد صاحب نے ایک نعت پڑھی۔ مکرم سید سرفراز حسین صاحب صدر جماعت نے شکریہ احباب پیش کیا۔ اس جلسہ میں حیدرآباد، محبوب نگر، چنٹہ کُنٹہ اور روڈمان کی جماعتوں سے بھی احباب جماعت نے شرکت کی۔ (ایچ. ناصر الدین، مبلغ سلسلہ جڑچلہ)

۞ جماعت احمدیہ شموگہ کرناٹک میں مورخہ 8 رنومبر 2015 کو احمدیہ مسجد میں جلسہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم منعقد کیا گیا۔ صبح 4:30 بجے احمدیہ مسجد میں باجماعت نماز تہجد ادا کی گئی۔ بعد دوپہر ٹھیک 4 بجے مکرم سید بشیر الدین محمود احمد صاحب صدر جماعت شموگہ کی زیر صدارت جلسہ کی کارروائی کا آغاز ہوا۔ تلاوت قرآن مجید اور نعت کے بعد آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم کی پاکیزہ سیرت کے موضوع پر 4 تقاریر ہوئیں۔ بعدازاں آٹھ سال سے کم عمر کے 3 بچوں کو قرآن کریم مکمل کرنے پر سرٹیفیکیٹ دیئے گئے۔ صدارتی خطاب اور دعا کے ساتھ جلسہ اختتام پذیر ہوا۔ اس جلسہ میں 300 افراد شامل ہوئے۔ (طارق احمد ادریس، مبلغ سلسلہ شموگہ، کرناٹک)

اعلان نکاح و تقریب شادی

مورخہ 9 رجنوری 2016 کو عزیزہ شائستہ نورین بنت مکرم ڈاکٹر عبدالماجد صاحب کا نکاح عزیز محمد سہیل احمد ابن مکرم محمد منیرالدین صاحب ساکن حیدرآباد کے ساتھ بعوض حق مہر ایک لاکھ اکاون ہزار روپے مکرم مولوی طیب احمد خان صاحب مبلغ سلسلہ حیدرآباد نے پڑھایا۔ نکاح کے معاً بعد رُخصتی عمل میں آئی جبکہ مورخہ 11 رجنوری کو دعوت ولیمہ کا اہتمام کیا گیا۔ عزیز محمد سہیل احمد صاحب خاکسار کا بھانجہ اور عزیزہ شائستہ نورین خاکسار کے بھانجہ ڈاکٹر عبدالماجد صاحب کی دُختر ہے۔ قارئین بدر سے اس رشتہ کے جانبین کیلئے ہر لحاظ سے بابرکت اور مثمر بثمرات حسنہ ہونے کیلئے دعا کی درخواست ہے۔ (محمد انعام غوری، ناظر اعلیٰ قادیان)

ارشادِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم
اَلصَّلٰوۃُ عِمَادُ الدِّیْن
(نماز دین کا ستون ہے)
طالب دُعا از: اراکین جماعت احمدیہ ممبئی

آٹوٹریڈرز
AUTO TRADERS
16 مینگو لین کلکتہ 70001
دکان: 2248-16522243-0794 , 2248-5222
رہائش:: 2237-0471, 2237-8468

مالک رام دی ہٹی مین بازار قادیان
Malik Ram Di Hatti, Main Bazar, Qadian
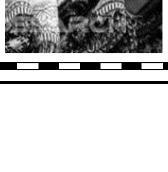
کمپنی کے اُونی، ریشمی بڑھیا کپڑے خریدنے کیلئے تشریف لائیں
098141-63952
نوٹ: پرانی دوکان بدل کر سامنے نئے شوروم میں چلی گئی ہے۔

www.intactconstructions.org
Intact Constructions
وَسِّعْ مَکَانَكَ
الہام حضرت مسیح موعودؑ
Mohammad. Janealam Shaikh
52 First Floor, Room 7, Zakria Masjid Street
Bhishti Mohalla, Mumbai-09
e-mail: intactconstructions@gmail.com
Mob. +91- 7738340717, 9819780273

وصـــایا منظوری سے قبل اس لیے شائع کی جاتی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو کسی وصیت پر کوئی اعتراض ہو تو وہ تاریخ اشاعت سے ایک ماہ کے اندر دفتر ہذا کو مطلع کرے۔ (سیکرٹری بہشتی مقبرہ قادیان)

مسل نمبر 7700: میں عائشہ فدا ایم کے بنت مکرم محمد کویا ایم کے صاحب قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 20 سال پیدائشی احمدی ساکن .Ayisha's, Kavvngal Paramba, Chilanka Rd ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 23 مارچ 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ کان کی بالی 4 گرام، چین 20 گرام، انگوٹھی 5 گرام، بریسلٹ 4 گرام۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ایم کے محمد کویا   الامۃ: عائشہ فدا ایم کے   گواہ: نور النساء۔ پی

مسل نمبر 7701: میں سرفراز احمد ایم ولد مکرم ایم رفیق احمد صاحب قوم احمدی مسلمان طالب علم عمر 16 سال پیدائشی احمدی ساکن mc house, Green park housing colony, Beypore ضلع Kozhikode صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 25؍ستمبر 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار 500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: ایم رفیق احمد   العبد: سرفراز احمد ایم   گواہ: حسینہ بی بی

مسل نمبر 7702: میں ملیحہ رفیق بنت مکرم ایم۔ رفیق احمد صاحب قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 19 سال پیدائشی احمدی ساکن ''وفا'' گرین پارک کالونی، Byepore ضلع کالیکٹ صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 20؍ستمبر 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: بالیاں 8 گرام، پائل 15 گرام، پنڈنٹ 4 گرام۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: جمیلہ رفیق   الامۃ: ملیحہ رفیق   گواہ: رفیق احمد

مسل نمبر 7703: میں Riswana Isfath.A بنت مکرم ابوبکر صاحب قوم احمدی مسلمان طالبہ علم عمر 18 سال پیدائشی احمدی ساکن کاواسیری، پالگھاٹ صوبہ کیرالہ، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 4؍دسمبر 2015 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ زیور طلائی: بالیاں 4 گرام۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/300 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: ایم۔ ابراہیم کٹّی   الامۃ: Riswana Isfath.A   گواہ: پی۔ اے۔ سلیمان

مسل نمبر 7704: میں محمد بشارت خان ولد مکرم محمد حلیم خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 27 سال پیدائشی احمدی موجودہ پتہ: قادیان، مستقل پتہ: سیمور، غازی پور، ضلع فتحپور، صوبہ یو۔ پی، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 21؍اپریل 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/5900 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: کے ناصر احمد   العبد: محمد بشارت خان   گواہ: اختر الدین خان

مسل نمبر 7705: میں کنیز فاطمہ زوجہ مکرم آصف اقبال صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ خانہ داری عمر 31 سال تاریخ بیعت 2005 موجودہ پتہ: احمدیہ مسلم مشن، 205 نیو پارک سٹریٹ، کولکاتا، مستقل پتہ: مجیدہ ویسٹ، برہمپور، مرشدہ آباد، بنگال، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 16؍نومبر 2014 وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ و غیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد مندرجہ ذیل ہے۔ حق مہر: -/3000 روپئے وصول شد زیور طلائی: 40 گرام 22 کریٹ۔ میرا گزارہ آمد از جیب خرچ ماہوار -/12500 روپے ہے۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتی رہوں گی اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: عبدالحمید کریم   الامۃ: کنیز فاطمہ   گواہ: ناصر احمد زاہد

مسل نمبر 7706: میں مبشر احمد خان ولد مکرم محمد ادریس خان صاحب قوم احمدی مسلمان پیشہ ملازمت عمر 40 سال پیدائشی احمدی ساکن 5/3 رائفل رینج روڈ، کولکاتا -19 صوبہ بنگال، بقائمی ہوش و حواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 6؍دسمبر 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت کوئی جائداد نہیں ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/17,800 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔ گواہ: کے۔ ناصر احمد   العبد: مبشر احمد خان   گواہ: عبدالحمید کریم

مسل نمبر 7707: میں ڈاکٹر فرحان احمد ولد مکرم نثار احمد صاحب قوم احمدی مسلمان عمر 35 سال پیدائشی احمدی موجودہ پتہ: مکان نمبر 2-5-29/17 راجندر نگر، حیدر آباد، مستقل پتہ: محبوب نگر، حیدر آباد، بقائمی ہوش وحواس بلا جبر واکراہ آج بتاریخ 22؍نومبر 2015 وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائداد منقولہ وغیر منقولہ کے 1/10 حصّہ کی مالک صدر انجمن احمدیہّ قادیان بھارت ہوگی۔ خاکسار کی اس وقت جائداد درج ذیل ہے: چنتہ کنٹہ میں ایک آبائی مکان جس کی تقسیم ابھی عمل میں نہیں آئی ہے۔ میرا گزارہ آمد از ملازمت ماہوار -/30,000 روپے ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ جائداد کی آمد پر حصّہ آمد بشرح چندہ عام 1/16 اور ماہوار آمد پر 1/10 حصّہ تا زیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ قادیان، بھارت کو ادا کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی بھی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور میری یہ وصیت اس پر بھی حاوی ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ کی جائے۔
گواہ: رشید احمد ریلوے   العبد: ڈاکٹر فرحان احمد   گواہ: محمد احسن غوری

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جمعہ کے دن اللہ کے گھر کے ہر دروازے پر فرشتے ہوتے ہیں۔ وہ خدا کے گھر میں پہلے آنے والوں کو پہلے لکھتے ہیں اور آنے والوں کی فہرست ترتیب وار تیار کرتے رہتے ہیں۔ یہاں تک کہ جب امام خطبہ شروع کرتا ہے تو وہ اپنا رجسٹر بند کر دیتے ہیں اور ذکر الٰہی سنتے ہیں۔ (صحیح بخاری کتاب الجمعہ باب الاستماع حدیث نمبر: 877)

طالب دعا: ایڈوکیٹ منور احمد خان، صدر جماعت احمدیہ پوری اُڈیشہ مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

حضرت حذیفہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اگر تم دیکھ لو کہ اللہ کا خلیفہ زمین پر موجود ہے تو اس سے وابستہ ہو جاؤ۔ اگرچہ تمہارا بدن تار تار کر دیا جائے اور تمہارا مال لُوٹ لیا جائے۔
(مسند احمد بن حنبل۔ حدیث نمبر 22333)

طالب دعا: ایڈوکیٹ آفتاب احمد تیاپوری مرحوم مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، حیدر آباد

مَصَالِحُ الْعَرَب

(عربوں میں تبلیغ احمدیت کے لئے حضرت اقدس مسیح موعود علیہ السلام اور خلفائے مسیح موعودؑ کی بشارات، گرانقدر مساعی اوران کے شیریں ثمرات کا ایمان افروز تذکرہ)

(محمد طاہر ندیم۔عربک ڈیسک یوکے)

مکرم عبدہ احمد شایع صاحب

مکرم عبدہ احمد شایع صاحب لکھتے ہیں:

میرا تعلق یمن سے ہے جہاں میری پیدائش 1977ء میں ہوئی اور مجھے اللہ تعالیٰ نے وسط 2013ء میں بیعت کرنے کی توفیق عطا فرمائی۔ جب مَیں نے بیعت کی تو مجھے دوستوں اور رشتہ داروں کی طرف سے طعنے دیئے گئے اور یہ کہا گیا کہ بیچارہ آدمی تو اچھا تھا لیکن راستہ بھٹک گیا۔ میں اس مختصر سی تحریر کے ذریعہ انہیں اور پوری دنیا کو بتا دینا چاہتا ہوں کہ میں نہ بھٹکا ہوں، نہ ہی گمراہ ہوا ہوں بلکہ مجھے وہ حق مل گیا ہے جس کی مجھے مدت سے تلاش تھی اور میں نے اس حقیقت کو پالیا ہے جس کے لئے ہر سعید فطرت جویاں ہے۔ میں خدائے ذوالجلال کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ میں سچ کہہ رہا ہوں اور اگر مجھے اس حق گوئی اور راست روی کے لئے اپنی جان بھی دینی پڑے تو یہ گھاٹے کا سودا نہیں ہے کیونکہ جب انسان اپنے خدا کو پہچان لیتا ہے تو پھر ساری دنیا کی قیمت اس کی نظر میں ایک تنکے کے برابر بھی نہیں رہتی۔

لہولہو خزاں پر بہار کا عنوان

میری اس کہانی کی حقیقی ابتدا ان ایام میں ہوئی جنہیں 'عرب سپرنگ' کا نام دیا گیا۔ میں بھی اپنے اہل وطن کی طرح ظلم وزیادتی کے شکار معاشرے کا فرد بن کر ملک کے حاکم طبقے سے شاکی تھا لیکن اس کے باوجود میں اس موقف پر قائم تھا کہ اس نظام کو درست کرنے کا خواب مظاہرے کر کے شرمندۂ تعبیر نہیں کیا جاسکتا کیونکہ مجھے نظر آتا تھا کہ اس طریق سے فتنہ وفساد پھیلے گا اور کشت وخون ہوگا۔

مولویوں کی مہم

ایک روز اخوان المسلمین تنظیم سے تعلق رکھنے والا میرا ایک دوست آیا اور کہنے لگا کہ آؤ ہم بھی مظاہروں کے لئے نکلیں تاکہ مظلوموں کے دفاع کے لئے اپنا حق ادا کریں اور کلمۂ حق کہنے کا فریضہ سرانجام دیں، تاکہ ہمارے حالات بھی تبدیل ہوں اور انصاف کی حکومت قائم ہو۔ ابتدا میں تو مَیں نے اسے دوٹوک وہی جواب دیا جو میری فطرت کی آواز تھی۔ میں نے کہا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ خدا تعالیٰ کی لعنت ہو اس شخص پر جس نے سوئے ہوئے فتنہ کو جگا دیا۔ اس نے مزید بحث کی بجائے مجھے عربی دینی چینلز دیکھنے کا مشورہ دیا۔ جب میں نے یہ چینلز دیکھے تو ہر ایک پر ہی بڑے بڑے علماء عوام الناس کو گھروں سے نکلنے اور مظاہروں میں شامل ہونے کے لئے اکسا رہے تھے۔ ان کی باتیں سن کر میری جھوٹی غیرت بھی جاگ اٹھی اور میں بھی اپنے ہموطنوں کی مدد کے نام پر نکل کھڑا ہوا۔ تین چار مرتبہ مظاہروں میں شرکت سے معلوم ہوا کہ ان میں سوائے گالی گلوچ، بکواس اور فساد کے کچھ نہیں پھر بھی میری ہمدردیاں مظاہروں کے ساتھ ہی رہیں۔

قرآن کریم کو غلط سمجھنے والے

انہی ایام میں مَیں نے ایک عجیب رؤیا دیکھا۔ میں نے دیکھا کہ ہم آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے جنازہ میں شامل ہیں اور سب کلمہ شہادت پڑھ رہے ہیں۔ ایسے میں ہم دیکھتے ہیں کہ آپؐ اٹھ کر بیٹھ جاتے ہیں اور بہت غصے میں ہیں۔ آپ نے مظاہرہ کرنے والوں کو مخاطب کر کے فرمایا کہ تم قرآن کریم کو غلط پڑھتے ہو اور غلط سمجھتے ہو۔ میں آپ کے قریب جاتا ہوں تو آپ مجھے فرماتے ہیں پڑھو: بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ وہ ایسا دلنشین انداز تھا کہ میں بھی باآواز بلند آپؐ کے پیچھے یہ الفاظ دُہرانے لگتا ہوں۔ ایسی حالت میں ہی میری آنکھ کھل گئی۔ مجھے اس رؤیا کی کوئی سمجھ نہ آئی لیکن میں نے خدا کی طرف ہی رجوع کیا اور اس سے صراط مستقیم کی طرف راہنمائی کی دعا کرتا رہا۔

جماعت سے تعارف

ایک دن نماز مغرب وعشاء اور رات کا کھانا کھانے کے بعد اپنی عادت کے مطابق ٹی وی پر خبریں وغیرہ دیکھنے کے لئے چینلز بدل رہا تھا کہ مجھے ایم ٹی اے العربیہ مل گیا جس پر اس وقت پروگرام الحوار المباشر لگا ہوا تھا اور دجّال کے موضوع پر بات ہو رہی تھی۔ میں نے یہ باتیں پہلی مرتبہ سنی تھیں۔ چنانچہ میں مسلسل چھ سات ماہ تک اس چینل کو دیکھتا رہا۔ مجھے جماعت احمدیہ، اس کی تعلیم، اس کے اہداف اور اس کے اصول اور خصوصیات کے بارہ میں جو معلومات حاصل ہوئیں اس کے مطابق میں کہہ سکتا تھا کہ ان صفات وخصوصیات کی حامل دنیا میں کوئی اور جماعت نہیں ہے۔ چونکہ اس جماعت کے بانی کا امام مہدی ہونے کا دعویٰ ہے لہٰذا میں نے اس کے بارہ میں مزید تحقیق کرنے کا فیصلہ کیا۔ میرا طریق یہ تھا کہ میں نے حضرت امام مہدی علیہ السلام کے ہر دعویٰ کو قرآن وسنت کے مطابق پرکھا اور پھر قرآن وسنت نے جو فیصلہ کیا میں نے اسے اخذ کر لیا اور اس کے علاوہ تمام اقوال وفتاویٰ کو ترک کر دیا۔

استخارہ اور رؤیا

انہی ایام میں مَیں ایک دن ایم ٹی اے دیکھ رہا تھا کہ پروگرام الحوار المباشر میں محمد شریف صاحب نے حضرت امام مہدی علیہ السلام کی دعائے استخارہ سنا کر لوگوں کو آپ کی صداقت کے بارہ میں استخارہ کرنے اور آپ کے بارہ میں خدا سے پوچھنے کی دعوت دی۔ مجھے یہ بات بہت معقول دکھائی دی۔ چنانچہ میں نے استخارہ کر کے شریف صاحب کی بتائی ہوئی دعا پڑھی اور سو گیا۔ رات کو خواب میں دیکھا کہ میں اپنے محلے کی سڑک پر چل رہا ہوں لیکن اس پر جیسے سیلاب آگیا ہے اور ہر طرف پانی ہی پانی پھیلا ہوا ہے۔ ایسے میں ایک شخص کو دیکھتا ہوں جو پانی سے ہی بنا دکھائی دیتا ہے اور باآسانی پانی کے اندر ادھر ادھر آجا رہا ہے۔ وہاں پر ایک باپردہ عورت کہتی ہے اس شخص کی کہانی غیر معمولی ہے۔ میں عورت کی یہ بات سن کر جب اس پانی کے شخص کی طرف دیکھتا ہوں تو اس کے سینے سے نور نکلتا ہوا دکھائی دیتا ہے۔ میں یہ دیکھ کر ڈر جاتا ہوں اور اس کے ساتھ ہی بیدار ہو جاتا ہوں۔

گو میں نے استخارہ کے بعد یہ رؤیا دیکھا تھا لیکن مجھے اس کی کوئی سمجھ نہ آئی۔ کچھ عرصہ کے بعد مَیں نے حضرت امام مہدی علیہ السلام کا یہ الہام پڑھا: أَنْتَ مِنْ مَّائِنَا وَهُمْ مِنْ فَشَلٍ۔ (یعنی تو ایمان، استقامت، وفا، صدق اور حُب اللہ کے پانی سے ہے اور وہ بزدلی سے ہیں) اس الہام کو پڑھتے ہی مجھے میرا رؤیا یاد آگیا اور یقین ہو گیا کہ میرا رؤیا سچا تھا۔ پانی سے بنا ہوا نظر آنے والا شخص اسی الہام کی ایک تصویری جھلک پیش کر رہا تھا۔ اور اس کے سینہ سے نور کی کرنوں کا پھوٹنا اس کی صداقت پر دلیل قائم کر رہا تھا۔ یہ سوچتے ہی میں نے کہا کہ میرا رؤیا بھی سچا تھا اور یہ شخص بھی سچا ہے۔

خروج دجّال اور نزولِ مسیح

اس کے بعد تو رؤیائے صالحہ کا ایسا سلسلہ چلا کہ بعض اوقات رات کو خواب دیکھتا اور صبح ہوتے ہی وہ بعینہٖ پوری ہو جاتی۔ بہرحال اس کے بعد میں نے دجال کے بارہ میں تحقیق کا فیصلہ کیا۔ میرا احمدیت سے تعارف سے پہلے کا ہی یہ خیال تھا کہ ٹی وی اور سوشل میڈیا کے دیگر وسائل بھی دجّال ہو سکتے ہیں۔ چنانچہ مَیں نے رؤیا میں دیکھا کہ کوئی مجھے کہہ رہا تھا کہ یہ ٹی وی اور سوشل میڈیا وغیرہ دجال نہیں ہیں بلکہ یہ دجال کا اسلحہ ہیں۔ چنانچہ میں نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بیان فرمودہ تعریف کو لے کر موجودہ حالات پر چسپاں کی تو وہ مجھے سو فیصد درست دکھائی دی۔ پھر جب میں نے احادیث کا مطالعہ کیا اور بعض رؤیا کی بناء پر اس یقین پر قائم ہو گیا کہ دجال واقعی اسی صورت میں ظاہر ہو چکا ہے جیسے حضرت امام مہدی علیہ السلام نے تحریر فرمایا ہے۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا تھا کہ اگر دجال ظاہر ہو چکا ہے تو اس کے قتل کے لئے مسیح کا نزول بھی ضروری ہے۔ میں نے دوبارہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتب کی طرف رجوع کیا تو بعثت مسیح موعود علیہ السلام کے وقت عیسائیت کی یلغار اور اسلام کی دگرگوں حالت اور پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے میدان میں آنے اور دلائل کے ساتھ ان کا مقابلہ کرنے اور مار بھگانے کے بارہ میں مفصّل طور پر پڑھا تو کسر صلیب کے صحیح معنے بھی سمجھ آگئے اور ہر بات روز روشن کی طرح واضح ہو گئی۔

اس کے بعد جماعت کے ساتھ رابطہ کرنا ضروری ہو گیا تھا لہٰذا میں نے عربک ڈیسک کا نمبر لے کر اس پر فون کیا اور خدا تعالیٰ سے بکثرت دعا کرنے لگا۔

حقیقی اسلام

انہی ایام میں جبکہ رمضان المبارک کی 2 تاریخ تھی کہ میں نے خواب میں دیکھا کہ میں کسی ایسی جگہ پر ہوں جہاں لوگ سوئے ہوئے ہیں اور وہاں پر اندھیرا ہے۔ وہاں پر ایک میرا کمرہ بھی ہے۔ میں نے دیکھا کہ اس میں دو پُرنور چہروں والے اشخاص داخل ہوتے ہیں اور ان میں سے ایک شخص میرے سینے پر ہاتھ مار کر کہتا ہے کہ یہی حقیقی اسلام ہے۔ پھر کہتا ہے یہی مسیحی اسلام ہے یعنی وہ جس کی تجدید مسیح موعود نے آکر کی ہے۔

احمدیوں سے رابطہ اور سکینت قلبی

میں نے اس کے بعد بھی دعائیں جاری رکھیں حتی کہ تیرہ رمضان المبارک کے روز میرے فون کی گھنٹی بجی اور میں نے فون اٹھایا تو دوسری جانب سے میرے ملک میں احمدی احباب بات کر رہے تھے۔ میں تو عربک ڈیسک کو فون کر کے بھول گیا تھا اور میرا خیال تھا کہ میری فون کال کو کوئی اہمیت نہیں دی جائے گی لیکن نہ صرف انہوں نے یاد رکھا بلکہ مجھے اپنے ملک کے احمدیوں کے ساتھ ملانے کا بندوبست بھی کر دیا۔ یہ دیکھ کر میرا دل شکر وامتنان کے جذبات سے پُر ہو گیا۔ چنانچہ میں ان سے اگلے ہی روز ملا اور بیعت کر لی۔

مَیں سمجھتا ہوں کہ بیعت کے خط کا جواب ایک قیمتی سرمایہ ہے جسے میں نے سنبھال کر رکھا ہوا ہے۔ بیعت کے بعد مجھے ایسے لگتا تھا جیسے ایک بہت بڑا بوجھ اتر گیا اور سکینت واطمینان دل میں جاگزیں ہو گیا۔

☆......☆......☆......☆......☆......☆......☆......☆

مکرمہ مریم احمد اسماعیل الشامی

مکرمہ مریم صاحبہ لکھتی ہیں:

میرا تعلق یمن سے ہے۔ میری عمر 75 سال ہے، اور مجھے خدا کے فضل سے 2007ء میں بیعت کرنے کی توفیق ملی۔ بیعت سے قبل میرا تعلق زیدی فرقہ سے تھا۔

میں سادہ، اَن پڑھ اور دیہاتی عورت ہوں۔ میرے خاوند حافظ قرآن اور امام مسجد تھے۔ ہمارے پانچ بچے ہوئے لیکن ان میں سے تین فوت ہو گئے۔ بڑی بیٹی بچ گئی لیکن شادی اور اولاد ہونے کے بعد ایک حادثے میں چل بسی۔ اب میری اولاد میں سے میرا صرف ایک بیٹا زندہ ہے جس کا نام عبد الغنی ہے۔ جب ابھی یہ پیدا ہونے والا تھا تو مجھے خواب میں کسی نے باآواز بلند کہا کہ تمہارے ہاں بیٹا پیدا ہونے والا ہے اس کا نام عبد الغنی رکھنا۔ چنانچہ اس رؤیا کے مطابق اللہ تعالیٰ نے مجھے بیٹا عطا فرمایا اور مَیں نے اس کا نام عبد الغنی ہی رکھا۔

میرے خاوند امام مہدی علیہ السلام کے بارہ میں بہت سی باتیں کیا کرتے تھے بلکہ مسجد میں اپنے خطبات میں یہاں تک کہتے تھے کہ اب تو فاصلے مٹ گئے ہیں اور ہر امرِ عجیب کا ظہور ہو گیا ہے، اس لئے اب امام مہدی کا زمانہ آگیا ہے اور وہ ضرور اسی زمانے میں ظاہر ہو جائیں گے۔ بلکہ یہ بھی کہتے تھے کہ امام مہدی کے ظہور کی تمام علامتیں ظاہر ہو چکی ہیں اس لئے اب کسی وقت بھی ان کی آمد متوقع ہے۔ امام مہدی علیہ السلام کے ظہور کا ذکر گھر میں اس کثرت سے ہوتا تھا کہ میرے خاوند کی وفات کے بعد جب ہمیں حضرت امام مہدی علیہ السلام کے دعوے کی خبر ملی تو ہم نے فوراً انہیں قبول کر لیا۔

میں نے بیعت سے قبل رؤیا میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو حرم کعبہ میں دیکھا تھا۔ لوگ آپ کے اردگرد بکثرت جمع تھے اور آپ کو یا رسول اللہ! یا رسول اللہ! کہہ کہہ کر بلا رہے تھے۔ پھر دوسرے رؤیا میں میری ملاقات حضرت فاطمۃ الزہراءؓ سے ہوئی تھی۔

میرا بیٹا عبد الغنی ایک روز مختلف چینلز بدل بدل کر دیکھ رہا تھا کہ اسے ایم ٹی اے مل گیا۔ اس وقت میں بھی اس کے ساتھ بیٹھی تھی۔ اس نے ایم ٹی اے کو کچھ دیر سنا اور پھر اس کی سکرین پر دیئے جانے والے نمبر پر میرے سامنے ہی فون کر کے پوچھا کہ یہ چینل کن کا ہے اور اس کا کیا مقصد ہے۔ اسے بتایا گیا کہ یہ جماعت احمدیہ کا چینل ہے جس کا یہ ایمان ہے کہ امام مہدی علیہ السلام آچکے ہیں اور ان کی وفات کے بعد نظام خلافت جاری ہوا ہے اور ہم اب ان کے پانچویں خلیفہ کے عہدِ مبارک میں ہیں۔ ہم تو جیسے اس خبر کے سننے کے لئے تیار بیٹھے تھے اس لئے معمولی تحقیق کے بعد ہم نے بیعت کر لی۔

اپنے گاؤں میں ہم اکیلے احمدی ہیں اور خاندان والوں کی طرف سے تکذیب واستہزاء کا بھی سامنا ہے، جبکہ ہم ان کی ہدایت کے لئے دعا گو ہیں۔ (باقی آئندہ)

(بشکریہ اخبار الفضل انٹرنیشنل یکم رجنوری 2016)

......☆......☆......☆......

بقیہ خلاصہ خطبہ جمعہ از صفحہ 16

علاج کرنے کے لئے اس نے ایک بڑا سا پتھر اٹھایا اور اسے دے مارا تا کہ مکھی مرجائے۔ مکھی تو مرگئی مگر ساتھ ہی اس کی ماں بھی کچلی گئی۔ یہ ایک مثال ہے جس کا مطلب یہ ہے کہ بعض نادان کسی سے دوستی کرتے ہیں مگر دوستی کرنے کا ڈھنگ نہیں جانتے۔ وہ بعض دفعہ خیر خواہی کرتے ہیں مگر ہوتی دراصل تباہی ہے۔

پس دوستیاں جہاں اللہ تعالیٰ کا قرب دلاتی ہیں دوستوں کو فائدہ دلاتی ہیں وہاں تباہی و بربادی بعض دفعہ دوستوں کی بھی کرتی ہیں اور اپنی بھی کرتی ہیں۔ پس اس لحاظ سے ہمیشہ دوستیوں کے حق ادا کرنے کے لئے عقل بھی استعمال کرنی چاہئے اور جذبات کو بھی کنٹرول رکھنا چاہئے۔ حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ مجھے یاد ہے کہ حضرت مسیح موعودؑ سنایا کرتے تھے کہ کوئی ریچھ تھا اس کا ایک آدمی سے دوستانہ تھا۔ اس کی بیوی ہمیشہ اسے طعن کیا کرتی تھی کہ تو بھی کوئی آدمی ہے تیرا ریچھ سے دوستانہ ہے۔ ایک دن اس کی دل آزار گفتگو اس قدر بڑھ گئی اور ایسی بلند آواز سے اس نے کہنا شروع کیا کہ ریچھ نے بھی سن لیا۔ ریچھ نے تب ایک تلوار لی اور اپنے دوست سے کہا کہ یہ تلوار میرے سر پر مارو۔ اس گفتگو کے متعلق حیرت نہیں ہونی چاہئے یہ صرف ایک کہانی ہے یہ بتانے کے لئے کہ کوئی آدمی ریچھ کی شکل کا ہوتا ہے اور کوئی انسان کی صورت کا۔ ہر ایک کی فطرت ہوتی ہے انسانوں میں بھی کئی ریچھ ہوتے ہیں کئی انسان کہلا کر بھی حیوان دوسرے بنے ہوتے ہیں۔ اس شخص نے بہتیرا انکار کیا مگر ریچھ نے کہا کہ ضرور میرے سر پر مار۔ آخر اس نے تلوار اٹھائی اور ریچھ کے سر پر ماری۔ وہ لہولہان ہو گیا اور جنگل کی طرف چلا گیا۔ ایک سال کے بعد پھر اپنے دوست کے پاس آیا اور کہنے لگا میرا سر دیکھ۔ کہیں زخم کا نشان ہے اس نے دیکھا تو کہیں زخم کا کوئی نشان دکھائی نہیں دیا۔ تب ریچھ نے کہا کہ بعض جنگل میں بوٹیاں ہوتی ہیں میں نے علاج کیا اور زخم اچھا ہو گیا لیکن جو تیری بیوی باتیں کرتی تھی میرے خلاف اس کا زخم آج تک ہرا ہے میرے دل میں۔ تو بعض اوقات تلوار کے زخم سے زبان کا زخم بہت شدید ہوتا ہے اور یہ ایسا زخم لگاتی ہے جو کبھی بھولنے میں نہیں آتا۔ پس معاشرے کے امن کے لئے سکون کے لئے اس بات کا بھی ہر ایک کو خیال رکھنا چاہئے کہ ایک دوسرے کے جذبات کا بھی خیال رکھیں اور بلا وجہ ایسی زبانوں کے تیر نہ چلائیں جو ہمیشہ ہرے رہیں ان کے زخم پھر۔ اور یہ ایسا سبق ہے جسے ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے ہر احمدی کو۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام کے ماننے کے بعد اپنے ایمان کی حفاظت ہر احمدی کا فرض ہے اور بعض دفعہ چھوٹی چھوٹی باتیں ہی ہیں جو ایمان کو ضائع کر دیتی ہیں بعض دفعہ اللہ تعالیٰ کی منشاء کے خلاف باتیں کی جائیں تو ایمان ضائع ہو جاتا ہے۔ پس ہمیں ہمیشہ اپنا محاسبہ کرتے رہنا چاہئے۔

ذکر الٰہی کی طرف حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے حوالے سے توجہ دلاتے ہوئے حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کسی بزرگ کا یہ مقولہ سنایا کرتے تھے کہ دست در کار و دل با یار۔ یعنی انسان کے ہاتھ تو کاموں میں مشغول ہونے چاہئیں لیکن اس کا دل اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہونا چاہئے۔ اسی طرح ایک بزرگ کے متعلق مشہور ہے کہ ان سے کسی نے پوچھا کہ میں کتنی دفعہ اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا کروں۔ انہوں نے کہا کہ محبوب کا نام لینا اور پھر گن گن کر۔ تو اصل ذکر وہی ہے جو اَن گنت ہو مگر ایک معین وقت مقرر کرنے میں یہ خوبی ہوتی ہے کہ انسان اس وقت اپنے محبوب کے لئے اور کاموں سے بالکل الگ ہو جاتا ہے۔ اور چونکہ یہ دونوں حالتیں ضروری ہیں اس لئے صحیح طریق یہی ہے کہ معین رنگ میں بھی ذکر الٰہی کیا جائے اور آجکل دنیا داری میں پڑے ہوئے لوگ نہیں سمجھتے اس بات کو اس لئے ان کو بہر حال وقت نکالنا چاہئے اور غیر معین طور پر اٹھتے بیٹھتے بھی اللہ تعالیٰ کو یاد کیا جائے اور اس کے فضلوں اور احسانات کا بار بار ذکر کیا جائے۔ دین کی باتوں کو غور سے سننا انہیں یاد رکھنے کی کوشش کرنا اور پھر اس پر عمل کرنا یہ ایک احمدی کا مطمح نظر ہونا چاہئے۔ خطبوں کو سن لینا تقریروں کو سن لینا اجلاسوں میں شامل ہو جانا یا وقتی طور پر کسی کتاب کو پڑھ لینا اور اس کا وقتی اثر لینا اس کو یاد نہ رکھنا یا عمل نہ کرنا یہ کوئی فائدہ نہیں دیتا انسان کو۔ پھر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتابیں ہیں ان کو پڑھنا اور ان سے فائدہ اٹھانا بھی جماعت کے اہم ترین فرائض میں سے ہے مگر یاد رکھو صرف لذت حاصل کرنے کے لئے تم ایسا مت کرو بلکہ فائدہ اٹھانے اور عمل کرنے کی نیت سے تم ان امور کی طرف توجہ کرو۔ تم لذت حاصل کرنے کے لئے سارا قرآن پڑھ جاؤ تو تمہیں کچھ فائدہ حاصل نہیں ہو گا لیکن اگر تم اللہ تعالیٰ کی صفات پر غور کرتے ہوئے اس کی محبت کے جوش میں ایک دفعہ بھی سبحان اللہ کہہ لو تو وہ تمہیں کہیں کا کہیں پہنچا دے گا۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوۃ والسلام نے ایک دفعہ مجلس میں بیان فرمایا کہ بعض دفعہ ہم تسبیح کرتے ہیں تو ایک تسبیح سے ہی ہم کہیں کے کہیں پہنچ جاتے ہیں۔ میں اس مجلس میں موجود نہیں تھا۔ ایک نوجوان نے یہ بات سنی تو وہاں سے اٹھ کر میرے پاس آیا اور کہنے لگا کہ خبر نہیں آج حضرت صاحب نے یہ کیا کہا ہے۔ وہ صاحب تجربہ نہیں تھا مگر میں اس عمر میں بھی صاحب تجربہ تھا۔ اسے سارا سارا دن سبحان اللہ کہہ کر کچھ نہیں ملتا تھا مگر میں اپنے ذاتی تجربے کی وجہ سے جانتا تھا کہ کئی دفعہ ایسا ہوا کہ جب میں نے سبحان اللہ کہا تو مجھے یوں محسوس ہوا کہ پہلے میں اور تھا اور اب میں کچھ اور بن گیا ہوں۔ دیکھو رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی اس مضمون کو کس عمدگی کے ساتھ بیان کیا ہے حالانکہ میں نے اس وقت تک بخاری نہیں پڑھی تھی مگر میرا تجربہ صحیح تھا۔ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ دو کلمے ایسے ہیں کہ رحمان کو بہت پیارے ہیں۔ زبان پر بڑے ہلکے ہیں۔ انسان ان الفاظ کو نہایت آسانی کے ساتھ نکال سکتا ہے کوئی بوجھ اسے محسوس نہیں ہوتا۔ لیکن قیامت کے دن جب اعمال کا وزن کا سوال آئے گا تو وہ بڑے بھاری ثابت ہوں گے اور جس پلڑے میں وہ ہوں گے اسے بالکل جھکا دیں گے اور وہ کیا ہیں کہ سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم کہتے ہیں کہ مجھے ان کلمات کے پڑھنے کی بڑی عادت ہے اور میں نے دیکھا ہے کہ بعض دفعہ ایک مرتبہ ہی ان کلمات کو کہنے سے میری روح اڑ کر کہیں کی کہیں جا پہنچتی ہے۔

تو اصل چیز یہی ہے کہ ہم سنجیدگی سے اللہ تعالیٰ کے احکام پر غور کریں اور ان پر عمل کرنے کی کوشش کریں۔ پس یہی حقیقت ہے کہ بعض دفعہ دل سے تسبیح اور تحمید جو ہوتی ہے تو یوں لگتا ہے کہ اپنا اثر دکھا رہی ہے۔ محسوس ہوتا ہے یہ۔ اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس کی توفیق عطا فرمائے جو جہاں ہمارے اندر قوت عملیہ پیدا کرے اور خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والا بنائے وہاں ہم اس کی تسبیح و تحمید کرنے والے ہوں جو ہماری روح کو بلندیوں پر لے جائے اور ہمیں خدا تعالیٰ کا قرب مل جائے۔

☆......☆......☆

ارشاد حضرت امیر المومنین

’’جہاں یہ ضروری ہے کہ ہم میں سے ہر ایک اپنے نفس کی کمزوریوں کو دیکھے وہاں یہ بھی ضروری ہے کہ ہم بحیثیت قوم اپنی کمزوریوں کو دیکھیں اور انکی نشاندہی کریں اور پھر بحیثیت قوم ان کا علاج اور تدارک کریں۔‘‘

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 13رفروری 2015)

طالب دعا: برہان الدین چراغ ولد چراغ الدین صاحب مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، ننگل باغبان، قادیان

ارشاد حضرت امیر المومنین

’’ہمارے ہر عہدے دار کو چاہئے کہ وہ جس بھی سطح کے عہدیدار ہیں اپنے نمونے قائم کریں سلام کرنے میں پہل کریں ضروری نہیں ہے کہ انتظار کریں کہ چھوٹا یا ماتحت مجھے سلام کرے۔‘‘

(خطبہ جمعہ بیان فرمودہ 6رفروری 2015)

طالب دُعا: سید عبید السلام صاحب مرحوم اینڈ سنز مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین، سونگڑہ اُڈیشہ

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا نسخہ

سرمہ نور۔ کاجل۔ حبّ اٹھرہ (شادی کے بعد اولاد سے محروم کیلئے) زد جام عشق (اعصابی کمزوری و شوگر کیلئے) رابطہ کریں۔

رابطہ: عبد القدوس نیاز

098154-09445

ملنے کا پتہ: دُکان چوہدری بدرالدین عامل صاحب درویش مرحوم

احمدیہ چوک قادیان ضلع گورداسپور (پنجاب)

Prop. Md. Mustafa Late Abdul Qadeer Laadji Yadgir (K.A)

09845924940, 09986253320

BHARAT BATTERIES SHAHPUR-KARNATAKA

Mfrs of: BHARAT BATTERY & BHARAT PLATES

Spl: In: All kinds of Batteries

Opp. Bajaj Show Room, B.B.ROAD, Shahpur- 585 233, Yadgir, Karnataka

طالب دعا: محمد مصطفیٰ مع فیملی، افراد خاندان و مرحومین

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

وَسِّعۡ مَکَانَکَ الہام حضرت مسیح موعود علیہ السلام

Courtesy: Alladin Builders

e-mail: khalid@alladinbuilders.com

Ahmad Travels Qadian

Foreign Exchange-Western Union

Money Gram-X Press Money

Holidays, Air Ticket, Rail, Cars, Buses

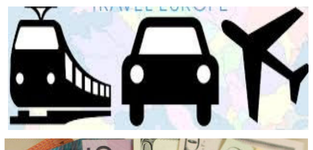

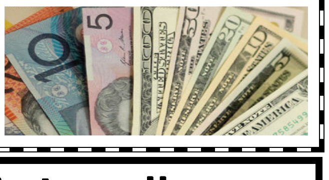

Contact : 9815665277

Propritor : Nasir Ibrahim

(Ahmadiyya Chowk, Qadian, India)

J.K. Jewellers - Kashmir Jewellers

جے کے جیولرز۔ کشمیر جیولرز

چاندی اور سونے کی انگوٹھیاں خاص احمدی احباب کیلئے

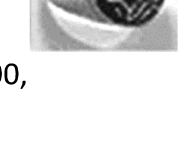

Shivala Chowk Qadian (India)

Ph. (S) 01872 -224074, (M) 98147-58900,

E-mail: jk_jewellers@yahoo.com

Mfrs & Suppliers of : Gold and Silver Diamond Jewellery

EDITOR
MANSOOR AHMAD
Tel. : (0091) 1872-224757
Mobile. : +91-82830-58886
e -mail : badrqadian@rediffmail.com
website : www.akhbarbadrqadian.in
www.alislam.org/badr

REGISTERED WITH THE REGISTRAR OF THE NEWSPAPERS FOR INDIA AT NO RN 61/57

ہفت روزہ بدر قادیان

The Weekly **BADAR** Qadian

Distt. Gurdaspur (Pb.) INDIA Qadian - 143516

Postal Reg. No. GDP/001/2016-18 Vol. 65 Thursday 4 February 2016 Issue No. 5

MANAGER
NAWAB AHMAD
Mobile : +91-94170-20616
e -mail:managerbadrqnd@gmail.com
ANNUAL SUBSCRIPTION : Rs. 550/-
By Air : 50 Pounds or 80 U.S. $
60 Euro or 80 Canadian Dollar

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ماننے کے بعد اپنے ایمان کی حفاظت ہر احمدی کا فرض ہے۔ بعض دفعہ چھوٹی چھوٹی باتیں ہی ہیں جو ایمان کو ضائع کر دیتی ہیں بعض دفعہ اللہ تعالیٰ کی منشاء کے خلاف باتیں کی جائیں تو ایمان ضائع ہو جاتا ہے۔ پس ہمیں ہمیشہ اپنا محاسبہ کرتے رہنا چاہئے

خلاصہ خطبہ جمعہ سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرمودہ 29۔جنوری 2016ء بمقام بیت الفتوح لندن

تشہد، تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ایک جگہ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ مخفی ہے مگر وہ اپنی قدرتوں سے پہچانا جاتا ہے۔ دعا کے ذریعہ سے اس کی ہستی کا پتا لگتا ہے۔ فرمایا کوئی بادشاہ یا شہنشاہ کہلائے۔ ہر شخص پر ضرور ایسے مشکلات پڑتے ہیں جن میں انسان بالکل عاجز رہ جاتا ہے اور نہیں جانتا کہ اب کیا کرنا چاہئے۔ اس وقت دعا کے ذریعہ سے مشکلات حل ہو سکتے ہیں۔

بیشمار جگہ حضرت مسیح موعودؑ نے مختلف طریقوں سے مختلف زاویوں سے اس کی اہمیت بیان فرمائی ہے۔ حضرت مسیح موعودؑ کے صحابہ نے اس کا ایسا ادراک حاصل کیا اور آپؑ کی صحبت کی وجہ سے ان کا دعاؤں پر ایسا یقین تھا اور ایسا ایمان تھا کہ غیروں پر بھی ان کی دھاک تھی اور غیر مذہب والے بھی جو احمدیوں سے تعلق رکھنے والے تھے سمجھتے تھے کہ ان کی دعائیں بڑی قبول ہوتی ہیں۔ حضرت مصلح موعودؓ بیان فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ کی خدمت میں ایک واقعہ سنایا گیا جس پر آپ بہت ہنسے۔ حضرت منشی اروڑے خان صاحب کا واقعہ ہے۔ حضرت منشی صاحب شروع میں قادیان بہت زیادہ آیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ انہوں نے مجسٹریٹ سے کہا کہ میں قادیان جانا چاہتا ہوں مجھے چھٹی دے دیں۔ اس نے انکار کر دیا۔ منشی صاحب کہنے لگے بہت اچھا۔ میں آج سے بددعا میں لگ جاتا ہوں۔ آخر وہ مجسٹریٹ کو کوئی ایسا نقصان پہنچا کہ وہ سخت ڈر گیا اور اس کے بعد یہ اثر ہوا اس مجسٹریٹ پے کہ جب بھی ہفتے کا دن آتا تھا وہ عدالت والوں سے کہتا کہ آج کام ذرا جلدی بند کر دینا۔ اس طرح وہ مجسٹریٹ آپ ہی جب بھی منشی صاحب کا قادیان آنے کا ارادہ ہوتا انہیں چھٹی دے دیتا۔ تو ایسا ڈرا وہ ان کی دعا سے۔ تو یہ لوگ تھے جنہوں نے اپنی بزرگی اور دعاؤں کا اثر غیروں پر بھی ڈالا ہوا تھا اور یہی چیز ہے جسے ہمیں آج بھی اپنے سامنے رکھنا چاہئے اور اللہ تعالیٰ سے تعلق میں بڑھنا چاہئے۔

حضرت مسیح موعودؑ کے حوالے سے بعض اور باتیں بیان کرتا ہوں جو حضرت مصلح موعودؓ نے بیان فرمائی ہیں اور ہماری روحانیت میں ترقی اور تربیت کے لئے بہت ضروری ہیں۔ دنیا میں مختلف طبیعتوں اور احساسات کے حامل انسان ہوتے ہیں بعض کی حسیں تیز ہوتی ہیں بعض کی کم۔ حضرت مصلح موعود اس احساس کے فرق کی حضرت مسیح موعودؑ کے حوالے سے ایک دنیاوی مثال بھی دیتے ہیں۔ آپ فرماتے ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ فرماتے تھے کہ کسی شہر میں چند شہری آپس میں ذکر کر رہے تھے کہ تل بہت گرم ہوتے ہیں۔ یہ ہو نہیں سکتا کہ کوئی پاؤ بھر تل کھائے اور بیمار نہ ہو جائے۔ اس گفتگو کے دوران ایک نے کہا کہ اگر کوئی اتنے تل کھائے تو میں اسے پانچ روپے انعام دوں۔ کوئی زمیندار وہاں سے گزر رہا تھا۔ اس نے آگے بڑھ کے پوچھا کہ ٹہنیوں سمیت کھانے ہیں یا بغیر ٹہنیوں کے۔ اب ان دونوں کے احساس میں کتنا بڑا فرق ہے۔ ایک تو وہ ہیں کہ پاؤ بھر تل کھانے ناممکن خیال کرتے ہیں اور ایک وہ ہیں کہ جو بمع ٹہنیاں کھانے کے لئے تیار ہے۔

پس دنیا میں جس قدر فرق ہیں یہ احساسات کے فرق ہیں اور یہی روحانی دنیا میں بھی چلتا ہے قانون کسی پر نماز کا زیادہ اثر ہوتا ہے کسی پر کم اثر ہوتا ہے۔ بعض ایسے ہیں جو صرف نمازیں پڑھتے ہیں اور یا ظاہراً نمازیں پڑھ رہے ہوتے ہیں ٹکریں ماریں اور چلے گئے کوئی اثر ہی نہیں ہو رہا ہوتا نماز کا۔ روحانی حسوں کے ثبوت کے لئے انہی کی شہادت قبول ہوگی جن میں یہ حس زیادہ ہو جن کو اثر زیادہ ہوتا ہو جو عبادت کرتے ہوں اور عبادت کا اثر بھی ان پر ظاہر ہو رہا ہوتا ہو۔

پس جماعت میں ایسے افراد کی اکثریت ہونی چاہئے کہ جن کی حسیں ایسی ہوں جو روحانی اثرات کو زیادہ سے زیادہ قبول کرنے والی ہوں اور پھر دنیا کو بتانے والی ہوں کہ حقیقی نماز کیا چیز ہے حقیقی عبادت کیا چیز ہے اور اس کے لئے کس قسم کی حس پیدا کرنے کی ضرورت ہے۔ حضرت مصلح موعودؓ ایک واقعہ بیان کرتے ہیں جو کہ حضرت خلیفہ اولؓ فرمایا کرتے تھے کہ ایک عالم دین مولوی خان ملک صاحب جو صرف ونحو کے متبحر عالم تھے۔ وہ کہیں سے حضرت مسیح موعودؑ کے دعویٰ کے متعلق خبر سن کر قادیان آئے اور آپ کی باتیں سن کر ایمان لے آئے۔ واپسی پر جب وہ لاہور پہنچے تو انہوں نے ارادہ کیا کہ مولوی غلام احمد صاحب سے جو شاہی مسجد میں درس دیتے تھے اور ان کے شاگرد رہ چکے تھے ملتے چلیں۔ مولوی غلام احمد صاحب نے مولوی خان ملک صاحب سے پوچھا کہ فرمائیے کہاں سے تشریف لا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا قادیان سے۔ انہوں نے حیران ہو کے پوچھا۔ قادیان سے؟ انہوں نے کہا ہاں قادیان سے۔ انہوں نے کہا کیوں؟ تو کہنے لگے کہ مرزا صاحب کا مرید ہونے کے لئے گیا تھا۔ انہوں نے کہا کہ آپ اتنے بڑے عالم ہیں آپ نے ان میں کیا خوبی دیکھی کہ ان کے مرید ہونے کے لئے چلے گئے۔ مولوی خان ملک صاحب نے پنجابی میں انہیں کہا کہ ”تو اپنا کم کرتینوں تے قال یقول وی چنگی طرح نہیں آندا“ تو ایسے سعید فطرت لوگ بھی تھے جو جاتے تھے اور حضرت مسیح موعودؑ کی بیعت میں شامل ہوتے تھے۔ کوئی ضد علم پے زعم نہیں تھا ان کو۔ اسی طرح حضرت مصلح موعودؓ ایک واقعہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعودؑ کے زمانے میں ایک عرب آیا۔ حضرت مسیح موعودؑ نے بعض لوگوں کو مقرر کیا کہ اسے تبلیغ کریں۔ کئی دن اس سے گفتگو ہوتی رہی مگر اسے کوئی اثر نہ ہوا۔ آخر تبلیغ والے دوستوں نے حضرت مسیح موعودؑ سے عرض کیا۔ یہ بڑا جوشیلا ہے سوالی لوگوں کی طرح نہیں ہے یہ۔ اسے صداقت کی طلب معلوم ہوتی ہے۔ آپ نے دعا کی اور آپ کو بتایا گیا کہ اسے ہدایت نصیب ہو جائے گی۔ خدا کی قدرت اسی رات اسے کسی بات سے ایسا اثر ہوا کہ صبح اس نے بیعت کر لی اور پھر چلا گیا۔ حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ حج کے موقع پر کئی قافلوں کو اس نے تبلیغ کی۔ ایک قافلے والے اسے مار مار کر بیہوش کر دیتے تھے تو وہ ہوش آنے پر اٹھ کر دوسرے قافلے کے پاس چلا جاتا اور تبلیغ کرتا۔ تو بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ جب سینے کھولے تو کھلتے ہیں اور پھر ایسا مثالی جوش پیدا ہوتا ہے کہ کسی چیز کی پرواہ نہیں ہوتی پھر۔

حضرت مسیح موعودؑ بچوں کے ساتھ کس طرح تعلق رکھتے تھے اور کس طرح ان کی تربیت کا بھی خیال رکھتے تھے اس کے بارے میں حضرت مصلح موعود فرماتے ہیں کہ صحیح تربیت کا طریق وہی ہے جو اسے کھیل کود سکھائے۔ یعنی کھیلتے کودتے ہی تربیت ہو جائے۔ پہلے تو جب وہ بہت چھوٹا ہو بچہ کہانیوں کے ذریعہ اس کی تربیت ضروری ہوتی ہے۔ بڑے آدمی کے لئے خالی وعظ کافی ہوتا ہے لیکن بچپن میں دلچسپی قائم رکھنے کے لئے کہانیاں ضروری ہوتی ہیں۔ یہ ضروری نہیں کہ وہ کہانیاں جھوٹی ہوں۔ حضرت مسیح موعودؑ ہمیں کہانیاں سنایا کرتے تھے کبھی حضرت یوسف کا قصہ بیان فرماتے کبھی حضرت نوح کا قصہ سناتے اور کبھی حضرت موسیٰ کا واقعہ بیان فرماتے مگر ہمارے لئے وہ کہانیاں ہی ہوتی تھیں گو وہ تھے سچے واقعات۔ پس بچپن میں تعلیم کا بہترین ذریعہ کہانیاں ہیں۔ گو بعض کہانیاں بے معنی اور بیہودہ ہوتی ہیں مگر مفید اخلاق سکھانے والی اور سبق آموز کہانیاں بھی ہیں۔ اور جب بچے کی عمر بہت چھوٹی ہو تو اس طریق پر اسے تعلیم دی جاتی ہے۔ پھر جب وہ ذرا ترقی کرے تو اس کے لئے تعلیم و تربیت کی بہترین چیزیں کھیلیں ہیں۔ بعض آ جاتے ہیں والدین کہ یہ کھیلتا بہت ہے۔ اگر ٹی وی گیموں پر نہیں کھیل رہا اور باہر جا کر کھیلتا ہے تو کھیلنے دینا چاہئے بچے کو۔ کتابوں کے ساتھ جن چیزوں کا علم دیا جاتا ہے وہ کھیلوں سے عملی طور پر وہی تعلیم دی جاتی ہے۔ مگر کہانیوں کا زمانہ کھیل سے نیچے کا زمانہ ہے۔

پس باپوں کو بھی بچوں کو وقت دینا چاہئے۔ اگر ماں باپ دونوں مل کر بچوں کی تربیت پر زور دیں ان کے ساتھ دوستانہ تعلقات رکھیں ان کی صحیح تربیت کریں ان کو اپنے ساتھ جوڑیں تو یقینا بہت سے تربیت کے مسائل حل ہو جائیں جس کی ماں باپ کو شکایت رہتی ہے۔ آجکل تو ماں باپ اس بات سے بچنے کے لئے کہ بچے شور نہ کریں اور علیحدہ بیٹھے رہیں یا ان کے ہاتھوں میں آئی پیڈ پکڑا دیتے ہیں یا کمپیوٹر پے بٹھا دیتے ہیں یا ٹی وی پے بٹھا دیتے ہیں اور وہاں اگر تو اچھی کہانیاں کوئی آ رہی ہوں تو ٹھیک نہیں تو بعض دفعہ صرف وقت ضائع ہو رہا ہوتا ہے اور چھوٹے بچوں پے تو ویسے بھی ان کو نہیں بٹھانا چاہئے کیونکہ ایک تو نظر پے اثر پڑتا ہے اگر لمبا عرصہ بیٹھے رہیں دوسرے دو سال سے کم بچے کو تو ویسے بھی ڈاکٹر کہتے ہیں کہ اس کی سوچ میں فرق پڑ جاتا ہے اور پھر وہ ایک طرف لگ جاتا ہے بعض دفعہ برے اثرات پیدا ہوتے ہیں۔ تو بہر حال حضرت مصلح موعودؓ فرماتے ہیں کہ جیسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیں کہانیاں سنایا کرتے تھے کہانیاں سنانے کا جو فائدہ اس وقت ہوتا ہے وہ بھی ان سے حاصل ہوتا تھا۔ اگر اس وقت آپ وہ کہانیاں نہ سناتے تو پھر ہم شور مچاتے اور آپ کام نہ کر سکتے تھے۔ پس یہ ضروری ہوتا ہے کہ ہمیں کہانیاں سنا کر چپ کرایا جاتا اور یہی وجہ تھی کہ رات کے وقت ہماری دلچسپی کو قائم رکھنے کے لئے آپ جب بھی فارغ ہوں کہانیاں سنایا کرتے تھے تا ہم سو جائیں اور آپ کام کر سکیں اب بعض چیزیں ایسی آ گئی ہیں جس کی وجہ سے ماں باپ ایک تو محنت نہیں کرتے تربیت پے دوسرے ان کے تعلق کم ہو گئے ہیں بچوں کے ساتھ۔ اس طرف توجہ دینی چاہئے۔

اس بات کو بیان کرتے ہوئے کہ دوستیاں ہمیشہ ایسی ہونی چاہئیں جو بربادی کا موجب نہ ہوں حضرت مصلح موعود نے ایک واقعہ بیان فرمایا کہ حضرت مسیح موعودؑ فرمایا کرتے تھے کہ ایک شخص یہ پرانی حکایت ہے۔ ایک شخص کا ریچھ سے دوستانہ تھا اس نے اسے پالا تھا یا کسی مصیبت کے وقت اس پر احسان کیا تھا اس وجہ سے وہ اس کے پاس بیٹھا کرتا تھا یہ گویا ایک حکایت ہے جو حقیقت بیان کرنے کی غرض سے بنائی گئی ہے اگرچہ ایسا بھی ہو جاتا ہے کہ آدمی ریچھ وغیرہ جانوروں کو پال کر اپنے ساتھ ملا لیتا ہے مگر جب میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کوئی حکایت روایت کرتا ہوں تو اس کے یہی معنی ہوتے ہیں کہ یہ حقیقت بیان کرنے کی غرض سے ایک قصہ ہے یعنی ایک نصیحت کرنے کی غرض سے ایک قصہ ہے۔ خیر تو ریچھ اس آدمی کا دوست تھا اور اس کے پاس آتا تھا۔ ایک دن اس کی والدہ بیمار پڑی تھی اور وہ پاس بیٹھا پنکھا ہلا رہا تھا اور مکھیاں اڑا رہا تھا۔ اتفاقاً اسے کسی ضرورت کے لئے باہر جانا پڑا اور اس نے ریچھ کو اشارہ کیا کہ تم ذرا مکھیاں اڑاؤ میں باہر ہو آؤں۔ ریچھ نے اخلاص سے یہ کام شروع تو کر دیا مگر انسان اور حیوان کے ہاتھ میں فرق ہوتا ہے اور حیوان ایسی آسانی سے ہاتھ نہیں ہلا سکتا جتنی آسانی سے انسان ہلا سکتا ہے۔ وہ مکھی اڑائے لیکن وہ پھر آ بیٹھے پھر اڑائے پھر آ بیٹھے۔ اس نے خیال کیا کہ مکھی کا بار بار بیٹھنا میرے دوست کی ماں کی طبیعت پر بہت گراں گزرتا ہوگا۔ چنانچہ اس کا

باقی صفحہ نمبر 15 پر ملاحظہ فرمائیں

Printed & Published by: Jameel Ahmed Nasir on behalf of Nigran Board of Badr, at Fazle-Umar Printing Press Qadian, Harchowal Road Po. Qadian, Distt. Gurdaspur-143516, Punjab, India.
And published at office of the Weekly Badr Moh- Ahmadiyya, Harchowal Road P.o Qadian Distt. Gsp-143516, Punjab. India. Editor: Mansoor Ahmad